ماہنامہ
احمدیہ گزٹ
کینیڈا
اگست 2017ء

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ
الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ۔

عیدالاضحیہ کا ایک اہم پیغام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیارے احباب جماعت !

السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ

عیدالاضحیہ کا ایک اہم پیغام قربانی ہے۔ قربانی کے متعلق قرآن مجید فرماتا ہے: تو کہہ دے کہ میری عبادت اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔(سورۃ الانعام ۶:۱۶۳)

قرآن مجید ایک اور جگہ فرماتا ہے: پس اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی دے۔ (سورۃ الکوثر ۱۰۸:۳)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہم سے قربانی چاہتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا ہے کہ ہم کینیڈا کے ہر صوبہ میں جماعت قائم کریں اور ان کو مستحکم بنائیں۔

ابھی زیادہ تر افراد جماعت کینیڈا میں گریٹر ٹرانٹو ایریا(جی ٹے اے)یا دوسرے بڑے شہروں میں رہتے ہیں۔

حضور انور کی خواہش کے مطابق کینیڈا کے تمام صوبوں ، شہروں اور قصبوں میں جماعتیں قائم کرنے کی ضرورت ہے۔

عیدالاضحیہ آرہی ہے ۔ حضرت ابراھیمؑ کی سنت ہمارے لئے اسوہ ہے۔ حضرت ابراھیمؑ خدا تعالیٰ کی ہدایت پر حضرت ہاجرہؑ اور اپنے چھوٹے سے بیٹے کو دور دراز علاقہ میں لے گئے۔ قرآن مجید ان کی اعلیٰ قربانی کا یوں ذکر کرتا ہے ۔ حضرت ابراھیمؑ فرماتے ہیں: اے ہمارے رب!یقیناًمیں نے اپنی اولاد میں سے بعض کو ایک بے آب و گیاہ وادی میں تیرے معزز گھر کے پاس آباد کر دیا ہے۔ اے ہمارے رب!تا کہ وہ نماز قائم کریں۔ پس لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے اور انہیں پھلوں میں سے رزق عطا کر تا کہ وہ شکر کریں۔ (سورۃ ابراھیم ۱۴:۳۸)

ہمیں حضرت ابراھیمؑ کا اسوہ اپنانا چاہئے۔

خدا کے فضل سے چند احباب چھوٹے شہروں میں شارلے ٹاون ،جو پرنس ایڈورڈ آئی لینڈ میں ہے اور پرنس جارج جو برٹش کولمبیا میں ہے ، منتقل ہوگئے ہیں۔

کچھ دوسرے احباب St. Catharines, Woodstock, Sudbury, Cornwall, Salmon Arm جیسی چھوٹی جماعتوں کو مستحکم کرنے کے لئے وہاں منتقل ہو رہے ہیں۔

ہمیں اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اور بھی بہت سے ایسے افراد جماعت کی ضرورت ہے جو اسلام ۔احمدیت کا پودا کینیڈا کے ہر بڑے اور چھوٹے شہر میں قائم کر سکیں۔

میں درخواست کرتا ہوں کہ آپ اپنے اہل و عیال سے اس بارہ میں ضرور بات کریں۔

جو احباب بھی اس تحریک پر لبیک کہیں گے ان کے نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں خصوصی دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔

براہ کرم مزید معلومات کے لئے جی ٹی اے میں مکرم طارق ظہور صاحب سے رابطہ کریں۔

فون:۶۴۷-۲۰۸-۵۱۱۰ ۔ Tariq.zahoor@gmail.com

جو احباب جی ٹی اے سے باہر رہتے ہیں وہ اپنے مقامی صدر سے رابطہ کریں۔

والسلام

ملک لال خاں

امیر جماعت کینیڈا

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

اگست 2017ء جلد نمبر 46 شمارہ 8

فہرست مضامین

☆	قرآن مجید	2
☆	حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
☆	ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
☆	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات	4
☆	حج بیت اللہ کا مختصر تعارف ازمکرم مولانا رحمت اللہ بندیشہ صاحب	7
☆	حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ کینیڈا 2016ء ازمکرم مولانا عبدالماجد طاہرؔ صاحب	11
☆	جماعت احمدیہ کینیڈا کے اکتالیسویں جلسہ سالانہ 2017ء کی چند جھلکیاں ازہدایت اللہ ہادیؔ	29
☆	جامعہ احمدیہ کینیڈا کے زیر اہتمام خلافت احمدیہ پر خصوصی نمائش کا بابرکت انعقاد ازمکرم مولانا سہیل احمد ثاقب صاحب	35
☆	جماعت احمدیہ کینیڈا کی تقریبات کی چند جھلکیاں	39
☆	کینیڈا کی ایک سو پچاسویں سالگرہ ازمکرم محمد اکرم یوسف	42
☆	کینیڈا کی ایک سو پچاسویں سالگرہ کے موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا وزیراعظم کینیڈا کے نام خصوصی پیغام	43
☆	بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	49
☆	شعبہ تصاویر کینیڈا، بشیر ناصر اور بعض دوسرے	
☆		

نگران

ملک لال خاں
امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ

پروفیسر ہادی علی چوہدری

اعزازی مدیر

حسن محمد خان عارفؔ

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ اور عثمان شاہدؔ

معاون مدیران

حافظ رانا منظور احمد اور شفیق اللہ

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

مسعود ناصر، فوزیہ بٹ، غلام احمد عابدؔ

تزئین و زیبائش

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

رابطہ

editor@ahmadiyyagazette.ca
Tel: 905-303-4000 ext. 2241
www.ahmadiyyagazette.ca

قرآن مجید

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ ۪ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ؕ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ o

اور اللہ کے لئے حج اور عمرہ کو پورا کرو۔ پس اگر تم روک دیئے جاؤ تو جو بھی قربانی میسر آئے (کر دو) اور اپنے سروں کو نہ منڈاؤ یہاں تک کہ قربانی اپنی (ذبح ہونے کی) مقررہ جگہ پر پہنچ جائے۔ پس اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو تو کچھ روزوں کی صورت میں یا صدقہ دے کر یا قربانی پیش کر کے فدیہ دینا ہوگا۔ پس جب تم امن میں آ جاؤ تو جو بھی عمرہ کو حج سے ملا کر فائدہ اٹھانے کا ارادہ کرے تو (چاہئے کہ) جو بھی اسے قربانی میں سے میسر آئے (کر دے)۔ اور جو (توفیق) نہ پائے تو اسے حج کے دوران تین دن کے روزے رکھنے ہوں گے اور سات جب تم واپس چلے جاؤ۔ یہ دس (دن) مکمل ہوئے۔ یہ (ادامر) اس کے لئے ہیں جس کے اہل خانہ مسجد حرام کے پاس رہائش پذیر نہ ہوں۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور جان لو کہ اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ O

(سورۃ البقرۃ 2:197-198)

حج چند معلوم مہینوں میں ہوتا ہے۔ پس جس نے ان (مہینوں) میں حج کا عزم کر لیا تو حج کے دوران کسی قسم کی شہوانی بات اور بدکرداری اور جھگڑا (جائز) نہیں ہوگا۔ اور جو نیکی بھی تم کرو اللہ اسے جان لے گا۔ اور زادِ سفر جمع کرتے رہو۔ پس یقیناً سب سے اچھا زادِ سفر تقویٰ ہی ہے۔ اور مجھ ہی سے ڈرو اے عقل والو۔

حدیث النبی ﷺ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَ لَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَّلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔

(صحیح بخاری۔ کِتَابُ الْمَنَاسِکِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ کہ جو رضائے الٰہی کے لئے حج کرے جس میں نہ کوئی بیہودہ بات ہو اور نہ کسی گناہ کا ارتکاب۔ وہ ایسے لوٹے گا جیسے اُس کی ماں نے ابھی جنا ہو۔

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

حج ایک اعلیٰ درجے کی چیز ہے

کمال سلوک کا آخری مرحلہ ہے۔ نفس سے انقطاع کا یہ حق ہے کہ وہ اللہ کی محبت میں کھو جاوے

طواف عشق الٰہی کی نشانی ہے۔ مرضات اللہ ہی کے گرد طواف کرنا چاہئے

26 دسمبر 1906ء کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بعد نماز ظہر و عصر جامع مسجد میں کھڑے ہو کر تقریر فرمائی۔

ایسا ہی حج بھی ہے۔ حج سے صرف اتنا ہی مطلب نہیں کہ ایک شخص گھر سے نکلے اور سمندر کو چیر کر چلا جاوے اور رسمی طور پر کچھ لفظ منہ سے بول کر ایک رسم ادا کر کے چلا آوے۔ اصل بات یہ ہے کہ حج ایک اعلیٰ درجے کی چیز ہے جو کمال سلوک کا آخری مرحلہ ہے۔ سمجھنا چاہئے کہ انسان کا اپنے نفس سے انقطاع کا یہ حق ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی کی محبت میں کھو یا جاوے اور تعشّق باللہ اور محبت الٰہی ایسی پیدا ہو جاوے کہ اس کے مقابلہ میں نہ اسے کسی سفر کی تکلیف ہو اور نہ جان و مال کی پرواہ ہو، نہ عزیز و اقارب سے جدائی کا فکر ہو۔ جیسے عاشق اور محبّ اپنے محبوب پر جان قربان کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی کرنے سے دریغ نہ کرے۔ اس کا نمونہ حج میں رکھا ہے۔ جیسے عاشق اپنے محبوب کے گرد طواف کرتا ہے۔ اسی طرح حج میں بھی طواف رکھا ہے۔ یہ ایک باریک نکتہ ہے۔ جیسا بیت اللہ ہے۔ ایک اس سے بھی اوپر ہے۔ جب تک اس کا طواف نہ کرو یہ طواف مفید نہیں اور ثواب نہیں۔ اس کا طواف کرنے والوں کی بھی یہی حالت ہونی چاہئے جو یہاں دیکھتے ہو کہ ایک مختصر سا کپڑا رکھ لیتے ہیں۔ اسی طرح اس کا طواف کرنے والے کو چاہئے کہ دنیا کے کپڑے اتار کر فروتنی اور انکساری اختیار کرے اور عاشقانہ رنگ میں پھر طواف کرے۔ طواف عشقِ الٰہی کی نشانی ہے۔ اور اس کے معنے یہ ہیں کہ گویا مرضات اللہ ہی کے گرد طواف کرنا چاہئے اور کوئی غرض باقی نہیں۔

(ملفوظات، جلد پنجم، صفحہ 102-103)

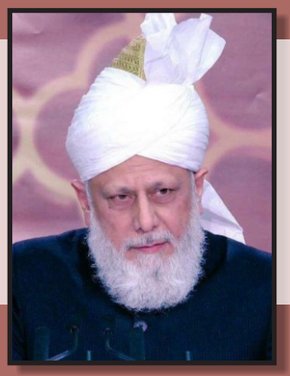

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات

مرتبہ: وکالتِ علیا تحریکِ جدید ربوہ

خطبہ جمعہ فرمودہ 2 جون 2017ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورۃ بقرہ کی آیت تلاوت کی۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ ۙ

(سورۃ البقرۃ 184:2)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ اگر لوگوں کو رمضان کی اہمیت کا علم ہوتا تو لوگ چاہتے کہ پورا سال ہی رمضان رہے۔ کسی شخص نے آپؐ سے پوچھا کہ رمضان کی فضیلت کیا ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ یقیناً جنت کو رمضان کے لئے مزین کیا جاتا ہے۔ ایک اور روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جس شخص نے رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ اور محاسبہ نفس کرتے ہوئے رکھے تو اس کے تمام گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں۔ پس گناہوں کی معافی اور روحانی ترقی کے لئے محاسبہ نفس ضروری ہے کہ کیا انسان حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پوری طرح ادا کر رہا ہے۔ تقویٰ ہی رمضان کا حقیقی مقصد ہے اور تقویٰ یہی ہے کہ ہر کام خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہو۔ تقویٰ کے معیار کے حصول کی خاطر ہی اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ چنانچہ آپ کی کتب اور ارشادات مختلف زاویوں سے اس طرف راہنمائی کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں بتایا کہ ایمان کی حالت اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک خدا کی پہچان نہ ہو۔ اور خدا شناسی کے لئے خدا تعالیٰ سے تعلق اور اور عبادتِ الٰہی ضروری ہے۔ پس یہ نہایت ہی بڑا کام ہے جس کیلئے ضروری ہے کہ رمضان کا اثر انسان کی پوری زندگی پر نظر آئے یعنی رمضان کے نتیجہ میں باقی 11 مہینوں میں بھی انسان میں نیک تبدیلی پیدا ہو۔ پھر آپؑ نے ہمیں سکھایا کہ حقیقی ایمان وہی ہے جس کا ثبوت انسان کے اعمال سے ملے۔ یعنی کہ اگر انسان خدا تعالیٰ کے تمام احکام بجا لائے تب ہی حقیقی ایمان انسان کو حاصل ہو سکتا ہے ورنہ محض زبانی دعوے ہیں۔ پھر آپؑ نے فرمایا کہ قرآن اور اسلام کی تعلیم کا مقصد تقویٰ پیدا کرنا تھا۔ لیکن مسلمانوں کی حالت یہ ہے کہ روزے رکھتے ہیں نمازیں پڑھتے ہیں لیکن تقویٰ سے عاری ہونے کی وجہ سے یہی چیزیں انہیں گناہ گار بنا رہی ہیں۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ مسلمانوں میں آج جتنے مسائل ہیں وہ خدا تعالیٰ کے احکامات سے دوری کا نتیجہ ہے۔ مثلاً ابھی حال ہی میں افغانستان میں تقریباً 100 لوگوں کو ہلاک کر دیا گیا۔ فرمایا کہ جب ہم یہ ظلم و بربریت کے واقعات دیکھتے ہیں تو احمدیوں کو خاص طور پر اپنے اعمال کی طرف توجہ دینی چاہئے اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کے باعث اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان لوگوں سے بالکل علیحدہ کر دیا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

اِن الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ

یعنی جن لوگوں نے کہا کہ خدا تعالیٰ ہمارا رب ہے اور پھر اس پر استقامت حاصل کی تو ایسے لوگوں پر اسی دنیا میں فرشتے نازل ہوتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس سے بھی مراد متقی لوگ ہیں یعنی جن لوگوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر اس پر مستقل مزاجی سے قائم ہو گئے۔ ثم استقاموا یعنی ان پر بہت ابتلا آئے لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات سے نہیں ہٹتے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ ایسا نہیں کہ سال بھر میں صرف رمضان میں اس طرف توجہ پیدا ہو۔ پس اللہ تعالیٰ گناہ معاف کرتا ہے ان لوگوں کا جو مستقل مزاجی سے خدا تعالیٰ کے احکامات پر چلنے والے اور اس کے مطابق اپنی زندگی گزارنے والے ہیں۔ متقی کیسے بنا جا سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں سکھایا ہے کہ متقی بننے کے لئے ضروری ہے کہ موٹے موٹے گناہ مثلاً چوری، زنا وغیرہ کو چھوڑنے کے بعد انسان اخلاقِ فاضلہ میں ترقی کرے۔ لوگوں سے حسنِ سلوک کرے۔ خدا تعالیٰ سے وفا کا تعلق ہو۔ ان باتوں سے انسان متقی کہلاتا ہے۔ فرمایا کہ اس سلسلہ کو خدا تعالیٰ نے تقویٰ کے لئے ہی قائم کیا ہے کیونکہ تقویٰ کا میدان بالکل خالی ہے۔ پس یہ بات ہم پر رمضان میں بہت بڑی ذمہ داری ڈالتا ہے کہ ہم ہر وقت اپنی حالتوں کے جائزے لیں اور تقویٰ میں بڑھنے والے ہوں اور پھر اس کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنا لیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر پر حضورِ انور نے مکرم خواجہ احمد حسین صاحب درویش قادیان کے نمازِ جنازہ کا اعلان فرمایا۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 9 جون 2017ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا روزوں اور رمضان کا مقصد دلوں میں تقویٰ پیدا کرنا ہے اور اس مضمون کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مختلف جگہ پر بیان کیا ہے۔ اگر تقویٰ نہ ہو تو کسی بھی قسم کی نیکی نہیں ہو سکتی۔ ان نیکیوں میں باقاعدگی صرف تقویٰ ہی سے آتی ہے۔ اور تقویٰ کے متعلق یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس کے لئے اچھے اخلاق کا ہونا بہت ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اخلاق انسان کے صالح ہونے کی نشانی ہے۔ تقویٰ کے بہت سے حصے ہیں۔ جو شخص اچھے اخلاق کا اظہار کرتا ہے اس کے دشمن بھی دوست ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اِدفع بِالتی ھِی احسن یعنی ہمیشہ نیکی یا اچھی بات سے ہی بدی کا دفاع کر۔ اللہ تعالیٰ کا منشا ہے کہ اگر گالی بھی دی جائے تو اس پر صبر کیا جائے۔ خوش اخلاقی ایک ایسا جوہر ہے کہ موذی انسان پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے۔ پھر آپ علیہ

السلام نے فرمایا کہ انسانوں اور جانوروں میں اصل فرق اخلاق ہی ہیں اور حقیقی اخلاق یہی ہے کہ اپنی زندگی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلایا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے متعلق فرمایا کہ اِنک لعلی خلق عظِیم یعنی کہ یقیناً تو بہت بڑے خلق پر فائز ہے۔ پس آپؐ کے اسوہ پر چلنا ہر مومن کا فرض ہے۔ ہر پہلو میں آپ کا نمونہ بے نظیر اور کامل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب تک انسان مجاہدہ نہ کرے گا اور دعا نہ کرے گا تو دل پر سے جو اندھیرا ہے وہ دور نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یقیناً اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اسے تبدیل نہ کریں جو ان کے دلوں میں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی سنتِ ازل ہے کہ تبدیلیِ اخلاق صرف مجاہدہ اور دعا سے ہی ہوسکتا ہے۔

پس آج کل رمضان میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ موقع عطا فرمایا ہے کہ ہم اپنے اخلاق میں ایک مثبت تبدیلی پیدا کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تبدیلیِ اخلاق کے لئے توبہ بھی نہایت ضروری ہے۔ اور سچی توبہ کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تین شرائط بیان فرمائی ہیں۔ پہلی شرط جسے عربی زبان میں اقلاع کہتے ہیں۔ یعنی ان خیالات فاسدہ کو دور کر دیا جاوے جو ان خصائل ردیہ کے محرک ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ تصورات کا بڑا بھاری اثر پڑتا ہے کیونکہ حیطۂ عمل میں آنے سے پیشتر ہر ایک فعل ایک تصوری صورت رکھتا ہے۔ پس توبہ کے لئے پہلی شرط یہ ہے کہ ان خیالات فاسدہ اور تصورات بد کو چھوڑ دے۔ دوسری شرط ندم ہے یعنی پشیمانی اور ندامت ظاہر کرنا۔ پس گناہ اور بدی کے ارتکاب پر پشیمانی ظاہر کرے اور یہ خیال کرے کہ یہ لذات عارضی اور چند روزہ ہیں۔ تیسری شرط عزم ہے یعنی آئندہ کے لئے مصمم ارادہ کرلے کہ پھر ان برائیوں کی طرف رجوع نہ کرے گا اور جب وہ مداومت کرے گا تو خدا تعالیٰ اسے سچی توبہ کی توفیق دے گا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ آج بھی اکثر لوگ جو جماعت میں داخل ہوتے ہیں وہ کسی نہ کسی احمدی کے اخلاق کی وجہ سے یا بطور جماعت ہمارے اخلاق کو دیکھ کر ہی اس طرف آتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میری نصیحت یہی ہے کہ اچھے اخلاق کا اظہار کرنا ہی حقیقی کرامت ہے اور اس سے اسلام کی سچائی ظاہر ہوتی ہے۔ حقیقت میں بہت سی غیر قوموں کو یہی چیز یعنی اسلام کی اعلیٰ اخلاقی تعلیم اسلام کی طرف کھینچ لائی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ حقیقی اخلاق یہی ہیں کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو جتنے بھی قویٰ دیئے ہیں مثلاً بینائی، شنوائی، عقل، سوچ وغیرہ۔ ان سب کو برمحل استعمال کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں تقویٰ پر چلتے ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ پر چلتے ہوئے اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر پر حضرت خلیفۃ المسیح نے دو نمازِ جنازہ غائب کا اعلان فرمایا۔ مکرم میاں لطف الرحمٰن محمود صاحب آف امریکہ اور مکرم صاحبزادہ مرزا عمر احمد صاحب آف ربوہ پاکستان

خطبہ جمعہ فرمودہ 16 جون 2017ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کے بعد فرمایا کہ تقویٰ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں متقی انسان اس وقت بنتا ہے جب اس میں تمام خلق موجود ہیں۔ پس مومن کو کوشش کرنی چاہئے کہ تمام خلق اپنائے اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق عمل کرے۔ ایمان کو قائم رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے بعض اخلاق کا ذکر کیا ہے جن پر عمل کے بغیر انسان کا ایمان خطرہ میں پڑ جاتا ہے۔ ان میں سے ایک سچائی پر قائم ہونا ہے اور جھوٹ سے بچنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں فرمایا ہے: پس بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹ کہنے سے بچو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قرآن کریم نے دروغ گوئی کو بتوں کی پوجا سے تشبیہ دی ہے۔ اور پھر فرمایا کہ جھوٹ بھی ایک بت ہے جس پر بھروسہ کرنے والا خدا پر بھروسہ چھوڑ دیتا ہے۔ جھوٹ بولنے کی عادت آسانی سے دور نہیں ہوتی بلکہ اس کے لئے اس شخص کو بڑی محنت کرنی پڑتی ہے۔ فرمایا کہ احمق انسان اللہ کو چھوڑ کر جیسے پتھر کے سامنے جھکتا ہے اسی طرح انسان اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے جھوٹ کا سہارا لیتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آج کل تو لوگ ہر بات میں جھوٹ بولتے ہیں۔ ابھی حال ہی میں رسالہ نیشنل جیوگرافی میں ایک آرٹیکل آیا تھا کہ انسان جھوٹ کیوں بولتے ہیں؟ اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ جھوٹ بولنا انسان کی فطرت میں شامل ہے حالانکہ یہ غلط ہے۔ یہ ماحول کی وجہ سے انسان میں عادت پیدا ہوتی ہے نہ کہ فطرت کی وجہ سے۔ اس مضمون کو پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ کس طرح ان لوگوں کی زندگیاں جھوٹ سے بھری ہوئی ہیں۔

اور جب ان لوگوں کے جھوٹ کھلتے ہیں تو بہت سے جھگڑے پیدا ہوتے ہیں اور ان کے گھر برباد ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے نکاح کے وقت اسلام میں یہ آیت پڑھی جاتی ہے جس کا ترجمہ یہ ہے:

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صاف سیدھی بات کیا کرو۔ (سورۃ احزاب 71:33)

فرمایا کہ اگر میاں بیوی ایک دوسرے سے سچائی سے پیش آئیں تو نہ صرف تمہارا آپس میں رشتہ اچھے طور پر قائم رہے گا بلکہ تمہارے بچے بہت سی برائیوں سے دور رہیں گے۔ جو لوگ دین سے دور ہیں اور خدا سے دور ہیں ان کو تو ان معاملات میں کوئی ہدایت حاصل نہیں ہے لیکن ہمارے لئے تو واضح احکام موجود ہیں۔ ہم میں سے بعض لوگ ان معاملات میں مغربی دنیا کو اپنے لئے ایک مثال سمجھتے ہیں حالانکہ ہماری تعلیم ان سے بہت بہتر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ہمیں ہدایت فرمائی ہے کہ ہر معاملہ میں سچائی پر قائم ہو جانا چاہئے بے شک یہ سچائی ایک بچہ سے ہی کیوں نہ حاصل ہو۔ اور ہمیشہ سچی گواہی پر قائم ہو جاؤ بے شک وہ تمہارے قریبی رشتہ داروں کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ اسی طرح بعض لوگ جائیداد کے معاملات میں جھوٹ سے کام لیتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے کہ اپنے دشمن سے بھی جھوٹ سے کام نہ لو۔ اس لئے ہم سب کو خاص طور پر اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ کہیں ہماری زندگی کے کسی پہلو میں بھی جھوٹ تو شامل نہیں ہے۔ پھر ایک اہم نیکی عاجزی اور تکبر سے دوری ہے جو ہر متقی میں ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے:

اور (نخوت) سے انسانوں کے لئے اپنے گال نہ پھلا (اور) زمین میں یونہی اکڑتے ہوئے نہ پھر۔ اللہ کسی تکبر کرنے والے اور فخر و مباہات کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔ (سورۃ لقمان 19:31)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ تعلیم دی ہے کہ بعض ایسے لوگ ہیں کہ دو دن کی نمازوں یا روزہ، زکوٰۃ کی وجہ سے فخر و تکبر میں پڑ جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آج کل رمضان میں خاص طور پر اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔ شیطان نے تکبر کیا تھا اور اپنے آپ کو آدم سے بہتر سمجھا۔ اس کے نتیجہ میں وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہو گیا اور یہی حال ہر متکبر کا ہوتا ہے۔ اور آدم علیہ السلام کا یہ حال تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف جھک گئے اور عاجزی اختیار کی اور اس طرح دعا کی کہ جس کا ترجمہ یہ ہے:

ان دونوں نے کہا کہ اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو یقیناً ہم

گھاٹا کھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔
(سورۃ اعراف 24:7)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میرے نزدیک پاک ہونے کا یہ طریق ہے کہ کسی قسم کا تکبر نہ ہو۔ اور اگر اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو جائے اور قبولیتِ دعا کا موقع ملے تو تکبر پیدا نہ ہو بلکہ مزید انکساری میں بڑھتے جاؤ۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بہت رحیم و کریم ہے مگر تکبر بہت خطرناک بیماری ہے۔ جس میں یہ پیدا ہو جائے اس کے لئے روحانی موت ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس جماعت کے ذریعہ سے تمام حقیقی نیکیوں اور اخلاق کو دنیا میں قائم کرے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر چلتے ہوئے تمام برائیوں سے بچنے اور تمام اعلیٰ اخلاق اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی توقعات پر عمل کرنے والے ہوں۔ آمین۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 23 جون 2017ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کے بعد فرمایا کہ رمضان کا مہینہ آکر تیزی سے نکل گیا اور ہمیں اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ ہم نے اس ماہ میں کیا حاصل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جو اس ماہ میں اپنے بندوں کے قریب ہو کر ان کی دعائیں سنتا ہے، ہم نے اس کی رحمتوں سے کہاں تک فائدہ اٹھایا ہے یا کیا عہد کئے ہیں۔ اگر ہم نے نمازوں یا جمعوں یا تلاوتِ قرآن کریم میں باقاعدگی صرف رمضان کے مہینہ میں رکھنی ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق نہیں ہے۔ رمضان تو آتا ہے ایک ٹریننگ کیمپ کے طور پر اور اس میں سے گزرنے کے بعد ہماری زندگیوں میں مزید بہتری آنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے تو اقیموا الصلوٰۃ اور حافظوا علی الصلوات کا حکم دیا ہے۔ خاص طور پر صلوٰۃ الوسطیٰ کی نصیحت کی ہے کیونکہ یہ وہ نماز ہے جو خاص طور پر ہمارے لئے ادا کرنا مشکل ہوتا ہے۔ جس کے لئے فجر پڑھنا زیادہ مشکل ہے وہی اس کے لئے صلوٰۃ الوسطیٰ ہے اور اس کو ادا کرنے سے اللہ تعالیٰ زیادہ اجر دیتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایک جمعہ سے اگلے جمعہ تک ادا کی گئیں پانچ نمازیں گناہوں کے لئے کفارہ بن جاتی ہیں بشرطیکہ کہ بڑے گناہوں سے بچا رہے۔ اسی طرح نمازِ جمعہ کی اہمیت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے تین جمعہ متواتر چھوڑ دئے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دیتا ہے یا دل سیاہ کر دیتا ہے۔ جو لوگ جمعہ کی نماز کی ادائیگی میں لاپرواہی کرتے ہیں انہیں خاص طور پر اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ رمضان کا جمعہ پڑھ لو بلکہ ہر نمازِ جمعہ کی اہمیت قرآنِ کریم میں بیان کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے:

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب جمعہ کے دن کے ایک حصہ میں نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی کرتے ہوئے بڑھا کرو اور تجارت چھوڑ دیا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ (سورۃ الجمعہ 10:62)

جمعہ کے لئے یاد رکھنا چاہئے کہ یہ مردوں پر فرض ہے۔ عورتیں اگر آئیں تو ان کے لئے زائد اجر ہے اور بعض اوقات عورتوں کے جمعہ کی وجہ سے ان کی اولاد کو اس طرف توجہ پیدا ہو جاتی ہے۔ ہاں عید کی نماز پر سب کو آنا ضروری ہے۔ احمدیوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ اپنی نوکری یا کام سے چھٹی لے کر نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لئے ضرور آنا چاہئے۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو سکے تو پھر کام کے قریب اور احمدیوں کے ساتھ مل کر ادا کر لے۔ پس کسی بھی احمدی کو دنیوی وجہ سے جمعہ ہرگز نہیں چھوڑنا چاہئے۔ اسی طرح قرآنِ کریم کی تلاوت کو بھی رمضان کے علاوہ عام دنوں میں بھی جاری رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے:

یقیناً فجر کو قرآن پڑھنا ایسا ہے کہ اس کی گواہی دی جاتی ہے۔
(سورۃ الفجر 17:89)

پورا سال توجہ کے ساتھ سمجھ کر قرآن کریم کی تلاوت میں سستی نہیں ہونی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیشہ اپنی جماعت کو تلقین کی ہے کہ باقاعدگی سے اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرتے چلے جائیں۔ ہر قسم کی برائی اور گندگی سے دور ہوتے چلے جائیں اور نیکیوں میں مزید بڑھتے چلے جائیں۔ پس ہر ایک کو یہ عہد کرنا چاہئے کہ اس رمضان کے بعد ہم اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات پر عمل کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ نے آخر میں دو نمازِ جنازہ غائب کا اعلان فرمایا۔ محترمہ مشتاق زہرہ صاحبہ اور مکرم ابوبکر صاحب۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرا بھی نام آ جائے

محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ

نہیں دل کی لگن بھی تیرے در تک مجھ کو پہنچائی
کہ میں دنیا کے دھندوں سے نکلنے ہی نہیں پائی
مری سستی بھی ہے کچھ راستے کی روک بن جاتی
کسک ہے دل میں صدیوں کی نہیں یہ درد لحاتی

مجھے بھی کاش تیری ذات کا ادراک ہو جاتا
تیرے پیاروں کی صورت میرا دل بھی پاک ہو جاتا

رضا تیری جو چاہوں تو مرے اعمال ہنستے ہیں
ہر اک حرف دعا پہ میرے وہ آوازہ کستے ہیں
جمع پونجی ہے جو بھی میری اس کے نرخ سستے ہیں
بہت ہی دُور منزل ہے بہت پیچیدہ رستے ہیں

مرا احساس محرومی بھی میرے کام آ جائے
ترے بندوں کے زُمرے میں مرا بھی نام آ جائے

حیات رائیگاں کی خوں رلاتی ہے مجھے یادیں
''ہوا میں اُڑ گئے نالے گئیں بیکار فریادیں''
کبھی تو چہرہ دکھلا دیں کبھی تو دید کروا دیں
کبھی تو کان میں رس گھول کر تسکین فرما دیں

مری سب خامیوں کے ساتھ مجھ میں اک وفا بھی ہے
بہت پختہ یقیں ہے یہ کہ میرا اک خدا بھی ہے

اگر عاصی بھی کوئی غالب دیدار ہو جائے
تو مولا! اس پہ کچھ بارش انوار ہو جائے
اگر جلووں کا تیرے برملا اظہار ہو جائے
یقیں ہے سب سے بڑھ کر پھر تجھی سے پیار ہو جائے

بنا دیکھے کسی دلبر پہ بھی دل آ نہیں سکتا
سماعت گر ہو تو تشنہ کوئی پا نہیں سکتا

سناتے ہیں ہمیں خوش بخت وصل یار کی باتیں
کبھی گفتار کے قصے کبھی دیدار کی باتیں
کبھی مے کی، کبھی میخانہ دلدار کی باتیں
کبھی انکار کی، اصرار کی، اقرار کی باتیں

محبت کی، ادا و ناز کی، تکرار کی باتیں
شب مہتاب کی باتیں گل و گلزار کی باتیں

حج بیت اللہ کا مختصر تعارف

مکرم مولانا رحمت اللہ بندیشہ صاحب، پروفیسر جامعہ احمدیہ جرمنی

فرضیت حج

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ حج کی فرضیت کے متعلق فرماتا ہے۔

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلاً ط وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَo (سورۃ آل عمران 98:3)

ترجمہ: اور لوگوں پر اللہ کا حق ہے کہ وہ اس کے گھر کا حج کریں جو بھی اس گھر تک جانے کی استطاعت رکھتا ہو جو انکار کردے تو یقیناً اللہ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔

☆ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلاً میں اللہ تعالیٰ نے حج سے متعلق بنیادی شرائط بیان کردی ہیں کہ حج صرف ان لوگوں پر فرض ہے جو بیت اللہ جانے کی طاقت رکھتے ہوں۔ چنانچہ اگر کسی کے پاس سامانِ سفر نہیں ہے تو آیت کریمہ کے مطابق اس پر حج فرض نہیں، اسی طرح اگر زادِ راہ تو ہے لیکن بیمار ہے اور صحتِ بدن اسے سفر کی اجازت نہیں دیتی تو پھر بھی حج فرض نہیں رہتا۔ اگر مذکورہ بالا دونوں شرائط موجود ہوں لیکن راستہ پُرامن نہ ہو اور فتنہ کا اندیشہ ہو اور پابندیاں ہوں تو آیت کریمہ کے مطابق اس پر بھی حج فرض نہیں رہتا۔

لازمی ارکانِ حج

حج کے تین بنیادی ارکان ہیں۔

☆ 1۔احرام یعنی نیت باندھنا

☆ 2۔وقوفِ عرفات یعنی 9 ذی الحجہ کو میدان عرفات میں ٹھہرنا

☆ 3۔طوافِ زیارت جسے طوافِ افاضہ بھی کہتے ہیں یعنی وہ طواف جو وقوف عرفہ کے بعد 10 ذی الحجہ یا اس کے بعد کی تاریخوں میں کیا جاتا ہے۔

حج سے متعلقہ بعض اصطلاحات

میقات

مکہ معظّمہ کے گرد، وہ مقامات جہاں سے حاجی احرام باندھ کر ہی آگے جاسکتے ہیں۔

احرام

احرام لغت میں حرام کرنے کو کہتے ہیں، حاجی جب میقات سے حج کی نیت کر لیتا اور تلبیہ پڑھ لیتا ہے تو اس پر چند حلال اور جائز چیزیں حرام ہو جاتی ہیں۔ اس لئے اس کو احرام کہتے ہیں۔ مردوں کے احرام میں دو بے سلی چادریں ہوتی ہیں۔ ایک تہ بند کا کام دیتی ہے، دوسری چادر کندھوں پر ڈالی جاتی ہے۔ جبکہ عورتیں اپنے عام سادہ کپڑوں میں حج ادا کرتی ہیں۔

تلبیہ

وہ وِرد جو حج اور عمرہ کے دوران حالتِ احرام میں کیا جاتا ہے۔ اس کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ،لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ،لَا شَرِیْکَ لَکَ۔

طواف

خانہ کعبہ کے گرد سات چکر لگانے کو طواف کہتے ہیں۔ ہر چکر کے طواف کو حجر اسود سے شروع کیا جاتا ہے۔

سعی

صفا اور مروہ پہاڑیوں کے درمیان سات مرتبہ چکر لگانا۔ سعی صفا سے شروع کی جاتی ہے۔

رمی جمار

جمار کی واحد جمرہ ہے۔ جمرہ کنکری کو کہتے ہیں، یہاں جمرات سے مراد وہ 3 ستون ہیں، جو منیٰ میں ہیں۔ جن کو جمرالاولی، جمرالوسطی اور جمر العقبہ کہا جاتا ہے۔ ان جمرات (ستونوں) پر مختلف اوقات میں 7.7 کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ جسے رمی جمار کہتے ہیں جمروں کو لوگ عرفِ عام میں ''شیطان'' کہتے ہیں۔

استلام

حجر اسود کو بوسہ دینا اور ہاتھ سے چھونا۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو سکے تو پھر صرف دور سے اشارہ کر کے بوسہ دینا۔

مقامِ ابراہیم

خانہ کعبہ کے مشرق کی طرف ایک پتھر رکھا ہوا ہے، جسے مقامِ ابراہیم کہا جاتا ہے۔ روایات کے مطابق حضرت ابراہیم نے اس پتھر پر کھڑے ہو کر تعمیر کعبہ فرمائی تھی۔

حطیم

کعبہ کی شمالی دیوار کے متصل ایک گول دیوار میں گھرا ہوا احاطہ، جو خانہ کعبہ کا حصہ ہے اسے حجر اسمٰعیل بھی کہا جاتا ہے۔

وقوف

اس کے معنے ہیں ٹھہرنا۔ اصطلاحِ شریعت میں عرفات، مزدلفہ اور منیٰ میں حاجیوں کا ہدایات کے مطابق قیام کرنا۔

حج کی تین اقسام

حج مفرد

عمرہ کے بغیر صرف حج ادا کرنا، حج افراد کہلاتا ہے۔ ایسے شخص کے لئے جو حج مفرد ادا کر رہا ہو، ضروری ہے کہ وہ ایام حج کے آغاز میں احرام باندھے اور 10 ذی الحجہ کو رمی کے بعد احرام کھول ڈالے۔ حج مفرد میں قربانی فرض نہیں ہے۔

حج تمتع

اس سے مراد یہ ہے کہ حج کے مخصوص مہینوں میں سب سے پہلے صرف عمرہ کا احرام باندھے اور مکہ پہنچ کر عمرہ ادا کرے۔ اس کے بعد احرام کھول دے۔ پھر 8 ذی الحجہ کو دوبارہ حج کے لیے احرام باندھے اور حج کی ادائیگی کے بعد 10 ذی الحجہ کو رمی الجمار کے بعد احرام کھول دے۔ تمتع کے معنے فائدہ اٹھانے کے ہیں حج کرنے والا ایک ہی سفر سے دو فائدے اٹھاتا ہے۔ حج تمتع کرنے والے کے لئے قربانی ضروی (فرض) ہے اگر قربانی نہ کر سکے، تو قرآنی تعلیم کے مطابق دس روزے رکھے۔ 3، حج کے دنوں میں اور 7 روزے واپس گھر آ کر پورے کرے۔

حجِ قران

اس سے مراد ہے کہ شروع میں عمرہ اور حج دونوں کا اکٹھا احرام باندھے یعنی حج اور عمرہ دونوں کی نیت کرتے ہوئے تلبیہ کہے۔ اس طرح احرام باندھنے والا مکہ پہنچ کر پہلے عمرہ کرے گا، اس کے بعد احرام نہیں کھولے گا، بلکہ اسی احرام کے ساتھ حج کے مناسک بھی ادا کریگا اور جس طرح اس نے عمرہ اور حج کا اکٹھا احرام باندھا تھا اسی طرح دسویں ذی الحجہ کو دونوں کا اکٹھا ہی احرام کھولے گا۔ اس قسم کا حج کرنے والے کے لیے قربانی ضروری (فرض) ہے۔ اگر قربانی میسر نہ ہو، تو اسے بھی دس روزے رکھنے ہوں گے 3 ایام حج میں اور 7 اپنے گھر واپس پہنچ کر۔

عمرہ

حالت احرام میں بیت اللہ کے طواف اور سعی بین الصفا والمروہ وغیرہ کا نام عمرہ ہے۔ عمرہ کے لیے کوئی خاص وقت مقرر نہیں ہے۔ یہ عبادت سال کے ہر حصہ میں ہو سکتی ہے البتہ نویں ذی الحجہ سے لے کر تیرہ ذی الحجہ تک ان چار دنوں میں عمرہ کا احرام باندھنا درست نہیں کیونکہ یہ حج ادا کرنے کے دن ہیں۔

طریقِ حج اور مناسک حج ایک نظر میں

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے حج کرنے کے طریق کے متعلق تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ آپؓ فرماتے ہیں کہ:

"حج اسلامی ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے اور ہر شخص جو بیت اللہ کا حج کرنا چاہے اس کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ میقات پر پہنچنے کے بعد احرام باندھ لے۔ میقات ان مقامات کو کہتے ہیں جہاں پہنچنے پر اسلامی ہدایات کے مطابق حاجیوں کو احرام باندھنا پڑتا ہے۔ مدینہ منورہ کی طرف سے آنے والوں کے لیے ذوالحلیفہ، شام کی طرف سے آنے والوں کے لیے جحفہ، عراق کی طرف سے آنے والوں کے لئے ذاتِ عرق، نجد کی طرف سے آنے والوں کے لئے قرن المنازل اور یمن کی طرف سے آنے والوں کے لئے یلملم میقات مقرر ہیں۔ پاکستان سے جانے والوں کے لیے یلملم ہی میقات ہے اور حاجیوں کو جہاز میں ہی احرام باندھنا پڑتا ہے۔ جو لوگ ان میقات کے اندر رہتے ہوں انہیں احرام کے لیے باہر جانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ اپنی اپنی جگہوں سے ہی احرام باندھ سکتے ہیں۔ احرام کا طریق یہ ہے کہ انسان حجامت بنوا کر غسل کرے۔ خوشبو لگائے اور اس کے بعد سلے ہوئے کپڑے اتار کر ایک چادر تہ بند کے طور پر کمر سے باندھ لے اور دوسری چادر جسم کے اوپر اوڑھ لے۔ سر کو ننگا رکھے اور دو رکعت نفل پڑھے اور اس کے بعد اپنے اوقات کا اکثر حصہ تکبیر و تلبیہ اور تسبیح و تحمید میں بسر کرے اور بار بار لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ، لَا شَرِیْکَ لَکَ۔ کہتا رہے۔ ہر نماز کے بعد خصوصیت کے ساتھ بلند آواز کے ساتھ تلبیہ کہنا چاہئے۔ محرم کے لئے سلے ہوئے کپڑے یعنی قمیض، شلوار، پاجامہ یا کوٹ وغیرہ پہننا، سر کو ڈھانپنا، جرابیں پہننا، خوشبو لگانا، خوشبودار رنگوں سے رنگے ہوئے کپڑے پہننا، سر منڈوانا، ناخن اتارنا، جوئیں نکالنا یا ان کو مارنا، جنگل کے کسی جانور کا شکار کرنا، شکار کے جانور کو ذبح کرنا۔ کسی کو شکار کے لئے کہنا یا کسی شکاری کی مدد کرنا، شہوانی تعلقات قائم کرنا یا شہوانی گفتگو کرنا فحش کلامی کرنا یا فحش اشعار پڑھنا، فسق و فجور اور لڑائی جھگڑے میں حصہ لینا، یہ سب امور ناجائز ہوتے ہیں۔ البتہ محرم غسل کر سکتا ہے۔ کپڑے دھو سکتا ہے اور دریائی جانور کا شکار بھی کر سکتا ہے۔ محرم عورت کے لئے بھی ان ہدایات کی پابندی ضروری ہے۔ البتہ اسے بے سلے کپڑے پہننے کی ضروت نہیں۔ اسے اپنا معمولی لباس یعنی قمیض، پاجامہ اور دوپٹہ ہی رکھنا چاہیے۔ البتہ وہ برقعہ نہیں اوڑھ سکتی۔

جب حاجی حدودِ حرم میں داخل ہو (یعنی مکہ معظّمہ اور اس کے اردگرد کے علاقہ میں جو حرم کہلاتا ہے) تو وہ آدابِ حرم کو ملحوظ خاطر رکھے اور جب بیت اللہ پر پہلی مرتبہ نظر پڑے تو اللہ تعالیٰ کے حضور فورا دعا کے لیے اپنے ہاتھ اٹھا دے کیونکہ وہ قبولیتِ دعا کا خاص وقت ہوتا ہے۔ اس کے بعد جب بیت اللہ کے پاس پہنچے تو حجر اسود سے خانہ کعبہ کا سات مرتبہ طواف کرے۔ طواف کرتے ہوئے اگر ممکن ہو تو ہر دفعہ حجر اسود کو بوسہ دینا چاہئے اور اگر ممکن نہ ہو تو صرف ہاتھ سے اس کی طرف اشارہ کر دینا بھی کافی ہے۔

طواف سے فارغ ہونے کے بعد دو رکعت نفل پڑھے اور پھر صفا اور مروہ کے درمیان سات مرتبہ چکر لگائے۔ صفا سے مروہ تک ایک چکر شمار ہوگا اور مروہ سے صفا تک دوسرا۔ پھر مکہ معظّمہ میں ٹھہر کر ایام حج کا انتظار کرے۔

جب ذوالحجہ کی آٹھویں تاریخ ہو تو وہ مکہ سے منیٰ چلا جائے اور وہاں پانچوں نمازیں پڑھے۔ پھر وہاں سے دوسری صبح نماز فجر ادا کرنے کے بعد عرفات کی طرف ایسے وقت میں چلے کہ وہاں بعد زوال داخل ہو اور ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے ادا کرے اور سورج کے ڈوبنے تک عرفات میں ہی رہے اور دعاؤں اور عبادات میں اپنا وقت گزارے۔ اس کے بعد مزدلفہ مقام میں آئے۔ جہاں مغرب اور عشا کی نمازیں جمع کر کے پڑھے اور وہاں رات بھر عبادت اور دعاؤں میں بسر کرے۔ فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد سورج نکلنے سے پہلے مشعر الحرام پر جا کر دعا کرے اور وہاں سے سورج نکلنے سے پہلے ہی روانہ ہو کر منیٰ پہنچے اور وہاں جا کر جمرۃ العقبہ پر سات کنکریاں مارے اور ہر دفعہ کنکر پھینکنے کے ساتھ ساتھ تکبیر کہے۔ مگر یہ کام سورج نکلنے کے بعد کرے۔ یہاں سے فارغ ہو کر قربانی کرے۔ سر منڈوائے اور پھر اسی

دن شام تک یا اگلے دن مکہ مکرمہ جا کر خانہ کعبہ کا طواف کرے۔ افضل یہ ہے کہ اسی دن شام تک جا کر کعبہ کا طواف کر آئے۔ پھر دوسرے دن منیٰ میں واپس آ جائے اور بعد زوال جمرالدنیا، جمرالوسطی، جمر العقبہ پر سات سات پتھر مارے۔ اسی طرح تیسرے دن اور پھر چوتھے دن بھی جو ایام تشریق کہلاتے ہیں یعنی گیارھویں، بارھویں اور تیرھویں ذوالحج کو۔ تیرھویں تاریخ کو منیٰ سے واپس آ جائے اور بیت اللہ کا طواف الوداع کرے۔ جو شخص یہ تمام مناسک بجالائے وہ فریضہ حج ادا کر لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہو جاتا ہے۔'' (تفسیر کبیر، جلد دوم، صفحہ 432-443)

مناسک حج کا ایک جدول

8 ذی الحجہ یوم الترویہ	9 ذی الحجہ یوم عرفات/یوم الحج	10 ذی الحجہ یوم النحر	11 ذی الحجہ یوم تشریق	12 ذی الحجہ یوم تشریق
احرام کی حالت میں مکہ سے منیٰ کو روانگی	نماز فجر کی منیٰ میں ادائیگی کے بعد عرفات کو روانگی	مزدلفہ میں فجر کی نماز اور وقوف کے بعد منیٰ کو روانگی	منیٰ میں رمی کرنا زوال کے بعد سے غروب آفتاب تک	منیٰ میں رمی کرنا زوال کے بعد سے غروب آفتاب تک
میدان منیٰ میں آج سارا دن قیام	زوال کے بعد وقوفِ عرفات	پہلے بڑے شیطان کی رمی	پہلے بڑے شیطان کی رمی	پہلے بڑے شیطان کی رمی
ظہر وعصر، مغرب وعشا کی نمازیں میدان منیٰ میں	ظہر وعصر کی نمازیں عرفات میں پڑھنی ہیں	پھر قربانی کرنا	پھر درمیانے شیطان کی رمی کرنا ہے	درمیانے شیطان کی رمی کرنا ہے
رات میدانِ منیٰ میں قیام کرنا ہے	غروب آفتاب کے بعد مغرب کی نماز پڑھے بغیر مزدلفہ کو روانگی	پھر سر کے بال منڈوانا یا کتروانا اور احرام کھولنا	پھر تیسرے شیطان کی رمی کرنا ہے	پھر تیسرے شیطان کی رمی کرنا ہے
	مزدلفہ میں عشا کے وقت مغرب اور عشا کی نمازیں ادا کرنی ہیں	پھر طواف زیارت کے لئے مکہ جانا	طواف زیارت اگر کل نہیں کیا تھا تو آج کیا جائے	طواف زیارت اگر نہیں کیا تھا تو آج مغرب سے پہلے ضرور کیا جائے
	رات مزدلفہ میں قیام	رات میدان منیٰ میں قیام	رات میدان منیٰ میں قیام	

☆ اگر 13 کو قیام کا ارادہ ہو تو زوال سے پہلے کنکریاں ماری جا سکتی ہیں۔ وطن روانگی سے پہلے طواف وداع کرنا بھی ضروری ہے۔

فلسفہ حج

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''اسلام نے ... محبت کی حالت کے اظہار کے لئے حج رکھا ہے، ... حج میں محبت کے سارے ارکان پائے جاتے ہیں بعض وقت شدت محبت میں کپڑے کی بھی حاجت نہیں رہتی عشق بھی ایک جنون ہوتا ہے، کپڑوں کو سنوار کر رکھنا یہ عشق میں نہیں رہتا۔... غرض یہ نمونہ جو انتہائے محبت کا لباس میں ہوتا ہے وہ حج میں موجود ہے، سر منڈایا جاتا ہے، دوڑتے ہیں، محبت کا بوسہ رہ گیا وہ بھی ہے جو خدا کی ساری شریعتوں میں تصویری زبان میں چلا آیا ہے پھر قربانی میں بھی کمال عشق دکھایا ہے۔"

(الحکم مورخہ 24 جولائی 1902ء، صفحہ 3)

حج کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں کہ:

''حج سے صرف اتنا ہی مطلب نہیں کہ ایک شخص گھر سے نکلے اور سمندر چیر کر چلا جاوے اور رسمی طور پر کچھ لفظ منہ سے بول کر ایک رسم ادا کر کے چلا آوے اصل بات یہ ہے کہ حج ایک اعلیٰ درجہ کی چیز ہے جو کمال سلوک کا آخری مرحلہ ہے، سمجھنا چاہئے کہ انسان کا اپنے نفس سے انقطاع کا یہ حق ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی کی محبت میں کھویا جاوے اور تعشق باللہ اور محبت الٰہی ایسی پیدا ہو جاوے کہ اس کے مقابلہ میں نہ اسے کسی سفر کی تکلیف ہو اور نہ جان و مال کی پروا ہو، نہ عزیز و اقارب سے جدائی کا فکر ہو جیسے عاشق اور محبّ اپنے محبوب پر جان قربان کرنے کو تیار ہوتا ہے اسی طرح یہ بھی کرنے سے دریغ نہ کرے اس کا نمونہ حج میں رکھا ہے جیسے عاشق اپنے محبوب کے گرد طواف کرتا ہے اسی طرح حج میں بھی طواف رکھا ہے یہ ایک باریک نکتہ ہے جیسا بیت اللہ ہے ایک اس سے بھی اوپر ہے جب تک اس کا طواف نہ کرو یہ طواف مفید نہیں اور ثواب نہیں۔ اس کے طواف کرنے والوں کی بھی یہی حالت ہونی چاہئے جو یہاں دیکھتے ہو کہ ایک مختصر سا کپڑا رکھ لیتے ہیں اسی طرح اس کا طواف کرنے والوں کو چاہئے کہ دنیا کے کپڑے اتار کر فروتنی اور انکساری اختیار کرے اور عاشقانہ رنگ میں پھر طواف کرے۔ طواف عشق الٰہی کی نشانی ہے اور اس کے معنے یہ ہیں کہ گویا مرضات اللہ ہی کے گرد طواف کرنا چاہئے اور کوئی غرض باقی نہیں۔''

(الحکم۔ جلد 11، نمبر 2، مورخہ 17 جنوری 1907ء، صفحہ 9)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حج بیت اللہ

ایک اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حج بیت اللہ کیوں نہیں کیا؟ یہ اعتراض خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں آپ پر بھی کیا گیا تھا۔ آپ نے اس اعتراض کا کافی وشافی جواب عطا فرمایا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے الفاظ میں ہی اس کا جواب تحریر خدمت ہے۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''اللہ تعالیٰ نے بہت سے احکام دئے ہیں۔ بعض اُن میں سے ایسے ہیں کہ اُن کی بجا آوری ہر ایک کو میسر نہیں ہے، مثلاً حج۔ یہ اس آدمی پر فرض ہے جسے استطاعت ہو، پھر راستہ میں امن ہو، پیچھے جو متعلقین ہیں اُن کے گذارہ کا بھی معقول انتظام ہو اور اس قسم کی ضروری شرائط پوری ہوں تو حج کر سکتا ہے۔'' (الحکم۔ 31 جولائی 1902ء، صفحہ 6)

فرمایا: ''اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں، وہ حج کرے۔''

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 17)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام۔ حج پر نہ جانے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’یہ لوگ شرارت کے ساتھ ایسا اعتراض کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس سال مدینہ میں رہے۔ صرف دو دن کا راستہ مدینہ اور مکہ میں تھا مگر آپؐ نے دس سال کوئی حج نہ کیا۔ حالانکہ آپؐ سواری وغیرہ کا انتظام کر سکتے تھے۔ لیکن حج کے واسطے صرف یہی شرط نہیں کہ انسان کے پاس کافی مال ہو بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ کسی قسم کے فتنہ کا خوف نہ ہو۔ وہاں تک پہنچنے اور امن کے ساتھ حج ادا کرنے کے وسائل موجود ہوں۔ جب وحشی طبع علماء اس جگہ ہم پر قتل کا فتویٰ لگا رہے ہیں اور گورنمنٹ کا بھی خوف نہیں کرتے تو وہاں یہ لوگ کیا نہ کریں گے۔ لیکن ان لوگوں کو اس امر سے کیا غرض ہے کہ ہم حج نہیں کرتے۔ کیا اگر ہم حج کریں گے تو وہ ہم کو مسلمان سمجھ لیں گے؟ اور ہماری جماعت میں داخل ہو جائیں گے؟ اچھا یہ تمام مسلمان علماء اول ایک اقرار نامہ لکھ دیں کہ اگر ہم حج کر آویں تو وہ سب کے سب ہمارے ہاتھ پر توبہ کر کے ہماری جماعت میں داخل ہو جائیں گے اور ہمارے مرید ہو جائیں گے۔ اگر وہ ایسا لکھ دیں اور اقرار حلفی کریں تو ہم حج کر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے واسطے اسباب آسانی کے پیدا کر دے گا تا کہ آئندہ مولویوں کا فتنہ رفع ہو۔ ناحق شرارت کے ساتھ اعتراض کرنا اچھا نہیں ہے۔ یہ اعتراض ان کا ہم پر نہیں پڑتا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی پڑتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی صرف آخری سال میں حج کیا تھا۔‘‘ (ملفوظات، جلد 5، صفحہ 248)

حضرت اقدس علیہ السلام مزید فرماتے ہیں کہ:

’’حج کا مانع صرف زادِ راہ نہیں اور بہت سے امور ہیں جو عند اللہ حج نہ کرنے کے لئے عذر صحیح ہیں چنانچہ ان میں سے صحت کی حالت میں کچھ نقصان ہونا ہے۔ اور نیز ان میں سے وہ صورت ہے کہ جب راہ میں یا خود مکہ میں امن کی صورت نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَنِ اسۡتَطَاعَ اِلَيۡهِ سَبِيۡلًا (آل عمران 3: 98) عجیب حالت ہے کہ ایک طرف بد اندیش علماء مکہ سے فتویٰ لاتے ہیں کہ یہ شخص کافر ہے اور پھر کہتے ہیں کہ حج کے لئے جا۔ اور خود جانتے ہیں جب کہ مکہ والوں نے کفر کا فتویٰ دے دیا تو اب مکہ فتنہ سے خالی نہیں اور خدا فرماتا ہے کہ جہاں فتنہ ہو اس جگہ جانے سے پرہیز کرو۔ سو میں نہیں سمجھ سکتا کہ یہ کیسا اعتراض ہے۔ ان لوگوں کو یہ بھی معلوم ہے کہ فتنہ کے دنوں میں آنحضرت ﷺ نے کبھی حج نہیں کیا اور حدیث اور قرآن سے ثابت ہے کہ فتنہ کے مقامات میں جانے سے پرہیز کرو۔ ...وَلَا تُلۡقُوۡا بِاَيۡدِيۡكُمۡ اِلَى التَّهۡلُكَةِ (سورۃ البقرۃ 2: 196) پس ہم گنہگار ہوں گے اگر دیدہ دانستہ تہلکہ کی طرف قدم اٹھائیں گے اور حج کو جائیں گے اور خدا کے حکم کے برخلاف قدم اٹھانا معصیت ہے۔ حج کرنا مشروط بشرائط ہے مگر فتنہ اور تہلکہ سے بچنے کے لئے قطعی حکم ہے جس کے ساتھ کوئی شرط نہیں۔ اب خود سوچ لو کہ کیا ہم قرآن کے قطعی حکم کی پیروی کریں یا اس حکم کی جس کی شرط موجود ہے۔ باوجود تحقق شرط کے پیروی اختیار کریں۔‘‘ (ایام صلح۔ روحانی خزائن، جلد 14، صفحہ 415-416)

شیخ ابوسعید محمد حسین بٹالوی نے خط میں اعتراض کیا کہ آپؑ کیوں حج نہیں کرتے؟ تو فرمایا کہ:

’’میرا پہلا کام خنزیروں کا قتل اور صلیب کی شکست ہے۔ ابھی تو میں خنزیروں کو قتل کر رہا ہوں۔ بہت سے خنزیر مر چکے ہیں اور بہت سے سخت جان ابھی باقی ہیں۔ ان سے فرصت اور فراغت تو ہو لے۔

شیخ بٹالوی صاحب اگر انصاف سے کام لیں تو امید ہے، یہ لطیف جواب انہیں تسلیم ہی کرنا پڑے گا۔ کیونکہ شیخ صاحب! ٹھیک ہے نا! پہلے خنزیروں کو قتل کر لیں؟‘‘ (ملفوظات۔ جلد 2، صفحہ 283)

مخالفوں کے اس اعتراض پر کہ مرزا صاحب حج کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا:

’’کیا وہ یہ چاہتے ہیں کہ جو خدمت خدا تعالیٰ نے اول رکھی ہے، اس کو پس انداز کر کے دوسرا کام شروع کر دیوے۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ عام لوگوں کی خدمات کی طرح ملہمین کی عادت کام کرنے کی نہیں ہوتی۔ وہ خدا تعالیٰ کی ہدایت اور رہنمائی سے ہر ایک امر کو بجالاتے ہیں۔ اگرچہ شرعی تمام احکام پر عمل کرتے ہیں، مگر ہر ایک حکم کی تقدیم و تاخیر ارادہ سے کرتے ہیں۔ اب اگر ہم حج کو چلے جاویں، تو گویا اس خدا کے حکم کی مخالفت کرنیوالے ٹھہریں گے اور مَنِ اسۡتَطَاعَ اِلَيۡهِ سَبِيۡلًا (آل عمران 3: 98) کے بارے میں کتاب حجج الکرامہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر نماز کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو حج ساقط ہے۔ حالانکہ اب جو لوگ جاتے ہیں، ان کی کئی نمازیں فوت ہوتی ہیں۔ مامورین کا اول فرض تبلیغ ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم 13 سال مکہ میں رہے، آپؐ نے کتنی دفعہ حج کئے تھے؟ ایک دفعہ بھی نہیں کیا تھا۔‘‘ (ملفوظات۔ جلد 3، صفحہ 280)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے حج بدل

’’احادیث میں لکھا ہے کہ جو شخص بوجوہ حج نہ کر سکے، اس کی طرف سے حج بدل کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ بخاری شریف میں ہے کہ خثعم قبیلہ کی ایک خاتون نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! میرے باپ پر حج اس وقت فرض ہوا جب کہ وہ انتہائی ضعیف ہو چکا ہے اور سواری پر بیٹھ بھی نہیں سکتا۔ تو کیا میں اپنے باپ کی طرف سے حج کا فریضہ ادا کر دوں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔‘‘

(صحیح بخاری۔ کتاب الحج، باب وجوب الحج وفضلہ)

اسی طرح حیات نبی ﷺ میں ایک شخص کا اپنے بھائی شبرمہ کی طرف سے حج بدل کرنے کا تذکرہ بھی کتبِ احادیث میں ملتا ہے۔ (سنن ابوداؤد۔ کتاب المناسک، باب الرجل یحج عن غیر)

چنانچہ قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر کرتے ہیں کہ:

’’بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہؓ نے کہ ایک دفعہ آخری ایام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے میرے سامنے حج کا ارادہ ظاہر فرمایا تھا۔ چنانچہ میں نے آپؑ کی وفات کے بعد آپؑ کی طرف سے حج کروا دیا۔ (حضرت والدہ صاحبہؓ نے حافظ احمد اللہ صاحبؓ مرحوم کو بھیج کر حضرت صاحب کی طرف سے حج بدل کروایا تھا) اور حافظ صاحبؓ کے سارے اخراجات والدہ صاحبہؓ نے خود برداشت کئے تھے۔ حافظ صاحبؓ پرانے صحابی تھے اور اب عرصہ ہوا فوت ہو چکے ہیں۔‘‘

(سیرت المہدی۔ جلد اول، روایت نمبر 55، صفحہ 44)

تاریخ احمدیت صوبہ سرحد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حج بدل کی مزید تفصیل میں لکھا ہے کہ حضرت حافظ احمد اللہ صاحبؓ کا اصل وطن ہندوستان تھا۔ آپؓ اپنے وطن سے پشاور آئے تھے اور پشاور صدر میں مقیم تھے۔ مذہباً اہل حدیث تھے۔ حضرت مولانا غلام حسنؓ کی احمدیت کی وجہ سے، ان کو بھی حضرت احمدؑ کی طرف توجہ ہوئی اور آخر کار بعد از تحقیقات احمدی ہو گئے۔ آپ اہل حدیث کے امام الصلوٰۃ تھے۔ احمدیت آپ نے 1897ء سے قبل اختیار کی اور بعد ازاں پشاور سے قادیان ہجرت کر لی اور وہیں سکونت پذیر رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے زمانے میں، جب حضرت محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بغرض حج بیت اللہ شریف 1912ء میں حجاز مقدس تشریف لے گئے۔ تو آپؓ کو بھی حضرت ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آنے جانے کا خرچ دیا۔ تا کہ وہ حضرت احمدؑ کی طرف سے حج بدل کر آویں۔ چنانچہ آپؓ بھی اس قافلہ میں جس کا سالار حضرت محمود احمدؓ تھا، شامل ہوئے اور حج بدل کر آئے اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حج، بذریعہ حضرت احمد اللہؓ، ادا ہوا۔

(باقی صفحہ 47)

چھٹی قسط

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ کینیڈا 2016ء

آٹواہ کے لئے روانگی، کنگسٹن میں مختصر قیام، کینیڈین پارلیمنٹ میں تشریف آوری

پارلیمنٹ ہل میں مختلف وزراء، ممبران پارلیمنٹ، سینیٹرز اور سپیکر سے ملاقاتیں

پارلیمنٹ ہل میں حضور انور کے اعزاز میں شاندار استقبالیہ، استقبالیہ تقریب میں سر ظفر اللہ خان ایوارڈ کی تقسیم

مختلف معزز مہمانوں کے حضور انور کے لئے سپاس نامے

مکرم مولانا عبدالماجد طاہرؔ صاحب، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا کینیڈا 2016ء کا دورہ نہایت کامیاب و کامراں، ایمان افروز واقعات، شاندار فتوحات اور عظیم الشان نشانات سے معمور، بے شمار برکات اور دُور رس نتائج کا حامل رہا ہے۔

یہ دورہ کئی حوالوں سے تاریخی اہمیت کا حامل تھا۔ ایک تو جماعت احمدیہ کینیڈا نے جماعت کے پچاس سال مکمل ہونے کی مناسبت سے بعض تقریبات کا اہتمام کیا تھا۔ دوسرے تین مساجد کا افتتاح ہونا تھا۔ تیسرے ملک شام سے دوصد کے قریب احمدی آئے ہوئے تھے۔ ان کی اکثریت نومبائعین کی تھی اور انہوں نے پہلے کبھی کسی خلیفہ کو نہ بالمشافہ دیکھا تھا اور نہ کبھی ملاقات کی تھی۔

اس بابرکت دورہ کی تفصیلی روداد مکرم عبدالماجد طاہرؔ صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن نے بڑی محنت سے سپردِ قلم فرمائی ہے جو ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن میں قسط وار مسلسل چھپ چکی ہیں۔ اور افادۂ عام کے لئے احمدیہ گزٹ کینیڈا میں بھی قسط وار ہدیہ قارئین کی جارہی ہے۔

(ایڈیٹر)

15/اکتوبر بروز ہفتہ 2016ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چھ بجے ''مسجد بیت الاسلام'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح دفتری ڈاک، رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور اپنے دستِ مبارک سے ان خطوط اور رپورٹس پر ہدایات تحریر فرمائیں۔

دارالحکومت آٹواہ کے لئے روانگی

آج پروگرام کے مطابق ملک کینیڈا کے دارالحکومت آٹواہ (Ottawa) کے لئے روانگی تھی۔ پیس ویلیج کے مکین صبح سے ہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہائش گاہ ''بشیر سٹریٹ'' اور احمدیہ ایونیو پر جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سوا گیارہ بجے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے تو ایک بہت بڑی تعداد احباب جماعت مرد و خواتین کی باہر جمع ہو چکی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماعی دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کرتے ہوئے سب کو السلام علیکم کہا اور قافلہ آٹوا (Ottawa) کے لئے روانہ ہوا۔

احمدیہ پیس ویلیج (Maple) سے آٹواہ کا فاصلہ 495 کلومیٹر ہے۔ پروگرام کے مطابق راستہ میں Kingston شہر میں کچھ دیر کے لئے رُک کر نماز ظہر و عصر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ مقامی جماعت نے یہ انتظام Travelodge ہوٹل کے ایک حصہ میں کیا ہوا تھا۔

کنگسٹن میں مختصر قیام

285 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد ایک بج کر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہاں تشریف آوری ہوئی تو مقامی جماعت کے احباب مرد و خواتین نے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کرتے ہوئے سب کو السلام علیکم کہا۔ اس موقعہ پر صدر جماعت Kingston طیّب مبارک احمد قریشی صاحب اور دو سابقہ صدران جماعت طاہر احمد مرزا صاحب اور عثمان ورک صاحب نے اپنے پیارے آقا سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

لوکل صدر لجنہ کنگسٹن محترمہ مشال رحمان ملک صاحبہ نے حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلّہا العالی کو خوش آمدید کہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل کے اندر تشریف لے آئے۔

کنگسٹن شہر کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ یہ 1841ء میں کینیڈا کا پہلا دارالحکومت بنا تھا۔ اِس شہر میں قریباً تیس سال قبل جماعت کا قیام عمل میں آیا تھا۔ یہاں مختلف وقتوں میں احمدی خاندان آ کر آباد ہوتے رہے اور پھر ایک عرصہ قیام کے بعد یہاں سے نقل مکانی کرتے رہے اور یہی سلسلہ آج تک جاری ہے۔ جس کی وجہ سے یہاں جماعت کی تعداد بڑھ نہیں سکی۔ اس وقت ان کی تجنید 40 کے لگ بھگ ہے۔

پروگرام کے مطابق پہلے نمازیں ادا کی گئیں۔ نمازوں کی ادائیگی کا انتظام ڈائننگ ہال کے ایک حصہ میں کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

بعد ازاں کھانا کھایا۔ یہاں سے آگے روانگی سے قبل مقامی جماعت کی مجلس عاملہ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہاں جماعت کے تمام احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

آٹوا میں ورود مسعود

بعدازاں یہاں سے ساڑھے تین بجے آٹوا(Ottawa) کے لئے روانگی ہوئی۔ یہاں سے آٹوا کا فاصلہ 210 کلومیٹر ہے۔ دو گھنٹے دس منٹ کے سفر کے بعد پانچ بج کر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آٹوا جماعت کے پہلے احمدیہ سینٹر میں تشریف آوری ہوئی۔ جونہی حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے تو یہاں کے مبلغ سلسلہ امتیاز احمد سراء صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

آٹوا جماعت کا یہ پہلا سینٹر جو کہ 100 ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہے، 1992ء میں تین لاکھ ساٹھ ہزار ڈالرز کی مالیت سے خریدا گیا۔ بعدازاں مزید 23.5 ایکڑ کا قطعہ زمین ایک لاکھ ڈالر کی قیمت میں 2007ء میں خریدا گیا۔ اس طرح اس سینٹر کا کُل رقبہ 123 ایکڑ سے زائد ہے۔ اس سینٹر میں ایک رہائشی حصہ اور نمازوں کے لئے ایک ہال پہلے سے ہی تعمیر شدہ ہے۔ مہمانوں کے قیام کے لئے بھی ایک ہال نما کمرہ موجود ہے۔ نماز کے لئے جو ہال ہے اس میں دو صد افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اسی سینٹر کے رہائشی حصہ میں حضور انور کا قیام ہے۔

2011ء تک یہی جگہ آٹوا جماعت کے سینٹر کے طور پر استعمال ہوتی تھی۔ سال 2011ء میں جماعت نے چھ لاکھ پچاس ہزار ڈالرز کی مالیت سے 21 ہزار مربع فٹ پر مشتمل ایک وسیع و عریض عمارت اپنے نئے سینٹر کے طور پر خریدی۔ اس قطعہ زمین کا رقبہ 15.93 ایکڑ ہے۔ یہ عمارت پہلے سکول کے طور پر استعمال ہوتی تھی۔ جولائی 2012ء میں اس کا استعمال مسجد کے طور پر شروع ہوا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا نام ''بیت النصیر'' رکھا۔

اس عمارت میں مرد حضرات اور خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ نمازوں کے ہال ہیں جہاں تین سو سے زائد افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اسی طرح مردوں کے لئے ایک علیحدہ ڈائننگ ہال ہے، ایک لائبریری ہے، تین دفاتر ہیں، بچوں کی تفریح کے لئے ایک علیحدہ کمرہ ہے۔ ایک کمرہ مہمانوں کے لئے مخصوص ہے۔

اسی طرح لجنہ کے لئے ایک ملٹی پرپز ہال ہے۔ کھانے کے لئے دو علیحدہ کمرے مخصوص ہیں۔ ان کے تین دفاتر موجود ہیں۔

اس عمارت میں 17 بیوت الخلاء موجود ہیں۔

عمارت سے باہر ایک فٹ بال کا میدان اور ایک کھیل کا میدان ہے، اسی طرح باقاعدہ 57 کاروں کی پارکنگ کی جگہ موجود ہے۔

پروگرام کے مطابق سات بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے جماعت کے نئے سینٹر مسجد بیت النصیر کے لئے روانہ ہوئے۔ قریباً پانچ چھ منٹ کے سفر کے بعد حضور انور کی بیت النصیر تشریف آوری ہوئی جہاں 650 سے زائد احباب جماعت مرد و خواتین اور بچوں بچیوں نے اپنے پیارے آقا کا بڑا والہانہ اور پُر جوش استقبال کیا۔ جونہی حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے احباب نے پُر جوش نعرے بلند کئے۔ خواتین نے اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے حضور انور کا استقبال کیا۔ بچوں اور بچیوں کے گروپ نے دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کئے۔

اس موقع پر ریجنل امیر آٹوا مکرم اشرف سیال صاحب، صدر جماعت آٹوا ایسٹ علیم الدین احمد صاحب اور صدر جماعت آٹوا ویسٹ خامس الاداصاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

حضور انور مردوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے خواتین کی طرف تشریف لے گئے جہاں بچیاں خیر مقدمی گیت پیش کر رہی تھیں، حضور انور کچھ دیر ان کے پاس کھڑے رہے۔ سارا ماحول ہی بڑا ایمان افروز تھا اور آج کا دن اس جماعت کے لئے خوشی و مسرّت اور برکتوں والا دن تھا۔

اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے مقامی جماعت آٹوا کے علاوہ کارنوال، کنگسٹن، مانٹریال، پیٹربرو، کیوبک سٹی اور ٹورانٹو سے احباب یہاں پہنچے تھے۔

بعض جگہوں سے تو احباب اور فیملیز بڑے لمبے فاصلے طے کر کے اپنے آقا کے استقبال کے لئے پہنچی تھیں۔ خصوصاً مانٹریال اور کنگسٹن سے آنے والے دو صد کلومیٹر، پیٹربرو سے آنے والے 293 کلومیٹر، کیوبک سٹی سے آنے والے 414 کلومیٹر اور ٹورانٹو سے آنے والے پانچصد کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے حضور انور کے استقبال کے لئے آٹوا پہنچے تھے۔

مسجد بیت النصیر کی اس عمارت کو بڑی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عمارت کے اندر تشریف لے گئے اور مختلف حصوں کا معائنہ فرمایا۔ حضور انور نے لجنہ ہال اور بعض دفاتر دیکھے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لے آئے اور نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

16/اکتوبر بروز اتوار 2016ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چھ بجے ''مسجد بیت النصیر آٹوا'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ اور مختلف دفتری امور میں مصروفیت رہی۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعتی سینٹر بیت النصیر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج صبح کے اس سیشن میں 54 فیملیز کے 248 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ آٹوا کی مقامی جماعت کے علاوہ مانٹریال اور کارنوال کی جماعتوں سے بھی فیملیز ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔ کارنوال سے آنے والے 100 کلومیٹر اور مانٹریال سے آنے والی فیملیز 200 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے پہنچی تھیں۔ ان میں سے ایک بڑی تعداد ان فیملیز کی تھی جو اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ اپنے آقا سے ملاقات کی سعادت پا رہی تھیں۔ ان کی زندگیوں میں آج کا مبارک اور بابرکت دن ان کے لئے خوشی و مسرّت کا اور ایک یادگار دن تھا۔ انہوں نے نہ صرف اپنے پیارے آقا کا دیدار کیا بلکہ اپنے آقا کے قرب میں جو چند گھڑیاں گزاریں اور حضور سے باتیں کیں وہ ان کی ساری زندگی کا سرمایہ ہیں اور ان کے بچوں کے لئے بھی یہی لمحات ایک ایسا سرمایہ ہیں جس کا کوئی بدل نہیں ہے۔ اللہ کرے کہ ہم ان برکتوں سے حقیقی رنگ میں فیض پانے والے ہوں۔

ان سبھی فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام اڑھائی بجے تک جاری رہا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف

لاکر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ کے لئے روانہ ہوئے اور سات منٹ کے سفر کے بعد اپنی جائے رہائش پر تشریف لے آئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چھ بجے اپنے دفتر ''بیت النصیر'' تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 37 فیملیز کے 197 افراد نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔ آٹوا کی مقامی جماعت کے علاوہ مانٹریال اور کیوبک سٹی کی جماعت سے بھی بعض فیملیز ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔ مانٹریال سے آنے والی فیملیز دوصد کلومیٹر اور کیوبک سٹی سے آنے والی فیملیز 414 کلومیٹر کا لمبا فاصلہ طے کر کے حضور انور سے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔

اس کے علاوہ بورکینا فاسو، فلسطین اور سیریا سے تعلق رکھنے والی فیملیز نے بھی حضور انور سے شرف ملاقات پایا۔ ان سبھی فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بج کر 35 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد میں تشریف لے آئے جہاں تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

تقریب آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت درج ذیل 35 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

ان خوش نصیب بچوں کے نام درج ذیل ہیں جنہوں نے تقریب آمین میں شمولیت کی:

کاشف ورک، مبین احمد صدیقی، حنان احمد ملک، یوسف احمد چوہدری، فاران احمد، نعمان ملک، صفوان ملک، ابدال احمد نسیم، عاطف احمد نسیم، لقمان احمد، میاں اطہر احمد، کاشف احمد اعوان، یوسف عمر چوہدری، فاران احمد، حیّان زُنیر عفّان، محمد الادہ، سفیر احمد میاں، نور اللہ خان، حارث ابراہیم احمد، حمزہ احمد۔ منا ہل خان۔

درّ ثمین احمد، منتہ خان، باسمہ چوہدری، آئزہ اکرام اللہ، وثمہ سعید، تہمینہ رسول، بشریٰ احمد، شافعہ زکی، زاراہ احمد، ردا احمد، تنزیلہ علیم سندھو، رومیشہ علیم سندھو، وفا سعید، مریم ایمان چوہدری۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

کینیڈا کا دارالحکومت آٹوا کینیڈا کے جنوب مشرقی صوبہ اونٹاریو میں واقع ہے۔ اس کی آبادی نو لاکھ ساٹھ ہزار سے زائد ہے۔ 1826ء سے اس شہر کا نام Town Y تھا۔ 1855ء سے اس شہر کا نام آٹوا رکھا گیا اور یہ نام دریائے آٹوا کی وجہ سے رکھا گیا۔ یہ شہر دریائے آٹوا کے کنارے آباد ہے اور اس شہر کا رقبہ 2778 مربع کلومیٹر ہے۔

اس شہر کو یہ خصوصیت بھی حاصل ہے کہ یہ کینیڈا کے سب سے زیادہ تعلیم یافتہ شہروں میں سے ایک ہے اور اس شہر کی نصف سے زائد آبادی کالجز اور یونیورسٹیوں سے گریجوایٹ ہے۔

آٹوا شہر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو جماعتیں قائم ہیں۔ آٹوا ایسٹ جماعت کی تجنید 274 ہے اور آٹوا ویسٹ جماعت کی تجنید 162 افراد پر مشتمل ہے اور یہاں جماعت کے دو سینٹرز ہیں اور اب یہاں باقاعدہ ایک بڑی مسجد کی تعمیر کا بھی پروگرام ہے۔

17/اکتوبر بروز سوموار 2016ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چھ بجے ''مسجد بیت النصیر آٹوا'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ کی کینیڈین پارلیمنٹ ہل میں تشریف آوری

الٰہی جماعتوں کی تاریخ میں بعض دن ایسے بھی آتے ہیں جو اپنی خصوصیت کی وجہ سے غیر معمولی اہمیت اختیار کر جاتے ہیں اور آنے والے انقلاب کے لئے سنگ میل بنتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی فتوحات سے پُر تاریخ میں پہلے بھی ایسے کئی دن آئے جو آسمان احمدیت پر روشن نشانوں کی طرح چمکے۔ آج بھی ایک اور ایسا دن آیا جو انشاء اللہ العزیز کینیڈا کی سرزمین پر آئندہ عظیم الشان انقلابات اور فتوحات کا پیش خیمہ ثابت ہوگا اور جماعت کے لئے فتوحات کے لئے باب کھلیں گے۔

آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں ایک انتہائی اہم تقریب کا اہتمام کینیڈین پارلیمنٹ ہل کے ''سرجان میکڈونلڈ ہال'' میں کیا گیا تھا۔ کینیڈین پارلیمنٹ ہل کی تعمیر 1866ء سے 1895ء کے دوران مکمل ہوئی۔

13 فروری 1916ء کو کینیڈا کی پارلیمنٹ کی عمارت کے "Commons Rending Room" میں آگ لگی جس نے قریباً ساری عمارت کو جلا کر خاکستر کر دیا۔ صرف لائبریری اور عمارت کا Northwest Wing محفوظ رہا۔

1922ء میں پارلیمنٹ کی عمارت کی دوبارہ تعمیر مکمل ہوئی اور 92.2 میٹر اونچا ایک Tower بھی بنایا گیا جو 1927ء میں مکمل ہوا۔

کینیڈا کی یہ پارلیمنٹ بلڈنگ "Parliament Hill" کہلاتی ہے۔ آج اسی پارلیمنٹ ہل میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حکومتی سرکردہ حکام کے ساتھ مختلف میٹنگز اور اپنے تاریخی خطاب کے لئے تشریف لے جا رہے تھے۔

صبح دس بج کر 15 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور ''پارلیمنٹ ہل'' کے لئے روانگی ہوئی۔ دس بج کر 50 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ''پارلیمنٹ ہل'' تشریف آوری ہوئی۔

پارلیمنٹ کی کسی بھی عمارت میں جانے کے لئے یا اس کے کسی بھی حصہ میں جانے کے لئے بار بار سیکیورٹی کی سخت ترین چیکنگ سے گزرنا پڑتا ہے۔ قدم قدم پر سیکیورٹی سٹاف چیکنگ کے لئے موجود ہوتا ہے لیکن حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لئے یہ سیکیورٹی پہلے سے ہی Waive کی جا چکی تھی اور حضور انور کو سیکیورٹی چیکنگ سے مستثنیٰ قرار دیا گیا تھا۔

پارلیمنٹ ہل پہنچنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی پارلیمنٹ کی بلڈنگ کے مین دروازہ پر لائی گئی۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو درج ذیل ممبران پارلیمنٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو پورے اعزاز اور احترام کے ساتھ خوش آمدید کہا:

ممبر آف پارلیمنٹ Judy Sgro

ممبر آف پارلیمنٹ Kamal Khera

ممبر آف پارلیمنٹ Ramesh Sangna

ممبر آف پارلیمنٹ Deborah Schulte

پارلیمنٹ ہاؤس کے باہر احباب جماعت مرد وخواتین حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل ہی وہاں موجود تھے۔ ان سب نے نہایت پُر جوش انداز میں نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ ان میں سے ہر ایک جذبۂ ایمان سے پُر تھا اور اُن کے دل خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز تھے کہ آج کینیڈا کی سرزمین پر بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی بڑی شان کے ساتھ پوری ہو رہی تھی۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا: ’’ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔ سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ کر لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہو گا۔‘‘

آج وہ دن آیا تھا کہ کینیڈین قوم بھی اس چشمہ سے سیراب ہو رہی تھی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پارلیمنٹ کے اندر تشریف لے گئے۔ ممبر پارلیمنٹ Judy Sgro نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو پارلیمنٹ کے بعض حصے دکھائے اور لائبریری کا بھی وزٹ کروایا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پارلیمنٹ کی چھٹی منزل پر Spousal Lounge میں تشریف لے آئے۔ استقبال کرنے والے چاروں ممبران پارلیمنٹ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تھے۔

اس موقع پر موصوفہ Judy Sgro صاحبہ نے حضور انور کی خدمت میں پروگرام پیش کرتے ہوئے بتایا کہ یہاں اس لاؤنج میں بعض منسٹرز، ممبران پارلیمنٹ اور سینیٹرز وغیرہ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگز اور ملاقاتیں ہوں گی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نیچے ایک ہال میں تشریف لے جائیں گے جہاں ریفریشمنٹ کا بھی انتظام ہو گا اور بہت سے ممبران پارلیمنٹ وہاں حضور انور کو ملیں گے۔ نمازوں کی ادائیگی کا انتظام بھی اسی ہال کے ایک حصہ میں ہو گا۔ پھر Lunch کے وقفہ کے بعد مزید ممبران لاؤنج میں آ کر ملیں گے اور وزیر اعظم بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملیں گے۔ اس دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پارلیمنٹ کے اجلاس کے دوران وزٹ گیلری میں تشریف لے جائیں گے جہاں حضور انور کو سپیکر اور ممبران پارلیمنٹ کی طرف سے خوش آمدید کہا جائے گا۔ اس کے بعد شام کو وہ تقریب ہو گی جس میں حضور انور اپنا ایڈریس پیش فرمائیں گے۔

چنانچہ گیارہ بجے ملاقاتوں کا یہ پروگرام شروع ہوا۔

مختلف منسٹرز، ممبران پارلیمنٹ و سینیٹرز کی حضور انور سے ملاقاتیں

سب سے پہلے ممبر آف پارلیمنٹ Hon. Andrew Leslie (چیف گورنمنٹ Whip) حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لئے آئے۔ موصوف نے بتایا کہ مَیں آرمی سے ریٹائر ہوا ہوں اور اب ممبر پارلیمنٹ ہوں اور چیف Whip ہوں۔ جو میرا علاقہ ہے وہ آٹواہ میں ہی ہے اور مَیں یہاں سے منتخب ہوا ہوں۔

موصوف نے کہا کہ آٹواہ میں بھی آپ کی کمیونٹی ہے۔ اس دفعہ مَیں ٹورانٹو میں پہلی دفعہ آپ کے جلسہ سالانہ میں شامل ہوا ہوں۔ میرے لئے یہ حیرت انگیز تجربہ تھا۔ بہت آرگنائز اور منظّم تھا۔ جلسہ گاہ سے باہر جہاں پولیس کے کنٹرول میں پارکنگ تھی وہاں زیادہ اچھی آرگنائزیشن نہیں تھی۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ مَیں کہتا ہوں کہ ہمارا ڈسپلن آرمی کے ڈسپلن سے بہتر ہے۔

ممبر پارلیمنٹ نے عرض کیا کہ جماعت دنیا میں امن کے قیام اور انسانی اقدار قائم کرنے کے لئے جو کوششیں کر رہی ہے وہ قابل قدر ہیں اور آپ معاشرہ کی بھلائی کے کاموں میں جو اپنا حصہ ڈال رہے ہیں وہ بہت عظیم ہے۔ موصوف نے کہا یہ میرے لئے اعزاز ہے کہ مَیں آج حضور سے مل رہا ہوں۔

ممبر پارلیمنٹ Judy Sgro بھی اس میٹنگ میں موجود تھیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ Judy صاحبہ کا جماعت سے بہت پرانا تعلق ہے اور اب یہ ہماری ذاتی دوست بن چکی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا جب میں پہلی دفعہ کینیڈا آیا تھا تو یہ مجھے receive کرنے والوں میں شامل تھیں۔

ممبر پارلیمنٹ جوڈی نے عرض کیا کہ حضور انور سیسکاٹون (Saskatoon) کا بھی دورہ کر رہے ہیں۔ میری خواہش ہے کہ حضور انور بریمپٹن (Bramption) کا بھی دورہ کریں اور وہاں بھی آئیں۔

اس پر امیر صاحب کینیڈا نے عرض کیا کہ بریمپٹن سے پہلے سیسکاٹون میں مسجد کی تعمیر مکمل ہو گی۔ اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ اس کا مطلب ہے کہ حضور انور کو بار بار کینیڈا آنا پڑے گا۔

موصوفہ Judy صاحبہ نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ آج میں نے پارلیمنٹ سے باہر ایک خاتون کو دیکھا۔ وہ صرف چار ماہ قبل کینیڈا آئی ہے۔ وہ اس قدر جذباتی تھی کہ آج حضور انور پارلیمنٹ تشریف لا رہے ہیں اور مَیں اپنی زندگی میں حضور انور کا پہلی دفعہ دیدار کروں گی۔ وہ بہت جذباتی تھی۔ اس کو دیکھ کر مَیں بھی جذباتی ہو گئی۔

ممبر پارلیمنٹ Andrew Leslie کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات گیارہ بج کر دس منٹ تک جاری رہی۔

☆ بعد ازاں سینٹ کے دو ممبران Senator Peter Harder اور Senator Grant Mitchell حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے کے لئے حاضر ہوئے۔

سینیٹر Peter، سینٹ میں حکومت کے نمائندہ بھی ہیں اور سینٹ کے اجلاسات میں حکومت کی طرف سے نمائندگی بھی کرتے ہیں۔

ان دونوں ممبران نے اپنا تعارف کروایا۔ سینیٹر Peter نے بتایا کہ نئے وزیر اعظم نے مجھے سینٹ میں حکومت کا نمائندہ مقرر کیا ہے۔ اس سے پہلے مَیں فارن آفس میں کام کرتا تھا۔ مَیں نے بہت سے ایسے معاملات پر کام کیا ہے جن کے بارہ میں مجھے علم ہے کہ خلیفۃ المسیح بھی ان پر کام کر رہے ہیں۔ ایک دوسرے کی عزّت کرنا اور ہر شخص کے حقوق قائم کرنا اور معاشرہ میں رواداری اور انسانی اقدار کا قیام وغیرہ۔

موصوف نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا کہ حضور انور لوگوں کو ان اچھائیوں پر اکٹھا کر رہے ہیں اور انسانی اقدار قائم کر رہے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ لوگوں نے بھی ایک اچھا قدم اٹھایا ہے کہ آپ نے فی الحال سیریا میں ایئر سٹرائیک روک دی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ مَیں سمجھتا ہوں کہ آپ کو دوسرے ملکوں کی بھی رہنمائی کرنی چاہئے اور جہاں بھی جنگ کا خطرہ ہو آپ اس کو روکیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج کل امریکہ اور رشیا کے تعلقات میں تناؤ ہے اور یہ بڑھ رہا ہے۔ اگر اس کو نہ روکا گیا اور تعلقات مزید خراب ہوتے چلے گئے تو پھر بڑی تباہی آ سکتی ہے۔ اس معاملہ میں کینیڈا کو اپنا رول ادا کرنا چاہئے۔ ہمیں نہیں معلوم کہ کل کیا ہو گا۔

اس پر سینیٹرز نے کہا کہ کینیڈا کا کیا رول ہو سکتا ہے؟ اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ کینیڈا G8 کا ممبر ہے، UNO کا ممبر ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ کس طرح اس قسم کے حالات میں رول ادا کیا جا سکتا ہے۔ کس طرح معاملات کو سنبھالا اور کنٹرول کیا

جاسکتا ہے۔اب تو حالات ساتھ ساتھ بدل رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں نے 2013ء میں لاس اینجلیز (امریکہ) میں ایک ریسیپشن میں اپنے ایڈریس میں بتایا تھا کہ عالمی جنگ کے خطرات سَر پر منڈلا رہے ہیں اور اس میں ایٹمی ہتھیار استعمال ہو سکتے ہیں۔تو اس تقریب میں موجود ایک سینیٹر نے کہا کہ مَیں آپ کی بہت سی باتوں سے اتفاق کرتا ہوں لیکن جو ایٹمی ہتھیار کے حوالہ سے بات کی ہے کہ وہ استعمال کئے جاسکتے ہیں اس سے اختلاف رکھتا ہوں۔تو گزشتہ سال اِسی سینیٹر نے کہا کہ آپ کی بات درست تھی۔

اس پر موصوف سینیٹر Peter Harder صاحب نے کہا کہ حضور کی بات درست ہے واقعی آجکل دنیا میں بے یقینی ہے۔آپ کا امن کا پیغام بہت اہم ہے اور بڑا پاور فُل ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اصل چیز انصاف ہے۔معاشرہ کے ہر لیول پر انصاف ہونا چاہئے۔آپ جو بھی پالیسی بناتے ہیں وہ انصاف کی بنیاد پر بنائیں اس میں کسی کی طرف بھی جانبداری نہیں ہونی چاہئے۔پسند، ناپسند نہیں ہونی چاہئے جو بھی پالیسی ہو، فیصلہ ہو، انصاف اور عدل کی بنیاد پر ہو۔

ایک سینیٹر نے عرض کیا کہ آپ اپنی جماعت کو کیا پیغام دیتے ہیں؟ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ وہی پیغام ہے جو اسلام کے بانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو دیا تھا کہ حُبُّ الْوَطَن مِنَ الْاِیْمَان کہ وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔اگر اس پیغام پر عمل ہو تو پھر ملک میں کوئی خرابی، شرارت نہیں ہوگی اور حکومت کے لئے کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔ ہر ایک ملک کے لئے خیر خواہ اور وفادار ہوگا۔کوئی پارٹی، کوئی گروہ ملک کے خلاف نہ ہوگا اور ملک میں امن قائم ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم احمدی قانون کی پابندی کرتے ہیں اور ملک کے لئے وفادار ہیں اور ملک کی ترقی کے لئے پوری کوشش کرتے ہیں۔

ایک سینیٹر نے سوال کیا کہ ہیومن رائٹس کے حوالہ سے حضور انور کا کیا خیال ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اسلام کا پیغام دو فقروں میں ہے۔اپنے خالق کو پہچانو اور اس کا حق ادا کرو اور پھر خدا کے بندوں کے حقوق ادا کرو۔

جاپان میں مجھ سے ایک پادری نے پوچھا تھا کہ امن کی تعریف کیا ہے تو مَیں نے اُسے جواب دیا تھا کہ ہر ایک دوسرے کے حقوق ادا کرے، دوسرے کے حقوق نہ چھینے۔ اگر ہر ایک دوسرے کے حقوق ادا کر رہا ہوگا تو پھر معاشرہ میں امن ہوگا۔

حضور انور نے حقوق کی ادائیگی کے حوالہ سے عربوں کے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ایک شخص گھوڑا فروخت کر رہا تھا اور اُس نے اُس کی قیمت پانچ سو درہم بتائی۔ جو خریدنے والا تھا وہ کہنے لگا کہ تمہارا گھوڑا تو فلاں نسل کا ہے اور یہ بہت مہنگا گھوڑا ہے اس کی قیمت تو ڈیڑھ ہزار درہم ہے۔فروخت کرنے والا کہتا ہے کہ مَیں نے پانچصد درہم میں بیچنا ہے اور دوسری طرف خریدنے والا کہہ رہا ہے کہ تم بہت کم قیمت میں فروخت کر رہے ہو۔اس کی قیمت پندرہ صد درہم ہے۔تو یہ ہے ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی۔اس طرح ہر ایک کے حقوق ادا ہوں تو معاشرہ میں امن قائم ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج کل مسائل کی وجہ سے، Job نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں میں بے چینی ہے۔آپ کوشش کریں کہ لوگوں کو Jobs ملیں اور لوگ ترقی کریں۔

ان دونوں سینیٹرز کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات بیس منٹ تک جاری رہی۔

☆ اس کے بعد درج ذیل تین حکومتی حکّام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات کے لئے آئے:

1۔ ممبر آف پارلیمنٹ Pamela Goldsmith-Jones (موصوفہ منسٹر آف فارن افیئرز کی پارلیمانی سیکرٹری بھی ہیں)۔

2۔ Pascale Massot (موصوف منسٹر آف فارن افیئرز کے آفس میں Asia Pacific کے لئے پالیسی ایڈوائزر ہیں۔)

3۔ GiulianaNatale صاحبہ۔(موصوفہ فارن افیئرز آفس میں سپیشل ایڈوائزر اور چیف آف سٹاف Privy Council Office ہیں)۔

ان ممبران نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔آپ کے یہاں آنے سے بہت خوشی ہوئی ہے۔

ہیومن رائٹس فریڈم کے دفتر کی نمائندہ نے اپنے دفتر کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ ہمارے یہ پروگرام ہیں اور ہم احمدیہ کمیونٹی کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں۔احمدیہ جماعت سے ہمارا تعلق ہے۔آپ کی کمیونٹی ہمیں بتاتی ہے کہ آپ لوگوں کے کیا تجربات ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ مَیں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ آپ کو یہ طاقت دے اور توفیق دے کہ آپ نے جو پلان بنایا ہے اس پر انصاف کے ساتھ عمل کریں۔اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ کا دفتر اچھا ثابت ہوگا۔

پارلیمانی سیکرٹری نے بتایا کہ پہلے انہوں نے ریلیجئس فریڈم کے لئے ایک سیکرٹری مقرر کیا تھا۔اب ہم نے اپنے ملک کے ہر ایمبیسڈر کو کہا ہے کہ آپ نے ہر جگہ ریلیجئس فریڈم پر بھی کام کرنا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ بڑی اچھی بات ہے۔لیکن صرف مذہبی آزادی پر فوکس نہ کریں بلکہ ہر قسم کی آزادی پر فوکس کریں تا کہ لوگوں کو ہر طرح سے آزادی ملے۔

سیکرٹری نے حضور انور سے سوال کیا کہ آپ کے کینیڈا کے دورہ کا مقصد کیا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مَیں یہاں اس لئے آیا ہوں کہ اپنی کمیونٹی کے لوگوں سے ملوں، ان کی رہنمائی کروں، ان کے مسئلے حل کروں، ان کی تعلیم و تربیت ہو اور یہ ملک کے وفادار ہوں۔اس کے علاوہ آپ لوگوں سے ملنا ہے اور بعض دوسرے پروگرام بھی ہیں۔

اس موقع پر Regina اور Lloydminister میں مساجد کے افتتاح کے پروگرام کا بھی ذکر ہوا۔اور امیر صاحب نے بتایا کہ آئندہ سال Saskatoon میں بھی مسجد کے افتتاح کا پروگرام ہے۔

ممبر پارلیمنٹ Pamela Goldsmith نے کہا کہ وہ وینکوور (Vancouver) کی مسجد کے وزٹ پر آنا چاہتی ہے۔اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ کا انتظام ہو جائے گا۔امور خارجہ کے سیکرٹری آصف خان صاحب نے عرض کی کہ ہم اس کا انتظام کر دیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ممبر پارلیمنٹ Pamela صاحبہ کو جلسہ سالانہ یوکے پر آنے کی دعوت دی اور بتایا کہ وہاں ہمارا جلسہ سالانہ ایک فارم لینڈ پر ہوتا ہے۔عارضی طور پر ایک Village بنایا جاتا ہے۔سارا سٹرکچر عارضی طور پر ہوتا ہے اور یہ تمام انتظام تین دن کے لئے ہوتا ہے۔کھانا پکانے اور کھانا کھلانے کا انتظام، رہائش کا انتظام، اور تمام بنیادی ضروریات، فرسٹ ایڈ اور عارضی ہسپتال، غرض ایک عارضی شہر آباد ہوتا ہے۔ یہ سارے انتظامات جلسہ سے ایک دو ہفتہ قبل شروع ہو جاتے ہیں اور جلسہ کے ایک ہفتہ بعد دیکھیں گے تو آپ کو فارم لینڈ ہی نظر آئے گی۔

اس موقع پر ممبر پارلیمنٹ Judy Sgro نے بتایا کہ وہ دو

سال قبل جلسہ سالانہ یوکے پر گئی تھیں۔ مَیں بڑا اچھا تأثر لے کر واپس آئی ہوں۔ مَیں وہاں بہت سے لوگوں سے ملی تھی۔ دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے تھے۔ بہت اچھا وقت گزرا تھا۔ اگر تم بھی جاؤ گی تو بہت سے لوگوں سے ملو گی۔ بڑا اچھا موقع ہوگا۔

ان تینوں ممبران کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات سوا بارہ بجے تک جاری رہی۔

☆ بعد ازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پارلیمنٹ ہل کی دوسری منزل پر تشریف لے آئے جہاں ایک ہال میں ممبران پارلیمنٹ کی طرف سے ریفریشمنٹ کا انتظام تھا اور پروگرام کے مطابق دوران ریفریشمنٹ ممبران پارلیمنٹ نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملنا تھا۔

چنانچہ ممبران پارلیمنٹ باری باری حضور انور کے پاس آتے۔ حضور انور ان سے گفتگو فرماتے اور ہر ممبر پارلیمنٹ حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پاتا۔ یہ پروگرام قریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ اس دوران قریباً 30 سے زائد ممبران پارلیمنٹ اور دوسرے سرکردہ حکّام نے حضور انور کے ساتھ شرف ملاقات پایا۔ ان ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے درخواست کر کے حضور انور کے ساتھ اجتماعی تصویر بھی بنوائی۔

کینیڈین پارلیمنٹ ہل میں باجماعت نمازوں کی ادائیگی

بعد ازاں اسی ہال کے ایک حصہ میں نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔

کینیڈین پارلیمنٹ کی تاریخ میں یہ پہلی باجماعت نماز ہے جو پارلیمنٹ میں ادا کی گئی ہے۔ اس سے قبل اس عمارت میں ایسا واقعہ کبھی رونما نہیں ہوا۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز سے فارغ ہوئے تو چند اَور ممبران پارلیمنٹ حضور انور سے ملنے کے لئے آ گئے۔ ان سبھی نے حضور انور سے شرفِ مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان سب سے گفتگو فرمائی۔ بعد ازاں حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائی گئیں اور یہ سلسلہ کچھ دیر تک جاری رہا۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چھٹی منزل پر Spousal Lounge میں تشریف لے آئے۔ یہیں پر دوپہر کے کھانے کا پروگرام تھا۔

پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے پارلیمنٹ سے باہر پارک میں تشریف لے آئے اور چہل قدمی فرمائی۔ بہت سے احمدی احباب اور خواتین جو پارلیمنٹ سے باہر موجود تھے، حضور انور کو دیکھتے ہی پروانوں کی طرح اکٹھے ہو گئے اور ہر قدم پر شرفِ دیدار سے فیضیاب ہوئے۔ نوجوان بچوں اور بچیوں نے اپنے کیمروں سے اپنے پیارے آقا کی تصاویر بنائیں۔ اس سیر کے دوران یہ سبھی لوگ اپنے آقا کے اردگرد موجود رہے اور برکتیں حاصل کرتے رہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس پارلیمنٹ ہل میں تشریف لے آئے۔

پارلیمنٹ کے اجلاس کے دوران وزیٹر گیلری میں حضور انور کی آمد اور سپیکر وممبران کی طرف سے حضور انور کو خوش آمدید

پروگرام کے مطابق دو بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو پارلیمنٹ کے اجلاس کے دوران وزیٹرز گیلری میں لے جایا گیا اور خصوصی جگہ پر بٹھایا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل ممبر پارلیمنٹ Judy Sgro درج ذیل سٹیٹمنٹ پارلیمنٹ کے اجلاس میں پیش کر چکی تھیں۔

’’آج کچھ دیر پہلے جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا مسرور احمد باضابطہ دورے کے لئے آٹوا ہ(Ottawa) تشریف لائے ہیں۔ اس دورے کے دوران آپ کیبنٹ منسٹرز، سینیٹرز، ممبران پارلیمنٹ اور وزیراعظم سے ملیں گے۔ ان ملاقاتوں سے آپ کا مقصد ’’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ کا پیغام پھیلانا ہے۔

خلیفۃ المسیح کی مسلسل یہ کوشش ہے کہ مذہب کا امن پسند اور خوبصورت چہرہ لوگوں کے سامنے پیش کریں اور آپ کا یہ دورہ ایک ایسے وقت میں ہے جبکہ ہم اسلام کا تاریخی مہینہ منا رہے ہیں اور ہم دنیا کی تمام بڑی طاقتوں کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ امن، مذہبی آزادی اور انسانی حقوق کی پاسداری میں کینیڈا کے ساتھ شامل ہو جائیں۔

مَیں خلیفۃ المسیح اور جماعت احمدیہ عالمگیر کو آپ کی انتھک محنت پر مبارکباد پیش کرتی ہوں اور آپ کی طرف مَیں اپنا اور کینیڈا کے لوگوں کا دوستی کا ہاتھ بڑھاتی ہوں۔

شکریہ مسٹر سپیکر‘‘۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پارلیمنٹ کی کارروائی سنی۔ بعد ازاں سپیکر پارلیمنٹ Mr. Geoff Regan نے کھڑے ہو کر یہ اعلان کیا:

’’اب مَیں تمام معزز احباب کی توجہ گیلری کی طرف پھیرنا چاہتا ہوں جہاں آج ہمارے درمیان حضرت مرزا مسرور احمد امام جماعت احمدیہ عالمگیر موجود ہیں۔‘‘

اس پر سب سے پہلے وزیراعظم Justin Trudeau صاحب کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ ہی سارے ایوان نے کھڑے ہو کر تالیاں بجاتے ہوئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔

دنیا کی کسی بھی پارلیمنٹ میں ایسا واقعہ پہلی بار ہوا ہے کہ پارلیمنٹ کے ایوان میں تمام ممبران نے کھڑے ہو کر خلیفۃ المسیح کا اپنے ملک میں استقبال کرتے ہوئے خوش آمدید کہا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا الہام کہ ’’وہ بادشاہ آیا‘‘ آج ایک اور نئی شان کے ساتھ پورا ہوا کہ ایک بڑے ملک کی دنیوی پارلیمنٹ کے ممبران اپنے بادشاہ (وزیراعظم) سمیت ایک ’’روحانی بادشاہ‘‘ کے احترام میں کھڑے تھے۔ اور خلیفۃ المسیح کی طرف نظریں بلند کرتے ہوئے بزبان حال کہہ رہے تھے کہ ’’وہ بادشاہ آیا‘‘۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چھٹی منزل پر Spousal Lounge میں تشریف لے آئے۔

کچھ دیر بعد **Hon. Ralph Goodale منسٹر آف پبلک اینڈ ایمرجنسی Preparedness** نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

موصوف نے عرض کیا کہ مَیں ریجائنا(Regina) کے علاقہ سے ہوں اور مَیں کوشش کروں گا کہ آپ کی مسجد کے افتتاح کے موقع پر شامل ہوں۔

منسٹر نے عرض کیا کہ حضور کافی سفر کرتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ میرا کینیڈا کا پچھلا دورہ 2013ء میں تھا۔ مَیں کینیڈا کے مغربی علاقوں وینکوور اور کیلگری آیا تھا۔ اِس سے پہلے 2012ء میں ٹورانٹو آیا تھا۔ باقی دوسرے ممالک کے بھی دورے کرنے پڑتے ہیں اور کچھ دیگر مصروفیات اور شیڈول طے ہوتے ہیں اس لئے یہاں کافی عرصہ بعد آ رہا ہوں۔

منسٹر نے سوال کیا کہ آپ کی تعداد کیا ہوگی؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جو پکّے اور مخلص احمدی ہیں وہ 16، 17 ملین ہوں گے باقی کئی ملینز ایسے احمدی ہیں جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں لیکن ان کا جماعت سے ابھی پختہ رابطہ اور تعلق نہیں ہے۔ مَیں ان کے بارہ میں بھی کہہ سکتا ہوں کہ یہ کبھی Radicalise نہیں ہو سکتے۔

منسٹر نے سوال کیا کہ آپ اپنی کمیونٹی کی کس طرح تربیت کرتے ہیں کہ وہ Radicalise نہیں ہو سکتے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ ہمارا ٹریننگ کا نظام ایسا ہے کہ ہم بچپن سے ہی تربیت کرتے ہیں۔ بچپن سے ہی اپنے بچوں کو سکھاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنی ہے اور خدا کا حق ادا کرنا ہے۔ اس کے بندوں کا حق ادا کرنا ہے اور لوگوں سے محبت کرنی ہے، اپنے وطن سے محبت کرنی ہے اور ملک کی ترقی کے لئے کام کرنا ہے اور ہمیشہ امن اور صلح سے رہنا ہے۔

ہمارے پروگراموں میں، مساجد میں، اجلاسات میں، ہمارے جامعات میں، تعلیمی اداروں اور مجالس میں ہر جگہ یہی سکھایا جاتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا: بس اللہ کا فضل ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں ڈنمارک میں ایک نوجوان سے ملا تھا۔ وہ اسلام سے دُور چلا گیا تھا اور انتہا پسندوں کے ساتھ مل گیا تھا۔ جب اس نے دیکھا کہ اس کے دو دوست ہیں اُن میں سے ایک داعش کے ساتھ مل گیا اور دوسرا شراب میں ملوّث ہو گیا ہے۔ جب اس نے اُن کی یہ حالت دیکھی تو اسے پتہ چلا کہ احمدیت ہی اصل اور حقیقی اسلام ہے۔ چنانچہ واپس آیا اور پھر مجھے ملا۔

حضور انور نے فرمایا کہ سات سال کی عمر سے ہمارے بچے بچیاں اپنی تنظیم میں شامل ہو جاتے ہیں۔ بچوں اور بچیوں کی علیحدہ علیحدہ تنظیم ہے۔ جہاں ان کو دینی علم سکھایا جاتا ہے۔ آداب سکھائے جاتے ہیں۔ اخلاقی تعلیمات دی جاتی ہیں۔ پھر ان کے مقابلے ہوتے ہیں، کھیلوں کے بھی مقابلے ہوتے ہیں۔ ہم احمدی اپنے بچوں اور نوجوان نسل کی تعلیم کی طرف خاص توجہ دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ احمدی تعلیم میں آگے نکل رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ماں باپ کا بھی ایک کردار ہے۔ انہیں اپنے بچوں کو دیکھنا چاہئے۔ بچوں کا خیال رکھنا چاہئے جس حد تک بھی رکھ سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ دنیا میں جہاں بھی جائیں گے احمدیوں کا کیریکٹر دوسروں سے مختلف دیکھیں گے۔ نائیجیریا میں ''بوکوحرام'' ملک میں تباہی پھیلا رہی ہے اور ایک ملین احمدی ملک کی خدمت کر رہا ہے اور اس کی وجہ یہی ہے کہ ہم بچپن سے ہی اپنے بچوں کو اچھے اخلاق سکھاتے ہیں اور ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام کرتے ہیں۔

اس پر منسٹر نے عرض کیا کہ آپ بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ مَیں آپ سے ملا ہوں۔ مَیں ایک بار پھر آپ کو کینیڈا آنے پر خوش آمدید کہتا ہوں۔

منسٹر کے ساتھ یہ ملاقات تین بج کر پچاس منٹ تک جاری رہی۔

بعد ازاں ممبر پارلیمنٹ Judy Sgro نے حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ کی کمیونٹی کے بہت لوگ پارلیمنٹ سے باہر آئے ہوئے ہیں۔ خلیفۃ المسیح کا یہاں پارلیمنٹ میں آنا ہمارے لئے بہت بڑا اعزاز ہے۔

موصوفہ نے آخر پر حضور انور کے لئے نیک تمنّاؤں اور خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے حضور انور کی خدمت میں اپنے لئے خاص دعا کی درخواست کی۔

کینیڈا کے وزیراعظم کی حضور انور سے ملاقات

اس کے بعد پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے وزیراعظم کینیڈا Justin Trudeau کی ملاقات تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پارلیمنٹ کی تیسری منزل Cabinet Room میں تشریف لے گئے جہاں پرائم منسٹر حضور انور کی آمد کے منتظر تھے۔

وزیراعظم نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور کہا کہ میرے لئے بہت بڑا اعزاز ہے کہ مَیں آج خلیفۃ المسیح کو اپنے ملک میں Welcome کر رہا ہوں۔ مجھے اس بات کا علم ہے کہ آپ کی کمیونٹی 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' کا پیغام ساری دنیا میں پھیلا رہی ہے۔ مجھے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ آپ کا کینیڈا کا یہ سب سے لمبا دورہ ہے اور ٹورانٹو کے بعد سیسکاٹون (Sascatoon) اور کیلگری (Calgary) بھی جا رہے ہیں۔

ہمیں آپ کی کمیونٹی پر فخر ہے کہ آپ لوگ کینیڈا کی ترقی میں حصہ لے رہے ہیں۔ حضور انور کی لیڈرشپ پر خوش ہیں اور بہت احترام کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ اس طرح کھلے دل کے ساتھ آپ نے Welcome کیا ہے۔ آپ کے پرائم منسٹر منتخب ہونے پر مجھے موقعہ نہیں ملا کہ آپ کو براہ راست ذاتی طور پر مبارکباد دوں۔ اب مَیں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اب مجھے موقعہ مل رہا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ مَیں نے خط کے ذریعہ مبارکباد بھجوائی تھی۔

اس پر پرائم منسٹر نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں نے پارلیمنٹ کا سیشن دیکھا ہے۔ بہت اچھا تھا۔ مَیں محظوظ ہوا ہوں۔ مَیں نے یہ بھی دیکھا کہ آپ بڑے پُرسکون تھے۔

اس پر پرائم منسٹر نے کہا کہ شروع شروع میں مجھے کچھ سوالوں کا جواب دینا پڑتا تھا۔ اب کوشش یہی ہوتی ہے کہ Calm رہوں اور دوسروں کا احترام کروں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ نے پارلیمنٹ میں ایسی باتوں پر اور مسائل پر بحث کی ہے جو آجکل ہر جگہ ایشو بنے ہوئے ہیں۔ انتہا پسندی اور دہشتگردی کے حوالہ سے بات کی ہے۔

پرائم منسٹر نے کہا کہ احمدیہ کمیونٹی کینیڈا میں اعلیٰ اقدار کے قیام کے لئے بہت اچھا کام کر رہی ہے جس پر ہمیں فخر ہوتا ہے۔ جماعت نے یہاں سیرین ریفیوجیز کو بھی سنبھالا ہے۔ ریفیوجیز کے معاملہ میں بھی آپ کا بڑا مثبت کردار ہے۔

وزیراعظم نے کہا کہ ایک اور مثال یہ ہے کہ آپ ہر قسم کی شدّت پسندی کی مذمّت کرتے ہیں۔ آپ ملک کے وفادار لوگ ہیں۔

وزیراعظم نے کہا کہ گزشتہ حکومت میں ریلیجئس فریڈم کا ایک دفتر تھا۔ ہم نے اب اس ادارے کو تبدیل کیا ہے کیونکہ سابقہ دفتر کے کچھ سیاسی مقاصد تھے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس دفتر کے قیام کا مقصد صرف انسانیت ہونا چاہئے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ اس کی دنیا میں بہت زیادہ ضرورت ہے۔ ہر جگہ انصاف کی کمی ہے۔ حضور انور نے دعا کی کہ خدا تعالیٰ ہر اچھے کام میں آپ کی مدد کرے جو آپ کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ آپ ایسے قدم اٹھائیں جو دنیا کو امن کے قریب لے آئیں۔

اس پر وزیراعظم نے کہا کہ ہماری بھی یہی خواہش ہے۔

وزیراعظم کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ One to One ملاقات قریباً پندرہ منٹ تک جاری رہی۔

وزیراعظم اور دیگر چھ وزراء کی حضور انور سے ملاقات

حضور انور Juston Trudeau بعد ازاں وزیراعظم ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ساتھ والے کمرے میں لے آئے جہاں پر درج ذیل چھ منسٹرز موجود تھے:

1. Hon. Navdeep Bains (Ministers of Innovation, Science, Economic Development).
2. Hon. Kirsty Duncan (Minister of Science)
3. Hon. Harjit Sajjan (Minister of Defence)
4. Hon. Melanie Joly (Minister of Heritage)
5. Hon. John Mccallum (Minister of Immigration, Citizenship and Refugees).
6. Hon. Carla Qualtrough (Minister of Sports and Persons with Disabilities).

ان کے علاوہ ممبر پارلیمنٹ Hon. Judy Sgro بھی موجود تھیں۔

اس کمرہ میں وزیراعظم اور دیگر چھ منسٹرز کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات قریباً نصف گھنٹہ جاری رہی۔

وزیراعظم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دوبارہ Welcome کہا اور جماعت کی خدمات کا ذکر کیا اور بتایا کہ احمدیہ جماعت وہ کمیونٹی ہے جو دنیا میں امن کے قیام کے لئے کوشاں ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کا بھی شکریہ۔ مَیں خاص طور پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ نے احمدی ریفیوجیز کو قبول کیا ہے۔ سیریا سے آنے والی فیملیز اور لاہور کے شہداء کی فیملیز کو قبول کیا ہے۔

حضور انور نے وزیراعظم سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ جب مَیں 2012ء میں پہلی دفعہ آپ سے ملا تھا اُس وقت مَیں نے آپ کے لئے دعا کی تھی اور کہا تھا کہ آپ ایک دن وزیراعظم بنیں گے۔ پتہ نہیں آپ کو یاد ہے یا نہیں۔

اس پر وزیراعظم نے کہا کہ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مجھے اُس وقت یہ بھی پتہ تھا کہ آپ ان لوگوں میں شامل ہیں جو انسانی حقوق کی قدر کرتے ہیں۔ اس پر وزیراعظم نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ مَیں کہہ سکتا ہوں کہ ہر پارٹی احمدیہ جماعت کو سپورٹ کرتی ہے۔ احمدیوں کے اصول اور اقدار کی ہم تعریف کرتے ہیں۔

دوسرے تمام منسٹرز نے باری باری اپنا تعارف کروایا۔

حضور انور کے ساتھ منسٹر آف Heritage آنریبل Melanie Joly بیٹھی ہوئی تھیں۔ موصوفہ نے کہا کہ اگلے سال کینیڈا کی 150ویں Aneversary ہے۔ اس کو ہم منا رہے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ احمدیہ کمیونٹی اس میں بھرپور حصہ لے گی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جماعت کینیڈا ابھی اپنے پچاس سال منا رہی ہے اور اُن کی تقریبات منعقد ہو رہی ہیں۔ امسال ان کا چالیسواں جلسہ سالانہ تھا۔ یوکے میں ہمارا امسال پچاسواں جلسہ سالانہ تھا جس میں 38 ہزار سے زائد لوگ شامل ہوئے تھے اور کینیڈا کے جلسہ میں حاضری 25 ہزار کے قریب تھی۔

پرائم منسٹر نے سوال کیا کہ احمدیہ کمیونٹی کا جو یوکے اور کینیڈا میں ہے، کیا اس میں کوئی فرق ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ دونوں ملکوں میں حکومتی سطح پر اچھے تعلقات ہیں۔ یوکے میں سب سے پہلے احمدیہ پارلیمانی گروپ بنا تھا۔ اب کینیڈا میں بھی بن چکا ہے۔ کینیڈا میں احمدی یوکے سے کم ہوں گے لیکن یہاں حکومت کے ساتھ جو تعلقات ہیں اور حکومت کا جو رسپانس ہے وہ یوکے سے زیادہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یوکے میں کچھ مسلمان تنظیمیں ہیں جو اِس بات پر راضی نہیں کہ ہمارے اُن کے ساتھ قریبی تعلقات ہوں جبکہ ہم چاہتے ہیں کہ انسانیت کی اقدار کے قیام کے لئے سب مل کر کام کریں۔ آپس میں اتحاد ہو تو اس میں بہتری ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ باقی جو دوسرے مذاہب ہیں اُن سے یہاں بھی اور یوکے میں بھی اچھے تعلقات ہیں۔

وزیراعظم نے حضور انور سے سوال کیا کہ آپ ایک ایسی تنظیم ہیں جس کی مخالفت ہوتی ہے تو مَیں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ دوسرے Minority Issues کو کس طرح دیکھتے ہیں۔ مثلاً Gender Issues، اکنامک ایشوز ہے، اسی طرح ریلیجئس فریڈم ہے۔ اس بارہ میں ہماری رہنمائی فرمائیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ نے ایک سوال میں بہت سے Issues شامل کئے ہیں۔ ہمیں ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ دیکھنا ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں ایک مذہبی آدمی کی حیثیت سے اور مسلمان کی حیثیت سے، اسلامی تعلیم کے مطابق یہی کہوں گا کہ ہر شخص کو مذہبی آزادی ملنی چاہئے۔ مثلاً ہر عورت کو یہ حق ہے کہ پوری طرح تعلیم حاصل کرے۔ لیکن کچھ مذہبی معاملات ایسے ہیں جس پر حکومت کو دخل اندازی نہیں کرنی چاہئے۔ مثلاً حجاب ہے، Segregation ہے، مرد اور عورت اپنے مختلف پروگراموں میں علیحدہ علیحدہ ہالوں میں بیٹھتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ Segregation کا Issues ہے۔ آپ کو یہ دیکھنا چاہئے کہ عورت کیا چاہتی ہے۔ اگر وہ علیحدہ بیٹھنا چاہتی ہے اور علیحدہ بیٹھنے میں زیادہ آرام اور سہولت محسوس کرتی ہے اور آزادی محسوس کرتی ہے تو پھر حکومت کو اس میں روک نہیں ڈالنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ نے اکنامک Issues کی بات کی ہے۔ یہ میرے نزدیک ایک بڑا ایشو ہے۔ مالی مشکلات کی وجہ سے کچھ ایسے نوجوان ہیں جو مایوسی کا شکار ہو کر شدّت پسند گروہوں کی طرف مائل ہوئے ہیں۔ کچھ حد تک عراق کی جنگ کے بعد بھی یہ ایشو بڑھا ہے اور پھر 9/11 کے بعد مزید بڑھا ہے اور کچھ نئی تنظیمیں اور گروپس بنے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں سمجھتا ہوں کہ 2008ء کے اکنامک کرائسز کے بعد دہشت گردی زیادہ بڑھی ہے اور داعش کا قیام ہوا ہے اور پھر اس کے بعد عرب اسپرنگ بھی ہوا ہے۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ دہشت گرد تنظیموں نے نوجوانوں کی بے چینی اور مایوسی سے فائدہ اٹھایا ہے۔ نوجوانوں کے پاس ملازمتیں نہیں تھیں۔ اکنامک کرائسز کی وجہ سے بہت سے لوگ اپنی ملازمتوں سے محروم ہوئے۔ اس بات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انتہاپسند، دہشت گرد تنظیموں نے ان نوجوانوں کو پیسے کا لالچ دیا۔ چنانچہ بہت سے لوگ جا کر دہشت گرد تنظیموں میں شامل ہوئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں نے کینیڈا کے حوالہ سے پڑھا ہے کہ یہاں سے جو لوگ عراق، سیریا دہشت گردی کے لئے گئے ہیں ان میں سے بیس فیصد عورتیں ہیں اور یہ بڑی خطرناک بات ہے۔ اگر عورتیں Radicalise ہوتی ہیں تو پھر انہوں نے اپنے بچوں کو بھی یہی ٹریننگ دینی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یورپ کے ممالک تو مسلمان دنیا کے قریب ہیں اس لئے یورپ میں دہشت گردی کے آنے کا ایک بڑا خطرہ ہے بلکہ بعض واقعات ہو بھی گئے ہیں۔

یورپ کی نسبت آپ لوگ کینیڈا میں مسلمان ممالک سے دُور تو

ہیں لیکن آپ کو یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ ہم محفوظ ہیں۔ یہاں بھی یہ دہشت گرد گروپ خطرہ بن سکتے ہیں۔

اس پر وزیراعظم نے کہا کہ حضور بالکل صحیح کہہ رہے ہیں۔ Radicalisation اور شدّت پسندی کو ختم کرنے کے لئے ہم سب کو مل کر اکٹھا کام کرنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر مسلمان اپنی حقیقی تعلیم پر عمل کریں تو وہ کبھی بھی دہشت گرد نہیں بن سکتے۔ کیونکہ اسلام کے بانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حُبُّ الْوَطَن مِنَ الْاِیْمَان کہ وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔ اگر اپنے ملک سے محبت ہو تو پھر آپ کی ہر کوشش ملک کی ترقی کے لئے ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اسی وجہ سے ہم احمدی لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمارے لوگ Radicalise نہیں ہوتے کیونکہ ہم اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل پیرا ہیں۔

وزیراعظم نے آخر پر ایک دفعہ دوبارہ حضور انور کا شکریہ ادا کیا۔

وزیراعظم کینیڈا اور اُن کی کابینہ کے چھ منسٹرز کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات چار بج کر 35 منٹ تک جاری رہی۔

پارلیمنٹ ہل میں حضور انور کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب کا انعقاد

بعد ازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پارلیمنٹ ہل سے ہوٹل Fairmont Chatfau Laurier تشریف لے آئے۔ یہ ہوٹل پارلیمنٹ سے پانچ منٹ کی مسافت پر ہے۔ پروگرام کے مطابق یہاں کچھ وقت کے لئے عارضی قیام تھا۔ اس کے بعد دوبارہ پارلیمنٹ ہل کے لئے روانگی تھی۔ جہاں "Sir John A MacDonald Hall" میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں ایک تقریب (Reception) کا اہتمام کیا گیا تھا۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پارلیمنٹ ہل کے لئے روانہ ہوئے اور چھ بج کر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی "Sir John A MacDonald Hall" میں تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور کی آمد سے قبل آج کی اس اہم تقریب میں شامل ہونے والے تمام مہمان اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔

آج کی اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں میں حکومت کینیڈا کے چھ منسٹرز، 57 نیشنل ممبران پارلیمنٹ، درج ذیل 11 ممالک کے ایمبیسڈرز:

جرمنی، جمیکا، انڈیا، پیرو، سری لنکا، اسرائیل، ہالینڈ، قزاخستان، انگولا، کروشیا اور وینزویلا۔

اس کے علاوہ USA ایمبیسی کے فرسٹ سیکرٹری اور لیبیا ایمبیسی کے نمائندہ شامل ہوئے۔

صوبہ Ontario کے ایک منسٹر بھی شامل ہوئے۔

اس کے علاوہ 30 سے زائد بعض اہم شخصیات شامل ہوئیں جن میں:

Chief of Staffs for Ministers.
Director Evangelical Fellowship.
Chief Communication Officer of Canadian Red Cross.
Assistant Commissionar RCMP.
Professors and Deans and Vice President of University of Ottawa and Carlton University.
Director National Canadian Council for Muslims.
President of Progressive Muslims Canada.

ہیومن رائٹس آفس کینیڈا کے نمائندہ۔
Religious Freedoms and Inclusion.
Indo-Canadian Business Chamber.
US گورنمنٹ USCIRF آفس کے نمائندے۔ Think Tank Members. یہ سبھی لوگ اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز "John Macdonald Hall" میں تشریف آوری کے بعد سٹیج پر تشریف لے آئے۔

استقبالیہ تقریب کا باقاعدہ آغاز

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم شیخ عبد الہادی صاحب نے کی اور بعد ازاں اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد آصف خان صاحب (سیکرٹری امورِ خارجیہ) نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا آج ہم یہاں John McDonald عمارت میں موجود ہیں، جماعت احمدیہ کی طرف سے ہم کینیڈا کی حکومت کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور ساتھ ہی پارلیمنٹ کی فرینڈ شپ ایسوسی ایشن کی صدر جوڈی سگرو کا بھی جنہوں نے آج کے پروگرام کو تشکیل دیا۔ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے تمام معزز مہمانان کرام کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جن میں منسٹرز، ممبران پارلیمنٹ، سینیٹرز، مختلف ممالک کے سفراء، مذہبی راہنما اور دیگر شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل ہیں۔

سر محمد ظفر اللہ خان ایوارڈ کی تقسیم

پروگرام کے آغاز میں سر محمد ظفر اللہ خان ایوارڈ جو کہ عوام کی خدمت کرنے پر دیا جاتا ہے کی تقریب ہوگی۔ اس ایوارڈ کا اعلان گزشتہ ہفتہ جلسہ سالانہ کینیڈا کے موقع پر بھی ہوا تھا جہاں 26,000 لوگ موجود تھے۔

سر ظفر اللہ خان ایوارڈ ان شخصیات کو دیا جاتا ہے جنہوں نے عوامی شعبہ جات میں اور انسانیت کے لئے غیر معمولی خدمات سر انجام دی ہوں۔ سر ظفر اللہ خان پاکستان کے بانیوں میں سے ایک تھے اور قرارداد پاکستان آپ نے قلم بند کی تھی۔ آپ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ تھے اور اقوام متحدہ میں پاکستان کی نمائندگی کا اعزاز بھی پایا۔ آپ کو 1962ء میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا صدر منتخب کیا گیا۔ 1973-1970ء میں آپ بین الاقوامی کورٹ آف جسٹس عالمی عدالت ہیگ کے چیف جج کے طور پر خدمات ادا کرتے رہے۔ آپ نہ صرف دنیاوی طور پر کامیاب تھے بلکہ آپ کو مذہبی علوم میں بھی دسترس حاصل تھی۔ آپ ایک مخلص احمدی تھے اور آپ کو اس بات پر فخر تھا کہ آپ چھوٹی عمر سے ہی جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے اور بانی جماعت احمدیہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اپنی زندگی میں بے شمار کامیابیوں کے باوجود آپ نے سادگی اور عاجزی کی زندگی گزاری۔ احمدیت کی ایک اور مایہ ناز شخصیت ڈاکٹر عبدالسلام نوبیل بھی تھی۔ پھر سر ظفر اللہ خان کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ریٹائرمنٹ کے بعد سر ظفر اللہ خان نے اپنی تمام جمع پونجی خیراتی کاموں کے لئے وقف کر دی۔

سر محمد ظفر اللہ خان کا ایوارڈ اس لئے ایسی شخصیت کو دیا جاتا ہے جن میں اخلاص کے ساتھ معاشرے اور خدمت انسانیت کا جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہو۔

امسال جس شخصیت کو یہ ایوارڈ دیا جا رہا ہے اس شخصیت کی تعلیمی اور انسانی حقوق کے حوالہ سے لمبی دیرینہ خدمات ہیں۔ 70 اور 80 کی دہائیوں میں ان کی سپریم کورٹ آف اونٹاریو میں تقرری ہوئی، 1987ء میں ہائی کورٹ آف جسٹس اور 1990ء

میں کورٹ آف اپیل میں تقرری ہوئی۔1999ء میں ان کی تقرری سپریم کورٹ آف کینیڈا میں کردی گئی۔اس سال کی انعام یافتہ یہ شخصیت 27 یونیورسٹیوں سے انعامات حاصل کرچکی ہے اور ان کی انسانی حقوق کے حصول کی سرگرمیوں میں انتھک محنت جاری ہے۔ 2004ء میں ریٹائرمنٹ کے بعد آپ کی تقرری اقوام متحدہ میں انسانی حقوق کے ہائی کمشنر کے طور پر ہوئی۔ایک نڈر اور بہادر لیڈر کے طور پر آپ 2007ء سے companion of the order of Canada رہیں۔نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ سال 2016ء کا سر ظفر اللہ خان ایوارڈ آنریبل لوئس آربر (Hon. Louis Arbour) کو پیش کیا جاتا ہے۔

بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترمہ لوئی آربر صاحبہ کو یہ ایوارڈ عطا فرمایا۔

آنریبل لوئس آربر کا ایڈریس

اس کے بعد آنریبل لوئس آربر نے اپنے ایڈریس میں کہا:

عزّت مآب خلیفۃ المسیح! مہمانانِ کرام، معزز خواتین وحضرات! مَیں چند الفاظ میں اس بات کا اظہار کرنا چاہتی ہوں کہ یہ ایوارڈ میرے لئے باعث عزت ہے۔ یہ ایوارڈ اس شخصیت کے نام پر ہے جو ایک عظیم فقیہہ، وکیل، جج اور عظیم سفارتکار تھے۔ یہ بات میرے لئے اور بھی باعث اعزاز ہے کہ میں اس نام سے تعلق جوڑ سکوں کیونکہ سر ظفر اللہ خان انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس میں چیف جج تھے اور میں اس عدالت کی ایک رکن ہوں۔ میں اس طرف بھی آپ کو توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ میرا تعارف پہلی بار جماعت احمدیہ سے اس وقت ہوا جب میں اقوام متحدہ میں انسانی حقوق کی ہائی کمشنر تھی۔ میری ملاقات جنیوا (Geneva) میں احمدیہ جماعت کے ایک وفد سے ہوئی اور اس وقت سے جماعت احمدیہ کی امن کے فروغ کے لئے ان مشکل حالات میں کوششوں سے متاثر ہوں۔ آپ کو آج کی بہت خوبصورت شام مبارک ہو۔

مختلف معزز مہمانوں کے استقبالیہ ایڈریسز

☆ اس کے بعد منسٹر آف سائنس کرسٹی ڈنکن نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا عزّت مآب خلیفۃ المسیح، ممبرز آف پارلیمنٹ، سینیٹرز، معززین، مہمانانِ کرام اور دوستو، میں آپ سب کو سلام اور خوش آمدید کہتی ہوں۔ السلام علیکم۔ میرا نام کرسٹی ڈنکن ہے۔ آج میں آپ سے مل کر بہت خوش ہوئی ہوں۔

آج یہاں خلیفۃ المسیح کے ہمراہ ہونا نہایت خوش قسمتی ہے کہ جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ اور سربراہ پارلیمنٹ آئے ہیں۔ پارلیمنٹ ہل کے تمام ممبر آج خلیفۃ المسیح کے ساتھ ان کی جماعت کی خوشی منانے اور اپنی سپورٹ دکھانے آئے ہیں۔کینیڈا کی پہچان ملٹی کلچرلزم ہے۔ ہمارا ملک مختلف رنگوں اور نسلوں کے لوگوں کے سبب قائم ہے۔ میں چاہوں گی کہ آپ مجھے اپنے ذاتی خیالات کا اظہار کرنے کا موقعہ دیں۔پچھلی مرتبہ میں جماعت احمدیہ کے ساتھ Thanksgiving کے موقعہ پر تھی۔ جو ایک ایسا وقت تھا جس میں رشتہ داروں اور عزیزوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ یہاں کی احمدیہ مسلم جماعت کا پیغام ہے کہ وہ خلیفۃ المسیح کے دورہ پر نہایت شکر گزار ہیں۔ اور یہ کہ وہ خلیفۃ المسیح کے کینیڈا کے دورہ کا بڑی شدت سے انتظار کر رہے تھے۔ احمدیہ مسلم جماعت کینیڈا میں مختلف طریقوں سے انسانیت کی خدمت ادا کر رہی ہے۔ چاہے وہ محترم لال خاں ملک صاحب کے ساتھ مختلف منصوبے تیار کرنا ہو یا ہسپتالوں کے لئے پیسے جمع کرنا ہو یا پاکستان میں سیلاب زدگان کے لئے عطیہ اکٹھا کرنا ہو۔ ہر موقع پر احمدیہ جماعت اپنا نعرہ 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' کو بلند کرتی ہے۔ Fort McMurray کے حادثہ پر آپ نے ہزاروں ڈالر ان خاندانوں کو دیئے جو اس مشکل صورت حال سے متاثر ہوئے تھے۔ اسی طرح آپ ہمیشہ انسانیت کی خدمت کرتے رہتے ہیں۔ کبھی ملین پاؤنڈ کھانا جمع کرکے یا کبھی مختلف خاندانوں اور پناہ گزین کی رہائش کا انتظام کرکے۔ ہم آپ کی کوششوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ مجھے یہ خوش نصیبی حاصل ہے کہ میں آپ کی محبت مہمان نوازی اور خدمتِ انسانی روزانہ اپنے دفتر سے دیکھتی ہوں۔ ایک نوجوان لڑکی جس کا نام طاہرہ شفقت ہے اور جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتی ہے، میرے دفتر میں خوب کام کرتی ہے۔ وہ لوگوں کی خدمت کے لئے اَنتھک زور لگاتی ہے۔ میں امید کرتی ہوں کہ بہت سے لوگ آپ کے ان نمونوں سے متاثر ہو کر ایسی ہی خدمت بجالائیں گے۔ ہم سب آج یہاں اکٹھے ہوئے ہیں، اور خلیفۃ المسیح کی خیریت سے واپسی کے لئے دعا گو ہیں۔ شکریہ۔

☆ بعد ازاں کمشنر ڈاکٹر جیمس زوگبی (ان کا تعلق امریکا کے ادارہ انٹرنیشنل ریلجس فریڈم سے ہے) نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: عزّت مآب خلیفۃ المسیح، ممبرز آف پارلیمنٹ اور معزز مہمانانِ کرام۔ خاکسار کو آج یہاں آپ سب کے ساتھ موجود ہونے کی نہایت خوشی ہے۔ میں یو۔ایس کمیشن انٹرنیشنل ریلیجس فریڈم کی طرف سے آپ کو سلامتی کا پیغام دیتا ہوں۔

میرے کینیڈین دوستو! خاکسار آپ کو تہہ دل سے بتانا چاہتا ہے کہ مجھے نہایت خوشی اس بات کی ہوئی جب آپ کے وزیر اعظم نے شامی پناہ گزین کو سادہ لیکن زوردار الفاظ میں خوش آمدید کہا۔ آپ کو نئے گھر میں خوش آمدید۔اس فقرہ سے کینیڈا کی قدروں اور حکومت کی حکمتِ عملی کا خوب پتہ چلتا ہے۔ ان کے الفاظ میرے لئے ذاتی طور پر خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ کیونکہ میرے والد ایک سو سال قبل پناہ گزین بن کر ماؤنٹ لبنان سے سفر کرتے ہوئے شامی پاسپورٹ کے ساتھ کینیڈا میں داخل ہوئے۔ انہوں نے کوشش کی کہ وہ نیویارک امریکا میں اپنی فیملی سے آملیں۔ کیونکہ شامیوں کے لئے امریکن ویزا کی کچھ روکیں تھیں۔ میرے والد کو غیر قانونی طور پر امریکا میں کسی کاغذ کے بغیر داخل ہونا پڑا۔ دس سال بعد ان کو سہولت دی گئی۔انہوں نے 1942ء میں امریکی شہریت حاصل کرلی۔ میں نے ان کا شہری بننے کا سرٹیفکیٹ دفتر میں لگایا ہوا ہے۔اس کے ساتھ میری امریکن صدارتی appointment کا خط فریم میں لگا ہوا ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ میں امریکن کمیشن کا ممبر ہوں۔ یہ میری ذاتی کہانی ہے۔اس لحاظ سے کینیڈا بھی میرا ملک ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہم ہمیشہ ترقی پر ہیں۔اس سے کینیڈا کی صلح پسندی اور لوگوں کو ہر لحاظ سے موقع اور آزادی دینے کی اقدار ثابت ہوتی ہیں۔ یہ ایسی قدریں ہیں جن کے ہم سب خواہاں ہیں۔ ہم آپ سب کے ساتھ جو کینیڈا میں رہتے ہیں ان تمام قدروں کو پسند کرتے ہیں۔

خلیفۃ المسیح! یو۔ایس کمیشن انٹرنیشنل ریلیجس فریڈم کی طرف سے یہ میرے لئے نہایت اعزاز ہے کہ میں آج آپ کے ساتھ ہوں۔ کمیشن کی لمبی تاریخ جماعت کے ساتھ مل کر خدمت کرنے کی ہے۔ ہمیشہ سے احمدیہ جماعت کی یہ بات بہت متاثر کن ہے کہ اس بات کے باوجود کہ آپ پر بہت سے مظالم کئے جاتے ہیں، آپ پھر بھی دوسرے مظلوم لوگوں کے ساتھ بہت اچھے سلوک سے پیش آتے ہیں۔ دنیا میں برداشت کی قوت کم ہو رہی ہے۔ لیکن احمدیہ جماعت پھر بھی رواداری اور انسانی قدروں پر زور دیتی چلی جارہی ہے۔

آپ کی طرح ہم یہ مانتے ہیں کہ اپنے مذہب پر امن اور آزادی کے ساتھ عمل کرنا ہر انسان کا ایک بنیادی حق ہے جس کی قدر کرنی چاہئے۔ حکومت یا حکومت کے کسی بھی فرد کو ان کی خلاف ورزی نہیں کرنی چاہئے۔ افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ اس واضح سچائی پر عمل نہیں کیا جاتا۔ اسی طرح افسوس کی بات ہے کہ ایک طرف تو ہم سب مانتے ہیں کہ مذہب کی آزادی ایک بنیادی حق

ہے لیکن اس بنیادی حق کو بار بار غصب کیا جاتا ہے جس میں ہم سب کا قصور ہے۔ اس لئے ہمیں عاجزی کے ساتھ لیکن مستعد اور پُرعزم ہو کر اس آزادی کے لئے لڑنا ہوگا۔ ہم میں سے بعض لوگوں کے حقوق غصب کئے جاتے ہیں۔ یہ ایک ثابت شدہ امر ہے کہ بہت سارے لوگوں کو دنیا میں دھمکی دی جاتی ہے اور ہولناک اذیتیں صرف اس لئے دی جاتی ہیں کہ وہ اپنے مذہب پر عمل کر رہے ہیں۔ یہ بات واضح ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت کو بھی مختلف ممالک میں مظالم کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ پاکستان میں احمدیوں نے ملک کی آزادی اور ترقی کے لئے قیادت کے رنگ میں خوب کردار ادا کیا۔ اس کے باوجود اس ملک کا کانسٹی ٹیوشن اور قانون ان بنیادی باتوں سے روکتا ہے جیسا کہ وہ اپنی عبادتگاہوں کو مسجد کہیں یا نمازیوں کی طرح نماز ادا کریں یا قرآن کریم کا کوئی حصہ دوسروں کو سنائیں یا اپنے کسی بھی عقیدہ کی اشاعت کریں۔ احمدیوں کو اس بات سے بھی روکا جاتا ہے کہ وہ مساجد تعمیر کریں۔ جلسہ کریں۔ اس بات سے بھی کہ وہ اپنا ووٹ ڈالیں۔ سب سے بڑھ کر پاکستان اس بات میں بری طرح ناکام ہے کہ وہ احمدیوں اور دوسری اقلیتوں یعنی عیسائیوں، ہندوؤں اور شیعہ کے ساتھ نہایت ظالمانہ سلوک ختم کر سکے۔ لیکن احمدیوں کی مخالفت پاکستان تک ہی محدود نہیں۔ اس جماعت کو انڈونیشیا، سعودی عرب، مصر اور دنیا کے مختلف ممالک میں نہایت مشکلات کا سامنا ہے۔ اس تمام مخالفت کے باوجود جماعت احمدیہ اپنے اصولوں پر مضبوطی سے قائم ہے۔ نہ صرف یہ کہ وہ اپنے پر ہونے والے مظالم کو برداشت کرتی ہے بلکہ وہ ایسی جماعت ہے کہ دوسری اقلیتیں جو ظلم کا شکار ہیں، ان کے حقوق کے لئے بھی لڑتی ہے۔

عزت مآب خلیفۃ المسیح! میں آپ سب کو آپ کی انسانیت کی خدمت پر مبارک دیتا ہوں۔ اس بات پر بھی آپ کو مبارک ہو کہ آپ ایسی قدروں کے لئے کھڑے ہوتے ہیں جن کو اہم سمجھتے ہیں۔ ایسی قدریں کہ مرد و زن کو آزادی حاصل ہو اور وہ ایک دوسرے کی قدر اور عزت کرنے والے ہوں۔ ان لوگوں کے حقوق کی طرف متوجہ ہوں جو مظالم کا شکار ہیں۔ ان کے حقوق کی ہم حفاظت کریں کہ وہ اپنے مذہب پر جس طرح بھی چاہیں عمل کریں۔

☆ بعد ازاں احمدیہ فرینڈ شپ ایسوسی ایشن کی سربراہ آنریبل جوڈی سگرو نے ایک پریزنٹیشن دی۔

عزت مآب خلیفۃ المسیح! السلام علیکم۔

امیر صاحب، ممبرز آف پارلیمنٹ اور احمدیہ مسلم جماعت کے عزیز دوستو! جو ہماری فرینڈ شپ ایسوسی ایشن کے عزیز ہیں، ان تمام کو السلام علیکم۔ خلیفۃ المسیح کا یہاں ہونا ہمارے لئے نہایت عزت کا موجب ہے۔ میں یہاں آ کر بے حد خوش ہوں اور یہاں پر آ کر بہت اچھا لگا۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کینیڈا کی ایک لمبی تاریخ ہے جو کہ آزادی اور جمہوریت کو دوسرے ممالک تک پہنچانے پر مبنی ہے۔ یہ وہی بات ہے جیسا کہ آپ کی کمیونٹی اس اصول پر گامزن ہے۔ 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'۔ ان باتوں کو ذہن میں رکھ کر میں خلیفۃ المسیح کے لئے ایک چھوٹا سا تحفہ لائی ہوں کہ آپ ہمارے پاس یہاں تشریف لائے۔ آپ کے اہم پیغام کا بہت شکریہ۔ آپ نے پارلیمنٹ کے افراد کی راہنمائی کی۔ مجھے نہایت خوشی ہے کہ میں آپ کو کینیڈین چارٹر فار رائٹس اینڈ فریڈم (Canadian Charter for Rights and Freedom) کا ایک فریم پیش کرنا چاہتی ہوں جس پر وزیر اعظم صاحب نے دستخط کئے ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ اسے بہت پسند کریں گے۔ پارلیمینٹیرین فرینڈ شپ گروپ کی طرف سے میں آپ کو یہ پیش کرنا چاہتی ہوں۔

اس کے بعد سات بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی زبان میں اپنا خطاب فرمایا۔ جس کا ترجمہ دیا جا رہا ہے۔

پارلیمنٹ ہل میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

تمام معزز مہمانان! السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ سب پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلامتی نازل ہو۔ سب سے پہلے تو مَیں آپ سب کا اور خاص طور پر Judy Segro صاحبہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے یہاں آنے کی دعوت دی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مَیں نہ کوئی سیاسی شخصیّت ہوں اور نہ ہی کسی سیاسی تنظیم کا لیڈر ہوں بلکہ جماعت احمدیہ مسلمہ عالمگیر کا سربراہ ہوں جو کہ خالصۃً مذہبی اور روحانی جماعت ہے۔ قطع نظر اس کے کہ کس کا کیا بیک گراؤنڈ ہے ہم سب انسانیت کے ناتے متحد ہیں۔ تمام قوموں اور تنظیموں کو انسانی اَقدار کے قیام اور دُنیا کو ان کا گہوارہ بنانے کے لئے مشترکہ کوششیں کرنی چاہئیں۔ اگر انسانی اَقدار اور انسانی حقوق کی کسی ایک ملک یا علاقہ میں پامالی ہو تو اس سے دُنیا کے دیگر حصے بھی متاثر ہوتے ہیں اور یہ مظالم پھر مزید بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اسی طرح اگر دنیا کے کسی ایک ملک یا ایک علاقہ میں انسانی اقدار قائم ہوں، اچھائی اور خوشحالی ہو تو اس کا مثبت اثر دنیا کے دیگر علاقوں اور لوگوں پر بھی پڑے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب تو نت نئے ذرائع مواصلات اور نقل و حمل کے ذرائع کی وجہ سے ہم ایک دوسرے کے بہت قریب آ چکے ہیں اور جغرافیائی حدود کے پابند نہیں رہے۔ مگر افسوس کی بات ہے کہ ایک دوسرے سے اس قدر منسلک ہونے کے باوجود ہم روز بروز ایک دوسرے سے دور ہو رہے ہیں۔ یہ انتہائی افسوسناک اَمر ہے اور دکھ کا باعث ہے کہ متحد ہونے اور بنی نوع انسان میں محبت پھیلانے کی بجائے دنیا نے نفرت، ظلم اور ناانصافی پھیلانے میں بہت زیادہ کردار ادا کیا ہے۔ لوگ اپنی ناکامیوں کی ذمہ داری خود لینے کو تیار نہیں ہیں، ہر شخص دوسرے کو موردِ الزام ٹھہرا رہا ہے اور اپنے سوا ہر ایک کو دنیا کے اختلافات اور لڑائیوں کا باعث سمجھتا ہے۔ ہم اس وقت انتہائی غیر یقینی صورت حال سے گزر رہے ہیں اور کوئی بھی حقیقی طور پر اندازہ نہیں لگا سکتا کہ ہمارے اِن اعمال کے عارضی اور دُور رَس نتائج کیا ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت جبکہ دنیا بھر میں اسلام کا خوف بڑھ رہا ہے، میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اسلام ویسا نہیں ہے جیسا آپ میڈیا میں سنتے یا دیکھتے ہیں۔ جتنا مجھے اسلام کا علم ہے وہ تو یہی ہے کہ اسلام کی تعلیمات اس کے نام کے موافق ہیں۔ اسلام کے لفظ کا مطلب ہی امن، محبت اور ہم آہنگی ہے اور اس کی تمام تعلیمات انہی اعلیٰ اقدار کے گرد گھومتی ہیں۔ تاہم اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ بعض مسلمان گروہ ایسے ہیں جن کے اعتقادات اور اعمال بدقسمتی سے اس سے کلیۃً متضاد ہیں، جو اسلام کی بنیادی تعلیمات کے برخلاف اسلام کے نام پر ہولناک مظالم اور دہشت گردی کر رہے ہیں۔ پس ان باتوں کے پیش نظر مَیں آپ کے سامنے اسلام کی سچی اور پُرامن تعلیم پیش کروں گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ جگہ جہاں آپ نے مجھے بڑی جرأت سے بُلایا ہے یہ کوئی مذہبی جگہ نہیں اور ہو سکتا ہے کہ اکثر آپ میں سے مذہب میں ذاتی دلچسپی نہ رکھتے ہوں۔ لیکن بطور قانون ساز آپ کو بعض اوقات ایسے معاملات پیش آتے ہوں گے جن کا اثر مذہبی لوگوں پر ہوتا ہے۔ اس تناظر میں

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم سورۃ البقرہ آیت 257 میں واضح فرماتا ہے کہ 'دین میں کوئی جبر نہیں'۔ کیا ہی واضح اور جامع تعلیم ہے جو اپنے اندر آزادئ ضمیر، آزادئ مذہب اور آزادئ فکر لئے ہوئے ہے۔ پس میرا ایمان ہے اور یہی میری تعلیم ہے کہ ہر انسان کو چاہے وہ کسی بھی ملک، شہر، قصبے یا گاؤں سے تعلق رکھتا ہو مذہب اختیار کرنے اور اس پر عمل کرنے کا بنیادی حق حاصل ہے۔ اور پھر ہر فرد کو یہ حق بھی حاصل ہے کہ وہ پُر امن طریق پر اپنے مذہب کی تبلیغ کر سکے۔ بنیادی انسانی حقوق میں اس آزادی کی بھی ضمانت ہونی چاہئے۔ اور قانون ساز اسمبلیوں اور حکومتوں کو چاہئے کہ وہ غیر ضروری طور پر ان معاملات میں دخل اندازی نہ کریں ورنہ احتمال ہے کہ ان کی مداخلت کو اشتعال انگیزی کا باعث گردانا جائے اور اس سے مایوسی اور بے سکونی پیدا ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج کل ہم دیکھ رہے ہیں کہ کس طرح مسلمان حکومتیں اس طرح کے ذاتی معاملات میں دخل اندازی کر رہی ہیں اور ان ممالک میں عدم استحکام اور اختلافات کی بنیادی وجہ بھی یہی ہے۔ اس سے صرف انتہا پسند مذہبی رہنماؤں اور دہشت گردوں کو فائدہ ہو رہا ہے، جو لوگوں کی مایوسی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بربریت، فساد اور احمقانہ جھگڑوں کو ہوا دے رہے ہیں۔ تاہم یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ مغربی حکومتیں جو حقیقی جمہوریت کے دعویدار ہیں، بالکل معصوم اور بے قصور ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ مغرب میں بعض اوقات ایسے قوانین اور اصول وضع کئے جاتے ہیں جو کہ عالمی مذہبی آزادی اور برداشت کے علمبردار ہونے کے مغربی دعووں کے منافی ہیں۔ بعض اوقات ایسے قوانین بنائے جاتے ہیں جو اس نقطۂ نظر کے مخالف ہیں کہ مغربی دنیا میں ہر شخص آزاد ہے کہ وہ جو چاہے ایمان رکھے اور اپنے مذہب کے مطابق امن کے ساتھ رہ سکے۔ یہ دانشمندانہ قدم نہیں ہے کہ حکومتیں اور اسمبلیاں لوگوں کے بنیادی مذہبی عقائد اور اطوار پر پابندی لگائیں۔ جیسا کہ حکومتوں کو اس سے کوئی غرض نہیں ہونی چاہئے کہ خواتین کیا لباس پہنتی ہیں۔ انہیں ایسے قانون وضع نہیں کرنے چاہئیں کہ مذہبی عبادتگاہ کیسی نظر آنی چاہئے۔ اگر وہ اپنی طاقت کا غلط استعمال کریں گے تو اس سے معاشرہ میں زیادہ بے چینی اور مایوسی پھیلے گی اور اگر ان امور کی طرف توجہ نہ کی گئی تو یہ بڑھتے چلے جائیں گے اور معاشرہ کے امن کو نقصان پہنچائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں ہرگز یہ نہیں کہتا کہ انتہا پسند طبقہ کو برداشت کرنا چاہئے یا انہیں اپنے خیالات اور عقائد کی پیروی کی اجازت دے دینی چاہئے۔ جہاں بھی اور جب بھی کوئی شخص اپنے مذہب کو بنیاد بنا کر ظلم کرے، ناانصافی کرے، دوسروں کی حق تلفی کرے یا ریاست کے خلاف کام کرے یا کسی بھی طور سے ملکی سالمیت کو متاثر کرے تو یقیناً یہ حکومت اور حکام کی ذمہ داری ہے کہ وہ تمام ایسی منفی سرگرمیوں کو سختی سے روکے۔ ایسے حالات میں حکومت اور ممبرانِ اسمبلی اور دیگر متعلقہ حکام کے لئے یہ بالکل جائز ہے کہ ایسے لوگوں کی بیخ کنی کرے اور ملکی قانون کے مطابق ان کو سزائیں دے۔ تاہم میری نظر میں یہ بات غلط ہے کہ ایسے مذہبی عقائد اور اطوار جن پر پُر امن رہتے ہوئے عمل کیا جا رہا ہے، ان میں غیر ضروری طور پر ریاست مداخلت کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام جسے ہم جانتے ہیں اور جس پر ہم ایمان لاتے ہیں، وہ تو ہمیں سکھاتا ہے کہ بطور مسلمان وطن سے محبت کرنا تمہارے ایمان کا ایک لازمی جزو ہے۔ اسلام کے مطابق کسی کا ملک وہ جگہ ہے جہاں وہ رہتا ہے اور جہاں سے وہ فوائد حاصل کرتا ہے اور جب ایسی تعلیم مسلمانوں کے دل و دماغ میں راسخ ہو گی تو اس کے لئے ناممکن ہو گا کہ وہ اپنے ملک کے لئے بُرا سوچے یا اپنے ملک کے نقصان کا خواہاں ہو۔

اسلام کے مطابق نہ صرف ملکی قانون ایسے لوگوں کو سزا دے گا جو اپنے ملک کے خلاف قدم اٹھاتا ہے بلکہ ایسے لوگ یقینی طور پر خدا کے حضور بھی جواب دِہ ہیں اور خدا تعالیٰ ان سے ان کے بداعمال اور غداری کا محاسبہ کرے گا۔ چنانچہ ایک حقیقی مسلمان سے ڈرنے کی ہرگز ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی کسی حکومت کو ضرورت ہے کہ وہ معمولی مذہبی امور اور طریقوں کے خلاف قوانین بنائے جن سے افرادِ معاشرہ یا ریاست کو کوئی نقصان اور خطرہ نہیں۔ ایسے معاملات پر قانون سازی کرنے کو یہی کہا جا سکتا ہے کہ یہ غیر ضروری مداخلت ہے اور اس آزادی کو پامال کرنا ہے جس کی پاسداری کا مغرب بڑے فخر سے دعویٰ کرتا ہے۔ یعنی یہ کہ ہر فرد کو اپنی ذات میں مکمل آزادی اور خودمختاری کا پورا حق ہے۔ ایسی غیر منصفانہ مداخلت بلاشبہ کوئی مثبت نتیجہ ظاہر نہیں کر سکتی۔ اس سے صرف بے چینی، بے سکونی اور بداعتمادی بڑھے گی۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ حکومت اور ممبرانِ اسمبلی کا کام ہے کہ اپنی قوموں کے محافظ کے طور پر وہ اپنے شہریوں کے حقوق پامال کرنے کی بجائے ایسے طریق پر قانون سازی کریں جس سے ان کے شہریوں کے حقوق قائم ہوں۔ اس پر فوری عمل درآمد ہونا چاہئے تا کہ تمام لوگوں کے حقوق ہمہ وقت قائم رکھے جا سکیں خواہ وہ مسلمان ہوں، عیسائی ہوں، ہندو ہوں، سکھ ہوں یا اور کسی مذہب کے ہوں یا لامذہب ہوں۔ جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں کہ یہ بڑی دکھ کی بات ہے کہ مسلمان ملکوں اور بعض غیر مسلم ترقی یافتہ ممالک میں بھی بعض ایسی پالیسیاں بنادی گئی ہیں جو کہ آزادی کے بنیادی اصولوں کی جڑ کاٹنے والی ہیں جس سے عوام کے مختلف طبقات میں بے چینی پیدا ہو رہی ہے۔ اس لئے بڑی طاقتوں کو چاہئے کہ وہ دکھاوے کی بجائے بڑی تصویر کو سامنے رکھیں اور دیکھیں کہ کس طرح وہ اپنے ملکوں میں امن قائم کر سکتے ہیں۔ انہیں چاہئے وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ ان کا ملک اور باقی دنیا متحد ہو جائے اور ہمیشہ خوشحالی کی طرف گامزن رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لیکن بدقسمتی کی بات ہے کہ بجائے اس کے کہ وہ مستقبل کے بارے میں سوچیں، لگتا ہے اکثر حکمران اور حکومتیں اقتدار حاصل کرنے کی دوڑ اور دوسروں پر اپنی فوقیت ثابت کرنے کی جنگ میں لگی ہوئی ہیں۔ نتیجتاً اقتدار اور برتری کی اس ہوس کی وجہ سے وہ بڑھ چڑھ کر اپنے شہریوں کے ذاتی اور مذہبی معاملات میں دخل اندازی کر رہی ہیں۔ ایسی پالیسیاں غیر ضروری ہیں اور دنیا کو مزید عدم استحکام کی طرف لے کر جانے والی ہیں۔ خاص طور پر اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ ہم پہلے ہی بہت سی مشکلات اور مسائل کا سامنا کر رہے ہیں جو کہ معاشرے کے امن کے لئے خطرہ بنے ہوئے ہیں۔ مثال کے طور پر کہا جاتا ہے کہ ماحولیات میں تبدیلی بھی انسانی آبادی کے لئے بہت بڑا خطرہ ہے۔ پھر اقتصادی لحاظ سے بھی دنیا غیر یقینی کی صورت حال سے دوچار ہے۔ پھر دنیا کے اکثر حصوں میں عدم تحفظ اور بدامنی بھی مسئلہ بنا ہوا ہے۔ یہ تمام مسائل غیر منصفانہ حکمت عملی، عدم مساوات اور عدم توازن کا نتیجہ ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر ہم ماحولیاتی تبدیلی کو ہی لے لیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ گلوبل وارمنگ کی ایک بڑی وجہ مغرب میں آنے والا صنعتی انقلاب اور کثرت کے ساتھ جنگلات کا کاٹا جانا ہے۔ اب جبکہ یہ ممالک ترقی یافتہ بن چکے ہیں تو کاربن میں کمی اور دوسری صنعتی پابندیوں کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ تاہم ایسے قواعد و ضوابط چائنا اور ہندوستان جیسی ابھرتی ہوئی طاقتوں کی ترقی کو سست کریں گے اور ان میں رکاوٹ پیدا کریں گے۔ اس لئے یہ ابھرتی ہوئی طاقتیں ان پابندیوں کو غیر منصفانہ اور منافقانہ تصور کرتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ یہ بڑی طاقتوں کی طرف سے

ان کی ترقی کو روکنے اور ان کی طرف سے ورلڈ آرڈر کو چیلنج کرنے کے خلاف ایک قدم ہے۔ اس لئے ماحولیاتی تبدیلی کا مسئلہ صرف ماحولیات تک محدود نہیں بلکہ یہ دنیا کی بدامنی میں ایک اہم کردار ادا کر رہا ہے اور قوموں کے درمیان تناؤ بھی پیدا کر رہا ہے۔ اسی طرح عالمی اقتصادی مسائل کے تناظر میں اب ماہرین یہ بات ماننے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ مختلف حکومتوں کی غیر دانشمندانہ پالیسیاں اور اقتصادی غیر یقینی صورتحال اب اس موڑ پر آ چکی ہے جہاں یہ امن عالم کو بھی خطرہ میں ڈال رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان وجوہات کے علاوہ اور بھی بہت سے عوامل ہیں جو دنیا کے امن پر اثر انداز ہو رہے ہیں اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ان کا تانا بانا خود غرضی اور غیر منصفانہ پالیسیوں سے جا کر ملتا ہے جو مختلف ممالک نے نافذ کی ہوئی ہیں۔ بہرحال ان خطرات کے پیش نظر دنیا ایک بڑی تباہی کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اس عدم استحکام کی وجہ سے حکومتوں اور عوام دونوں کی پریشانی اور خوف میں مسلسل اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس بہت سے تکلیف دہ مسائل ہیں اور دنیا کو سمجھ نہیں آ رہی کہ کس مسئلہ کو سب سے پہلے لیا جائے۔ کیا وہ گلوبل وارمنگ اور ماحولیاتی تبدیلیوں پر پہلے توجہ دیں یا معاشی مسائل پر بات کریں یا پھر دہشت گردی، انتہا پسندی سے جنگ کو سب سے اوپر رکھیں۔ یا پھر وہ حال ہی میں شام میں پیدا ہونے والے حالات کو دیکھیں جہاں روس اور امریکہ کھلم کھلا ایک دوسرے کے خلاف باتیں کر رہے ہیں؟ یا پھر بالکل حال ہی میں یمن اور امریکہ میں ہونے والے تنازعہ کو لیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرے نزدیک ہمارے سامنے اس وقت سب سے نازک اور ضروری مسئلہ دنیا میں امن کا فقدان ہے اور انتہائی افسوس کی بات ہے کہ مسلمان ممالک اس فساد اور عدم استحکام کا مرکز بنے ہوئے ہیں حالانکہ ان کے مذہب نے انہیں امن کے قیام کے لئے نہایت اعلیٰ تعلیمات دی ہیں۔ مثال کے طور پر قرآن کریم کی سورۃ المومنون کی آیت 9 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (حقیقی مومن وہ ہیں) جو کہ اپنی امانتوں اور عہدوں کا خیال رکھتے ہیں۔ حکومتوں کی چابیاں حکمرانوں کے سپرد کرنا ایک بہت بڑی امانت ہے۔ ہم اکثر دیکھتے ہیں کہ ملکوں کے یہ حکمران وفاداری اور کامل انصاف کے ساتھ اپنی قوم کی خدمت کرنے کا عہد کرتے ہیں۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اکثر معاملات میں بڑے بڑے وعدے دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں اور ان پر عملدرآمد نہیں کیا جاتا۔ اس لئے اگر قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل کیا جاتا تو حکومتوں اور عوام الناس کے مابین کسی قسم کے اختلافات اور تنازعات نظر نہ آتے۔

نیز اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 9 میں فرماتا ہے کہ اگر ایک قوم یا فرد کی دوسری قوم یا فرد سے دشمنی ہو تب بھی عدل و انصاف کا سلوک کرنا چاہیے خواہ کیسے ہی حالات ہوں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے۔ جبکہ آج کل ہم معاشرے کے ہر طبقہ میں لوگوں اور حکومتوں کے درمیان عدل و انصاف کی بجائے معاشرتی بے انصافی اور حق تلفی ہی دیکھ رہے ہیں۔ اس طرح کی عدم مساوات براہِ راست دنیا کے امن و امان پر اثر انداز ہو رہی ہے۔

پھر قرآن کریم کی سورۃ الحجرات کی آیت 10 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر کسی قوم یا اقوام کا ایک دوسرے کے ساتھ تنازعہ ہو تو ہمسایہ اور دوست اقوام کو ان میں صلح کروانی چاہئے۔ اگر بات چیت کے ذریعے سے امن قائم نہ ہو سکے تو تمام اقوام کو ظلم کرنے والی قوم کے خلاف متحد ہو کر اسے روکنا چاہئے۔ تب اگر ظالم قوم انصاف پر قائم ہو جائے تو پھر اس پر بیجا پابندیاں نہیں لگانی چاہئیں اور نہ ہی اس کی ہتک کی جانی چاہئے بلکہ اس اچھائی کی وجہ سے ایسی قوم کو آگے بڑھنے کا موقع دیا جانا چاہئے تا دیرپا امن کا قیام ممکن ہو سکے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر ہم مسلم ممالک کے درمیان موجودہ تنازعہ کا جائزہ لیں تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ ظالم کے خلاف متحد ہونے والے اصول کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ اگر ہمسایہ ممالک اپنے ذاتی مفادات کو پس پشت ڈال کر اور غیر جانبداری کے ساتھ بیچ میں پڑتے تو بہت عرصہ پہلے ہی یہ مسائل حل ہو چکے ہوتے۔ تاہم موجودہ بدامنی کی وجہ صرف اسلامی ممالک ہی نہیں ہیں بلکہ ہمارے اس گلوبل ویلیج میں رہنے والے دوسرے ممالک کا بھی اس بدامنی میں اہم کردار ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر دنیا کی بڑی طاقتوں نے ہر دور میں انصاف سے کام لیا ہوتا تو آج ہمیں ان فسادات کا سامنا نہ کرنا پڑتا، نہ داعش اور نہ ہی شام اور ایران کے شدّت پسند گروپ ظاہر ہوتے۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ دنیا کی بعض بڑی طاقتوں نے امن کے قیام کے لئے اپنا کردار ادا نہیں کیا بلکہ ایسی حکمت عملیاں اختیار کیں جن میں ان کا اپنا مفاد شامل تھا۔

مثال کے طور پر بعض مغربی ممالک کی نظر ہمیشہ عرب ممالک میں پائے جانے والے تیل کے ذخائر پر رہی ہے اور یہ بات بڑے لمبے عرصہ تک ان کی پالیسیوں پر اثر انداز رہی ہے۔ جس کے نتیجہ میں ان ممالک نے ممکنہ نتائج کو نظر انداز کرتے ہوئے بڑی تعداد میں عرب ممالک کو اسلحہ فروخت کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں جو بھی کہہ رہا ہوں یہ کوئی نئی اور ڈھکی چھپی بات نہیں بلکہ یہ دستاویزاتی طور پر موجود حقائق ہیں۔ مثلاً 2015ء میں ایمنسٹی انٹرنیشنل کی جانب سے شائع کی جانے والی رپورٹ کے مطابق دہائیوں کی اسلحہ کی بے خوف و خطر تجارت نے داعش کی انتہا پسند کارروائیوں کو جنم دیا ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق اکثر اسلحہ جو کہ داعش استعمال کر رہی ہے روس اور امریکہ میں استعمال ہوتا تھا۔ مزید برآں Arms Control at Amnesty کے ایک محقق Mr. Patrick Wilcken نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ نت نیا اور مختلف قسم کا اسلحہ جو کہ داعش کے استعمال میں ہے ایک واضح مثال ہے کہ اسلحہ کی غیر محتاط تجارت کس طرح بڑے پیمانے پر مظالم کا باعث بنتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یقیناً یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ مسلمان ممالک کے پاس ایسے جدید ہتھیار بنانے والی اسلحہ کی اعلیٰ فیکٹریاں نہیں ہیں جو مشرقِ وسطیٰ میں استعمال ہو رہے ہیں۔ چنانچہ مسلمان دنیا میں جو جنگی ساز و سامان استعمال کیا جا رہا ہے اس کا ایک بڑا حصہ باہر سے برآمد کیا جا رہا ہے۔ اگر بڑی طاقتیں اسلحہ کی خرید و فروخت بند کر دیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ جنگ میں شامل حکومتوں، باغیوں اور دہشت گردوں کی اسلحہ کی سپلائی لائن کاٹ دی گئی ہے تو اس قسم کے تصادم کو فی الفور ختم کیا جا سکتا ہے۔

مثال کے طور پر ہر ایک جانتا ہے کہ سعودی عرب یمن کے خلاف جنگ میں مغرب سے خریدا ہوا اسلحہ استعمال کر رہا ہے جس سے عورتوں اور بچوں سمیت ہزاروں معصوم شہری مارے جا رہے ہیں اور بے انتہا تباہی آ رہی ہے۔ بالآخر ہتھیاروں کی اس قسم کی تجارت کا کیا نتیجہ ہوگا؟ یمن کے لوگ جن کی زندگیاں اور مستقبل تباہ کئے جا رہے ہیں وہ نہ صرف نفرت لئے ہوں گے اور سعودی عرب سے بدلہ لیں گے بلکہ وہ سعودی عرب کو ہتھیار مہیا کرنے والوں کے خلاف اور بالعموم مغرب کے خلاف بھی متنفر ہو جائیں گے۔ ان کی نوجوان نسل کے پاس مستقبل کی کوئی امید نہ ہوگی اور اتنے گھناؤنے مظالم کو دیکھتے ہوئے یہ نوجوان شدّت پسندی کی طرف مائل ہو جائیں گے اور اس طرح دہشتگردی اور شدت پسندی کا ایک نیا خوفناک دور شروع ہو جائے گا۔ ان تباہ کن اور گھناؤنے

نتائج کے سامنے چند کروڑ ڈالرز کی کیا حیثیت ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس یہ نہ صرف آج مسلمان ممالک کے لئے خطرہ ہے جو کہ اس وقت دنیا کے فسادات کا مرکز بنے ہوئے ہیں بلکہ اس کا دائرہ کار اس سے کہیں بڑھ کر ہوگا۔ جیسا کہ ہم پیرس، برسلز اور امریکہ میں ہونے والے حالیہ دہشت گردی کے حملے دیکھ چکے ہیں۔ اسی طرح کینیڈا میں بھی گزشتہ دو سالوں میں چھوٹے پیمانے پر دہشت گردی کے واقعات سامنے آئے ہیں جس سے آپ سب بخوبی آگاہ ہوں گے۔ بے شک کینیڈا عرب ممالک سے ہزاروں میل دور واقع ہے لیکن اس کے باوجود ہمیں پتہ ہے کہ مسلمان نوجوان یہاں سے دہشت گرد گروپوں میں شامل ہونے کے لئے شام اور عراق جا پہنچے ہیں۔ سب سے بڑھ کر خطرہ کی بات یہ ہے کہ کینیڈا حکومت کے اپنے اعداد و شمار کے مطابق شام اور عراق جانے والوں میں سے بیس فیصد عورتیں ہیں، جس کا مطلب ہے کہ یہ عورتیں نہ صرف خود انتہا پسندی کا شکار ہوئی ہیں بلکہ وہ اپنے بچوں کے ذہنوں کو بھی زہر آلود کر دیں گی۔ اس دہشت گردی اور انتہا پسندی سے نپٹنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اس کی وجوہات اور علامات کا جائزہ لیں۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ مغرب میں رہنے والے مسلمانوں میں سے اکثر کو حقیقی اسلام کا علم ہی نہیں ہے یا اسلامی تعلیمات کی بنیادی سمجھ بوجھ ہی نہیں ہے۔ پس ان کی یہ انتہا پسندی کسی عقیدہ یا نظریہ کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کی محرومیوں کی وجہ سے ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرے خیال میں آن لائن radicalisation یا مساجد میں نفرت آمیز تعلیم دینے یا شدّت پسندانہ لٹریچر کی تقسیم کے علاوہ مغرب میں رہنے والے نوجوان مسلمانوں کی شدّت پسندی اختیار کرنے کی ایک بڑی وجہ معاشی بحران بھی ہے اور کئی شائع شدہ رپورٹوں نے اس بات کی توثیق کی ہے۔ مسلمان نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد ایسی ہے جنہوں نے ڈگریاں تو لے لی ہیں لیکن اپنی اس تعلیم کے باوجود ان کو موزوں نوکریاں نہیں ملیں جس کی وجہ سے وہ بالکل الگ تھلگ ہو کر رہ گئے ہیں۔ چنانچہ ان معاشی مشکلات کی وجہ سے وہ شدّت پسند مولویوں اور دہشت گرد بھرتی کرنے والوں کا آسان شکار بن گئے۔ اس لئے اگر نوجوانوں کے لئے بہتری کے مواقع پیدا کئے جائیں اور انہیں ملازمتیں مل جائیں تو یہ ملک کو پرامن اور محفوظ بنانے کا ذریعہ بن جائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر عالمی سطح پر صرف بڑی طاقتوں اور اقوامِ متحدہ جیسے عالمی اداروں نے ہر حال میں اپنے بنیادی اصولوں پر حقیقی طور پر عمل کیا ہوتا تو ہم دنیا کے اکثر حصوں میں دہشت گردی کا مہلک مرض نہ دیکھتے اور نہ ہی دنیا کے امن اور تحفظ کو مسلسل برباد کیا جا رہا ہوتا۔ اور ہم پناہ گزینوں کا یہ سنگین مسئلہ نہ دیکھتے جس نے یورپ اور دیگر ترقی یافتہ ممالک کے لوگوں میں خوف و ہراس پھیلایا ہوا ہے۔ لاکھوں معصوم لوگ بھاگ کر یورپ آ پہنچے ہیں۔ ان میں سے ہزاروں لوگ یہاں کینیڈا میں بھی اُن دہشت گردوں سے بچ کر آئے ہیں جنہوں نے اُن کے ملکوں کو زہر آلود کر دیا ہے۔ گو کہ ان پناہ گزینوں میں زیادہ تر شریف لوگ ہی ہیں لیکن جیسا کہ ہم نے حال ہی میں یورپ اور کچھ حد تک یہاں شمالی امریکہ میں بھی دیکھا ہے کہ ایک دو منفی واقعات بھی ان ملکوں میں خوف و ہراس پھیلانے کے لئے کافی تھے۔ پس ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ دنیا میں کس قدر بے یقینی کی حالت ہے اور کس طرح نفرت اور بے چینی دنیا کے اکثر حصوں میں پھیلی ہوئی ہے۔ مَیں پھر سے کہوں گا کہ اس کی بنیادی وجہ عدل و انصاف کا نہ ہونا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس عدل و انصاف کی کمی کی وجہ سے عالمی معاشی بحران بھی پیدا ہو گیا ہے اور گزشتہ چند سالوں سے امیر اور غریب کے درمیان فرق بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ مَیں تو کہتا ہوں کہ ترقی یافتہ اور امیر قوموں نے بے شک غریب ممالک میں سرمایہ کاری کی ہے لیکن انہوں نے ان ملکوں کی ترقی کے نام پر ذاتی مفادات کو ترجیح دی ہے۔ ترقی یافتہ ممالک کو چاہئے تھا کہ وہ لالچ اور غریب ممالک کے حقوق کے استحصال کی بجائے ان کے حقوق کی حفاظت کرتے اور ان کی ترقی کے لئے کوشش کرتے۔ انہیں غریب ممالک کے لوگوں کی خلوصِ دل کے ساتھ مدد کرنی چاہئے تھی تا کہ وہ عزت اور وقار کے ساتھ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکتے۔ لیکن بڑے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ ایسا نہیں ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآن کریم کی سورۃ طٰہٰ کی آیت 132 میں اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ تم دوسروں کے مال و متاع کی طرف اپنی لالچ سے بھری ہوئی نظروں سے نہ دیکھو۔ اگر ساری دنیا صرف اسی ایک اصول پر کاربند ہو جاتی تو دنیا کا معاشی نظام عدل و انصاف پر قائم ہو جاتا۔ منافع مساوی طور پر تقسیم ہوتا اور یہ قومیں بھی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ دولت کا معاوضہ حاصل کرنے والی بن جاتیں اور ہم دیکھتے کہ حریص بن کر ہر قیمت پر دولت اور طاقت حاصل کرنے کی بجائے عالمی تجارت کے پیچھے انسانی حقوق ادا کرنے کی لگن ہوتی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس بے انصافی کی ایک مثال ہمیں دنیا کی سیاست میں بھی ملتی ہے۔ بعض ملکوں میں تو آمریت اور غیر منصفانہ حکومتیں قائم ہیں۔ لیکن بڑی طاقتیں ان کے ظلم و بربریت سے بالکل لاتعلق بنی ہوئی ہیں کیونکہ یہ حکومتیں ان کا ساتھ دے رہی ہیں اور ان کے مفادات حاصل کرنے میں ان کی مددگار ثابت ہو رہی ہیں۔ لیکن دوسری طرف ایسے ممالک جن کے لیڈرز ان بڑی طاقتوں کے سامنے سر نہیں جھکاتے تو وہاں باغیوں کی بڑی خوشی سے مدد کی جاتی ہے یہاں تک کہ ان حکومتوں کی تبدیلی کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ یہ ساری حکومتیں اپنے لوگوں کے ساتھ ایک جیسا ہی سلوک کر رہی ہیں۔ لیکن فرق صرف اتنا ہے کہ ان میں سے بعض حکومتیں بڑی طاقتوں کے ساتھ تعاون کر رہی ہیں جبکہ بعض نہیں کر رہیں۔ مؤخر الذکر میں عراق اور لیبیا آتے ہیں جن کی حکومتیں مغربی پالیسی کے نتیجہ میں ختم کر دی گئیں۔ اسی طرح گزشتہ چند سالوں میں سیریا میں بھی کوششیں کی جا رہی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وقت نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ کینیڈا کا عراق کی جنگ میں حصہ نہ لینے کا فیصلہ درست تھا اور میں کینیڈا کی حکومت کے اس فیصلہ سے بھی اتفاق کرتا ہوں کہ جب تک اس تنازعہ کے خاص حالات اور اس کو حل کرنے کے لئے ذرائع واضح نہیں ہو جاتے اس وقت تک سیریا میں فضائی حملوں کو بند کر دینا چاہئے۔ بڑے پیمانہ پر اقوامِ متحدہ کو بھی سیاست، ناانصافی اور یک طرفہ جانبداری سے لاتعلق ہو کر دنیا میں امن کے قیام کے لئے کردار ادا کرنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجھے امید ہے اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اقوامِ متحدہ اور دنیا کی دوسری قوموں کو اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق دے تا کہ حقیقی اور دیرپا امن کا قیام ہو سکے۔ اس کے علاوہ تو کوئی راستہ نہیں ہے۔ کیونکہ اگر یہی حالات جاری رہے تو دنیا تو پہلے ہی ایک جنگِ عظیم کی صورت میں ہونے والی بڑی تباہی کی طرف تیزی سے گامزن ہے۔

اللہ تعالیٰ اس دنیا کے حکمرانوں اور پالیسی سازوں کو حکمت عطا فرمائے تا کہ ہم اپنے بچوں اور آنے والی نسلوں کے لئے اپنے پیچھے ایک ایسی دنیا چھوڑ کر جائیں جو امن اور خوشحالی کی دنیا ہو، نہ کہ تباہ شدہ اقتصادی نظام اور معذور بچے۔

آخر پر مَیں ایک مرتبہ پھر یہاں دعوت دینے پر آپ سب کا

شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ سب کا بہت بہت شکریہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سات بج کر 37 منٹ تک جاری رہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب جونہی ختم ہوا۔ ہال میں موجود تمام مہمانوں نے کھڑے ہوکر تالیاں بجائیں۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

اس کے بعد ڈنر کا پروگرام ہوا۔ تمام مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی معیت میں کھانا کھایا۔

کھانے کے پروگرام کے بعد تمام مہمان باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملے۔ شرف مصافحہ حاصل کیا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان مہمانوں سے گفتگو فرمائی۔ ان مہمانوں نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا بھی شرف پایا۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ رات نو بجے تک جاری رہا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں سے روانہ ہوکر مسجد بیت النصیر تشریف لے آئے اور نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

پارلیمنٹ ہل میں حضور انور کے خطاب کے بعد مہمانوں کے تأثرات

آج پارلیمنٹ ہل میں حضور انور کے خطاب نے مہمانوں پر گہرا اثر چھوڑا۔ حضور کا خطاب مہمانوں کے دلوں تک پہنچا اور بہت سے مہمان اپنے خیالات اور دلی جذبات کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے۔

❁ **ممبر پارلیمنٹ کارلا کالٹروف (Carla Qualtrough) نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** تقریر نہایت اہمیت کی حامل اور موثر تھی۔ ہمیں اس طرح کی اور مجالس کی ضرورت ہے تاکہ امن وامان میں اضافہ ہو۔ میرے علاقہ میں احمدیہ جماعت یہ کام کررہی ہے اور اس سے بہت فرق پڑا ہے۔

❁ **ممبر پارلیمنٹ نکولا ڈی اوریو (Nicola Di Iorio) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** حضور کی شخصیت باکمال تھی اور الفاظ نہایت مؤثر کن۔ آپ کی تقریر نہایت شاندار تھی جس میں تمام دنیاوی مسائل کو اختصار کے ساتھ پیش کیا۔ آپ نے مذہب کے پس منظر میں دنیا کے مسائل پر روشنی بھی ڈالی۔ جماعت احمدیہ ایک زبردست جماعت ہے اور مذہبی تنظیموں کے لئے ایک مثال ہے۔ حضور اقدس نے ہمیں اس طرف بھی متوجہ کیا کہ ہمیں مذہبی معاملات میں برداشت ہونی چاہئے اور یہ کہ جارحیت کا نتیجہ مزید جارحیت ہوتی ہے۔ ہم ایک بڑی تبدیلی لاسکتے ہیں اگر ہم سب اس ایک وصف کو اختیار کریں یعنی برداشت۔ مَیں حیران ہوں، کیونکہ میرا خیال تھا کہ حضور چند الفاظ شکرگزاری کے ادا کرکے بیٹھ جائیں گے لیکن جو تقریر آپ نے بیان فرمائی شاید ہی میں نے اس سے بہتر کوئی تقریر سنی ہو۔ انہوں نے ان تمام مسائل پر جن کا سامنا تمام دنیا کو ہے، روشنی ڈالی جیسے کہ آب و ہوا میں تبدیلی، اقتصادی مسائل، خانہ جنگی اور آپ نے بیان کیا کہ اس کی بنیادی وجہ ناانصافی ہے۔ آپ نے آج کل کے مسائل کے حل بھی بیان فرمائے جیسے آپ نے فرمایا کہ مذہبی معاملات میں مداخلت نہیں کرنی چاہئے یا اسلحہ کی خرید وفروخت۔ مجھے آج کے پروگرام میں شامل ہوکر بے حد خوشی ہوئی اور میں اس امن کے سفیر کے بیان کو سن سکا۔ یہ تن تنہا تمام دنیا کو اسلام سے متعارف کروا رہے ہیں۔

❁ **ممبر پارلیمنٹ امرجیت سوہی (Amarjeet Sohi) نے کہا:** یہ میرے لئے باعث فخر ہے کہ میں حضور اقدس کے الفاظ میں اسلامی تعلیمات سن سکا اور یہ کہ ہم کس طرح اپنے معاشرے میں مثبت تبدیلی لاسکتے ہیں۔ اس پیغام کا مجھ پر گہرا اثر ہوا کیونکہ میں خود مہاجر ہوں اور خود تجربہ کرچکا ہوں کہ ریسزم کا انسان پر کیا اثر ہوتا ہے۔ میرے لئے سب سے اہم پیغام یہ تھا کہ ہمیں ایسا معاشرہ قائم کرنا ہے جس میں ہم ایک دوسرے کے اختلافات کو برداشت کریں۔ اس کے ساتھ ہمیں عدل وانصاف قائم کرنا ہوگا۔ ہم سب کو مل کر اسلام کے خلاف نفرت کو اور ہر طرح کی نفرت کو روکنا ہے۔

❁ **ممبر پارلیمنٹ گریگ فارگس (Greg Fergus) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** تقریر کا مجھ پر گہرا اثر ہوا اور مجھے جان کر خوشی ہوئی کہ اسلام ایک امن پسند مذہب ہے۔ یہ تقریر مجھے بہت پسند آئی کیونکہ اس میں ان تمام اقدار کا ذکر تھا جن پر میرا یقین ہے یعنی آزادی، برداشت اور امن۔ میں ایک باعمل عیسائی ہوں اور رومن کیتھولک چرچ سے تعلق رکھتا ہوں اور جو پیغام آج دیا گیا ہے میرا بھی اسی پر ایمان ہے۔ حضرت اقدس اور احمدیہ جماعت ہماری کمیونٹی میں مختلف مسائل حل کرنے میں بہت معاونت کرتی ہے۔

❁ **ممبر پارلیمنٹ فیصل الخوری (Faycal El-Khoury) نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** میں خلیفہ کے خطاب سے بہت متاثر ہوا ہوں اور وہ تمام خدمات جو آپ کی جماعت انسانیت کی کرتی ہے میں اس کے لئے دل سے ممنون ہوں اور امید ہے کہ یہ کام اسی طرح جاری رہے گا۔ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ احمدیہ جماعت کے بہت سے لوگ میرے دوست ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ خلیفہ کو لمبی صحت وسلامتی والی عمر نصیب ہو اور وہ اپنے کام کو خوش اسلوبی سے ادا کرتے چلے جائیں۔

❁ **میری فرانس لیلوند (Marie-France Lalonde) نے کہا:** یہ ہمارے لئے باعث فخر ہے کہ مجھے خلیفہ کا خطاب جو نہایت پُرحکمت تھا سننے کا موقعہ ملا۔ اور دنیا کے امن وسلامتی کا جو نظریہ حضور کا ہے وہ بھی سننے کا موقعہ ملا۔ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ خلیفہ تمام دنیا میں یہ پیغام خود پہنچا رہے ہیں۔ اور یہ خاص طور پر ضروری ہے کیونکہ لاعلمی ڈر پیدا کرتی ہے۔ اور حضور اپنی ذاتی مصروفیات میں سے وقت نکال کر یہ پیغام لوگوں تک پہنچا رہے ہیں۔

❁ **ممبر پارلیمنٹ جوڈی سگرو (Judy Sgro) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** ہم تمام پارلیمنٹ کے ممبران کیلئے حضور کی تقریر نہایت متاثر کن تھی۔ حضور کی تقریر نصائح سے پُر تھی کہ ہم کس طرح تیسری جنگ عظیم سے بچ سکتے ہیں۔ یہ بات حضور کے خطاب سے واضح تھی کہ ہمیں اس تباہی سے بچنے کے لئے ایک دوسرے سے تعاون اور محنت کی ضرورت ہے۔ آپ کا ہی وہ پیغام ہے جو اس وقت ساری دنیا کو پہنچانے کی ضرورت ہے۔ ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ تمام مذاہب ان چھ الفاظ کے بارہ میں سوچیں کہ 'محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں'۔ میری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو لمبی اور صحت والی عمر عطا فرمائے تاکہ وہ اپنے پیغام کو پھیلاتے چلے جائیں۔

❁ **چیف امام اور سکالر محمد جیبارا (Muhammad Jebara) نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** مَیں ایک سنّی امام ہوں اور مجھے یہ کہنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں کہ اس تقریر نے دنیا میں قیام امن کی بنیاد رکھی ہے۔ اس تقریر کی آج کی دنیا میں اشد ضرورت ہے۔ خلیفہ کی تقریر حکمت سے پُر تھی کیونکہ آپ نے کسی ایک فریق پر الزام نہیں لگایا بلکہ فرمایا کہ دنیا کی بے چینی تمام گروہوں کی کمزوریوں کی وجہ سے ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہمیں اپنی کمزوریوں اور خامیوں کو قبول کرنا چاہئے اور پھر بہتری کی طرف قدم اٹھانا چاہئے۔ الغرض آپ نے اپنے خطاب میں اُس اسلامی تعلیم کی طرف توجہ دلائی کہ کوئی انسان غلطیوں سے پاک نہیں ہے۔ نہایت اعلیٰ تقریر اور برموقع۔ حضور نے بہت سے ایسے مضامین بیان

فرمائے جن کی ضرورت تھی اور قانون ساز لوگوں کو متبادل حل بتائے۔ حضرت اقدس نہایت دُور اندیش اور نہایت متوازن سوچ کے حامل ہیں۔ آپ نے جو یہ فرمایا کہ انصاف کے قیام میں توازن ہونا چاہئے۔ آپ نے اسلامی نظریہ کو نہایت خوبصورت رنگ میں پیش فرمایا اور بہت سے مشکل پہلوؤں کو اس خوبصورت انداز میں بیان فرمایا کہ لوگوں کے جذبات کو بھی ٹھیس نہ پہنچے۔

❁ **ممبر پارلیمنٹ کیون وا (Kevin Waugh)** نے کہا: نہایت دلچسپ گفتگو تھی حضور کے کلام کی رفتار بہت مناسب تھی کہ سامعین کو ان کا پیغام جذب کرنے کا موقع ملے۔ حضور نے مختصر الفاظ میں بہت سے عناوین پر روشنی ڈالی۔ میں خاص طور پر اس بات سے متاثر ہوا کہ آپ نے اپنی تقریر میں بہت سے حوالے قرآن کریم سے پیش کئے، بحیثیت ایسے شخص کے جس کی دینی معلومات بہت کم ہے یہ ایک خوش کن پہلو تھا جس سے علم میں بھی اضافہ ہوا۔

❁ **ہائی کمیشنر جمیکا جینس میلر (Janice Miller)** نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: یہ جو بات خلیفہ نے کہی کہ تمام لوگوں کو حق حاصل ہے کہ وہ آزادی کے ساتھ رہیں۔ ایسے پیغامات جن میں امن، برداشت اور آزادی کا پیغام ہو آج کل کے دور میں نہایت ضروری ہیں۔

❁ **جرمن سفیر ورنر وینٹ (Werner Wnendt)** نے کہا: جن الفاظ میں حضور اقدس نے مستقبل کی تصویر کشی کی ہے ہم سب بھی ایسے ہی پُر امن مستقبل کے خواہاں ہیں۔ اس تقریر سے ہم یہ سمجھ سکے ہیں کہ اسلام پُر امن مذہب ہے اور ہم سب یورپ میں آنے والوں کے ساتھ مل کر رہ سکتے ہیں۔ آپ کی تقریر کا سب سے اہم پیغام یہ تھا کہ ہم سب کو دنیا کی بہتری کے لئے کوشش کرنی ہوگی اور اس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ عوام الناس کو انفرادی طور پر اپنی اپنی زندگیاں گزارنے کی اجازت ہو۔

❁ **ممبر پارلیمنٹ کرسٹی ڈنکن (Kirsty Duncan)** نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفہ صاحب کے ساتھ جو وقت ملا وہ بہت ہی پُر اثر اور عاجز کرنے والا تھا۔ ایک بات جو خاص طور پر میرے دل کو لگی وہ یہ کہ جو ایک بار دوست بن جائے وہ ہمیشہ کے لئے دوست ہو جاتا ہے۔ آپ نے اپنی تقریر میں کئی پہلو بیان فرمائے۔ مثلاً عدل و انصاف، امن، نوجوان، اقوام متحدہ اور ہم سب کو مل کر انسانیت کی بہتری کے لئے کوشش کرنا۔ احمدیہ جماعت میرے لئے ایک مہربان فیملی کی طرح ہے

❁ **گارنیٹ جینس (Garnett Genuis)** نے کہا: عظیم پیغام تھا کہ کس طرح مذہب اور مذہبی راہنما معاشرے میں قیام امن اور عصر حاضر کے مسائل حل کر سکتے ہیں۔ آپ نے یہ بات بھی اجاگر کی کہ کس طرح اسلحہ کی خرید و فروخت کو کنٹرول کر کے ہم ایک دوسرے کے ساتھ امن سے رہ سکتے ہیں۔ عموماً ہم ایک دوسرے پر الزامات تراشتے رہتے ہیں لیکن حضور اقدس نے وضاحت فرمائی کہ کس طرح مغرب اور دوسرے ممالک اپنے اپنے کردار ادا کرتے ہوئے دنیا کی حالت بہتر بنا سکتے ہیں۔

❁ **ممبر پارلیمنٹ راج سینی (Raj Saini)** نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: حضور کا اس بات پر زور دینا کہ اسلام ایک امن پسند مذہب ہے نہایت اہم تھا اور جو مسلمان اس امن کے پیغام کی پیروی نہیں کرتے وہ سچے مسلمان نہیں۔

❁ **ممبر پارلیمنٹ ماجد جوہری (Majid Jowhari)** نے کہا: تقریر کا اہم حصہ یہ تھا کہ دنیا میں قیام امن کس طرح ہو سکتا ہے؟ یہ ایک بہت بڑا چیلنج ہے جس کو ہم سب نے مل کر حل کرنا ہے۔ اور بھی بہت سے چیلنج ہیں۔ معاشرتی بحران اور دہشت گردی ان سب کے لئے ہمیں سخت محنت اور مل کر کام کرنے کی ضرورت ہے۔

❁ **سینئر امیگریشن جج اور اس سال کے سر ظفر اللہ خان ایوارڈ حاصل کرنے والی لوئیس آربر (Louise Arbour)** نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: نہایت صاف زبان میں حضور نے ہماری کمیوں اور کمزوریوں کی طرف توجہ دلائی اور ساتھ ساتھ مغربی معاشرے کے مسائل پر بھی روشنی ڈالی اور یہ کہ بعض دفعہ ان کے عوامل میں منافقت ہے اور اقلیتوں کے حقوق ادا نہیں کرتے۔

❁ **آٹواہ پولیس کے نمائندہ ڈیو زکریا (Dave Zachrias)** نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میرے لئے حضور کی موجودگی میں ہونا باعث اعزاز ہے۔ حضور نے اپنے خطاب میں انتہا پسندی اور دوسرے معاشرتی مسائل پر روشنی ڈالی اور ان کی بنیادی وجوہات کی طرف بھی توجہ دلائی۔ اور اس طرف بھی توجہ دلائی کہ کون سے ممالک دہشتگردوں کے ممد ہیں اور اسلحہ فراہم کر رہے ہیں جن کی وجہ سے خانہ جنگی اور تشدد ہو رہا ہے۔

❁ **کولیشن آف پروگریسو کینیڈین مسلم کی صدر سلمیٰ صدیقی (Salma Sadiqi)** نے کہا: میں اس بات سے بہت متاثر ہوئی کہ حضور نے نہایت باریکی میں جا کر اس طرف توجہ دلائی کہ اگر عورتوں میں انتہا پسندی آئے گی اور وہ دہشت گردی کی طرف جائیں گی تو نہ صرف وہ خود بلکہ ان کی اولاد بھی اس سے متاثر ہوگی۔ میں سمجھتی ہوں کہ میں اس کمیونٹی کا حصہ ہوں اس لئے باوجودیکہ میرا پاؤں ٹوٹا ہوا تھا میں پھر بھی اس پروگرام میں شامل ہوئی۔

❁ **شان تاثیر (Shan Taseer)** صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: حضور انور کی تقریر سنی ہے۔ انتہائی بولڈ (Bold) بیان تھا اس سے پہلے کبھی ایسا بیان نہیں سنا۔ اور اس کی وجہ یہ کہ خلیفہ کے ہاتھ میں کشکول نہیں ہے اور انہوں نے مغرب کو ان کی اصلیت دکھائی۔ حضور کی تقریر میرے دل کی آواز تھی۔

❁ **ایک سکھ مہمان نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** میں سمجھ رہا تھا کہ کوئی روحانی موضوع پر تقریر ہوگی۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آج جو تقریر حضور نے فرمائی وہ تاریخ میں نہایت سنہری الفاظ میں لکھی جائے گی۔ جب میں نے اس بارہ میں سوچا تو میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ ایک نہایت روحانی شخص ہی اتنی طاقتور تقریر کر سکتا ہے۔ اور جب میں نے اس پر مزید تدبر کیا تو معلوم ہوا کہ یقیناً ایک روحانی شخص ہی اس دلیری کے ساتھ یہ تقریر کر سکتا ہے۔ اور آپ کی اس شجاعت نے ثابت کر دیا کہ آپ ایک روحانی شخصیت ہیں۔ حضور نے ایک مغربی پارلیمنٹ میں کہا کہ دنیا کی بے چینی میں مغربی ممالک کا بھی ہاتھ ہے۔ مثلاً انہوں نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ اسلحہ جو مغربی ممالک بیچتے ہیں وہ دہشت گردوں کے ہاتھ میں کیسے پہنچ جاتا ہے۔ آپ نے اس بات کو بھی واضح کیا کہ جو کینیڈین لوگ دہشت گردی کے لئے جاتے ہیں ان میں سے 20 فیصد خواتین ہوتی ہیں اور وہ آنے والی نسلوں کی بھی اسی رنگ میں رنگین کر دیں گی۔ میں نے اس بارہ میں کبھی نہیں سوچا تھا۔ مجھے یہ بات بھی اچھی لگی کہ حضور نے قرآن کے حوالہ سے بھی بات کی کہ ہمیں اپنے عہد (امانت) پورے کرنے کی ضرورت ہے اور انہوں نے نہایت خوبصورت انداز میں بیان فرمایا کہ حکومت بھی ایک امانت ہے اور حکومتی عہدیداران کو اپنے ان عہدوں کا کما حقہٗ حق ادا کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان علماء نے عوام کو گمراہ کیا ہے اور اس وجہ سے فساد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ حضور نے اسی طرح مغربی ممالک کو بھی چیلنج کیا کہ وہ اس بات کے دعویدار ہیں کہ آزادئ ضمیر اور آزادئ حقوق کو قائم کرتے ہیں اس لئے اب ان کی ذمہ داری

ہے کہ وہ اپنے ان دعووں پر عمل کر کے دکھائیں اور مذہبی امور میں مداخلت نہ کریں جیسے حجاب پر پابندی یا عبادتگاہوں پر پابندی۔ میرے خیال میں آپ نے نہایت حکمت وفراست سے مغرب کو توجہ دلائی ہے۔

❁ اسرئیلی سفیر رافائل باراک (Rafael Barack) نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: کیا ہی متأثر کُن تقریر تھی۔ امن کے لئے اہم پیغام تھا اور یہ کہ تمام مذاہب کو کس طرح ایک دوسرے کی عزّت کرنی چاہئے۔ آج اسلام کے بارہ میں میری سوچ بدل گئی ہے اور اس کی قدردانی بھی بڑھ گئی ہے۔ اس تقریر کو شائع کرنا چاہئے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانا چاہئے۔ اور اگر لوگ اس پیغام کی پیروی کریں گے تو دنیا کے گھمبیر سے گھمبیر مسائل بھی حل ہو سکتے ہیں۔ مجھے حضور کے خطاب میں برداشت کا پہلو بہت پسند آیا اور یہ کہ تمام لوگوں کے حقوق ادا کئے جائیں چاہے وہ مسلمان ہوں یا یہودی سب کے حقوق ادا ہونے چاہئیں۔ اہم اور متاثر کن پیغام تھا۔ امن کے لئے اہم پیغام اور یہ کہ تمام مذاہب کو کس طرح ایک دوسرے کی عزت کرنی چاہئے۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ حیفا میں قائم احمدیہ جماعت اچھا کام کر رہی ہے۔ میں حضور کو حیفا آنے کی دعوت دیتا ہوں تا کہ وہ وہاں کی جماعت کی مساعی کو دیکھ سکیں۔ مجھے علم ہے کہ خلیفۃ المسیح الثانی (رضی اللہ عنہ) ہمارے پاس آئے تھے اور ہماری خواہش ہے کہ موجودہ خلیفہ بھی وہاں تشریف لائیں۔

18/اکتوبر بروز منگل 2016ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چھ بجے ''مسجد بیت النصیر آٹواہ'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق گیارہ بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر بیت النصیر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

Metroland Media کی جرنلسٹ کو انٹرویو

میڈیا گروپس Metroland Media کی نمائندہ جرنلسٹ Bryer Dodge حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لینے کے لئے آئی ہوئی تھی۔

ملاقاتوں کے دوران بارہ بج کر تیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک دوسرے کمرہ میں انٹرویو کے لئے تشریف لائے۔

جرنلسٹ برائیر ڈاج (Bryer Dodge) نے عرض کیا: میں اس علاقہ میں (New Orleans Paper) کی طرف سے کام کرتی ہوں اور ٹورانٹو سٹار کی نمائندگی کر رہی ہوں۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ وقت آپ کے لئے بہت دلچسپ ہے۔ آپ کے لئے بھی اور آپ کی جماعت کے لئے بھی کیونکہ کل آپ Parliament Hill میں تھے۔ آپ کی پرائم منسٹر صاحب کے ساتھ کیا باتیں ہوئیں؟

اس پر حضورِ انور نے فرمایا: دنیا کے حالات سے متعلق مشترکہ نکات پر بات چیت ہوئی۔ یہ بات ہوئی کہ ہم کیسے حالات کا سامنا کر سکتے ہیں۔ دنیا ایک crisis سے گزر رہی ہے اور یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کینیڈا پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ اب جو بھی ہوگا اس کا سب پر اثر ہوگا کیونکہ دنیا ایک global village بن چکی ہے۔ کوئی بات کہیں پر بھی ہو سب پر اس کا اثر پڑے گا۔ سوال یہ ہے کہ ہم Syrian crisis اور refugee crisis کے مسائل کا کیسے حل نکالیں۔ دنیا کو بعض مشترکہ مسائل کا سامنا ہے۔

جرنلسٹ نے سوال کیا: کینیڈا میں refugees کے متعلق کوئی بات ہوئی؟ اس بارہ میں بات ہوئی کہ کینیڈا اس مسئلہ کو کیسے حل کر رہا ہے؟

اس پر حضورِ انور نے فرمایا: کینیڈا کی گورنمنٹ پہلے سے ہی اچھا کام کر رہی ہے۔ اور پناہ گزینوں کو جگہ دے رہی ہے۔ اور کینیڈا کے لوگ پناہ گزینوں کے ساتھ اچھا تعاون کرتے ہیں۔ اس لئے اس بارہ میں مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔

جرنلسٹ نے سوال کیا: بعض لوگ اس تشویش کا اظہار کرتے ہیں کہ کینیڈا کی گورنمنٹ radicalization کو روکنے کے لئے اچھے اقدام نہیں کر رہی۔

اس پر حضورِ انور نے فرمایا: تمام حکومتوں اور کینیڈا کی حکومت کو ایسے اقدام کرنے چاہئیں جن سے radicalization کا خاتمہ ہو۔ آپ کو مجھ سے بہتر پتا ہے کہ کینیڈا کی حکومت اس پر عمل کر رہی ہے یا نہیں۔ کل کی ملاقات سے مجھے تاثر ملا ہے کہ گورنمنٹ کو بہت زیادہ احساس ہے کہ radicalization کو روکنا چاہئے۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ کا کیا خیال ہے کہ سب سے ضروری کام کونسا ہے جس سے radicalization کو ختم کیا جا سکے؟

اس پر حضورِ انور نے فرمایا: تمام بڑی حکومتوں کا ایک گروپ ہے۔ ان کی یو این جنرل اسمبلی میں ایک آواز ہے۔ کینیڈا G-8 ممالک کا بھی حصہ ہے۔ ان سب کی ایک اکٹھی کوشش ہونی چاہئے۔ اس لئے میں ہمیشہ کہتا ہوں اور کل بھی میں نے اشارۃً اپنے خطاب میں کہا تھا کہ گورنمنٹ کو اپنا کردار ادا کرنا چاہئے اور radicalization کو ختم کرنے کے لئے اقدام کرنے چاہئیں۔ مثلاً یو کے میں مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد ہے جو مولویوں کے زیرِ اثر ہیں۔ وہاں میں ہمیشہ کہتا ہوں کہ گورنمنٹ کو ان کے مدرسوں، سکولوں، اور مساجد پر جہاں خطبات دیئے جاتے ہیں گہری نظر رکھنی چاہئے۔ انٹرنیٹ کا بھی ایک کردار ہے۔ اس کو بھی مانیٹر کرنا چاہئے۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے اقدام ہیں جو اٹھانے چاہئیں۔

جرنلسٹ نے سوال کیا: اس وقت امریکہ کے ایک presidential candidate نے بعض ایسے اقدام تجویز کئے ہیں جو بہت سخت ہیں۔ آپ کا اس بارہ میں کیا خیال ہے؟

اس پر حضورِ انور نے فرمایا: لگتا ہے کہ آپ کی رائے میں وہ بھی radical ہے۔

جرنلسٹ نے سوال کیا: Radical لفظ کے معنی اور اس کی تجاویز کو مدِ نظر رکھتے ہوئے وہ واقعتاً radical ہے۔

اس پر حضورِ انور نے فرمایا: جس طرح وہ اپنی campaign چلا رہا ہے لگتا ہے کہ وہ پریزیڈنٹ نہیں بننا چاہتا۔ اگر وہ امریکہ کا پریزیڈنٹ بن جاتا ہے تو امریکہ میں بہت سے ethnic گروہ ہیں۔ افریقن امریکن کی لاکھوں میں تعداد ہے۔ اسی طرح مسلمان بھی ہیں۔ اگر وہ یہ کہتا ہے کہ وہ افریقن کے ساتھ ایسا سلوک کرے گا، اور مسلمانوں کے ساتھ بھی، اور ایشیا کے لوگوں کے ساتھ بھی، تو یہ فضول بات ہے۔ اگر وہ واقعتاً جیت جاتا ہے میرا نہیں خیال کہ وہ سب کچھ کرے گا جو وہ کہتا ہے اور نہ ہی اپنی بیان شدہ پالیسیوں پر عمل کرے گا۔ کیونکہ اس کو ایک پارٹی کی حمایت ہے۔ اور پارٹیوں کی اپنی manifesto ہوتی ہے جس پر عمل کرنا لازمی ہوتا ہے۔ میرا نہیں خیال کہ وہ سب کچھ کرے گا جو وہ کہہ رہا ہے۔ ہاں جو وہ کر رہا ہے وہ صرف الیکشن جیتنے کی ترکیب ہے۔

جرنلسٹ نے سوال کیا: اس کے بعض اعمال سے نفرت اور دقیانوسی تصورات پھیل رہے ہیں۔ غیر مسلم لوگوں کو آپ اس بارہ

میں کیا نصیحت کرتے ہیں۔ خاص طور پر کینیڈا اور امریکہ کے لوگوں کو کیا نصیحت کرتے ہیں؟ وہ اپنے مسلمان دوستوں سے کیسا رویہ اختیار کریں؟

اس پر حضورِ انور نے فرمایا: اگر ایک مسلمان اچھا شہری ہے تو انہیں ایک دوسرے کی عزت کرنی چاہئے۔ یہی اصل بات ہے۔ چونکہ وہ دونوں ایک ہی ملک کے شہری ہیں تو انہیں امن کے ساتھ رہنا چاہئے۔ کہا جاتا ہے کہ مسلمان اپنے ملک کے وفادار نہیں اور اس معاشرے سے ہم آہنگ نہیں ہوتے۔ یہ سچی بات نہیں ہے۔ کیونکہ اگر وہ وفاداری نہیں کر رہے تو یہ ان کا اپنا عمل ہے۔ اسلام کی تعلیم نہیں ہے۔ اسلام کی تعلیم تو یہ ہے کہ اپنے وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جیسے آپ اپنے خالق کا حق ادا کرتے ہیں اسی طرح مخلوق کا بھی حق ادا کرنا چاہئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے ہم وطن کی عزت کریں۔ اگر یہ ہو تو پھر کوئی نفرت باقی نہیں رہے گی اور نہ ہی کوئی اور مسئلہ پیدا ہوگا۔

جرنلسٹ نے سوال کیا: آپ نے انٹرنیٹ کے بارہ میں ذکر کیا لیکن وہ ایک فائدہ مند چیز بھی ہے۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کی جماعت نئی ایجادات کو نوجوان مسلمانوں کے فائدہ کے لئے استعمال کر سکتی ہے؟

اس پر حضورِ انور نے فرمایا: ہمیں تو صرف احمدی نوجوانوں کی فکر ہے۔ ہم radicalized نہیں ہو رہے باوجود اس کے کہ ہمارے نوجوان انٹرنیٹ استعمال کرتے ہیں۔ ان کے پاس بھی انٹرنیٹ کی access ہوتی ہے۔ لیکن اس میں سے بری چیزیں لینے کی بجائے وہ اس سے سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ انٹرنیٹ کے بہت سے فائدے بھی ہیں۔ اگر طلباء کو سکھایا جائے اور والدین مانیٹر کریں تو پھر انٹرینٹ کے ذریعہ کوئی radicalization نہ ہو۔ اور حکومتوں کو بھی بعض اقدام کرنے چاہئیں۔ مجھے نہیں پتہ کہ آپ کی آزادی پر اثر پڑتا ہے یا نہیں لیکن انٹرنیٹ بعض حالات میں مانیٹر ہونا چاہئے۔ لیکن بعض صورتوں میں انٹرنیٹ کی کمپنیاں کبھی بھی کسی شخص کی ذاتی اکاؤنٹ میں مداخلت کی اجازت نہیں دیتیں۔ لیکن ملک کے فائدہ کے لئے ان کو یہ کرنا چاہئے۔

جرنلسٹ نے سوال کیا: کینیڈا کے رہائشیوں کے لئے آپ کا کیا پیغام ہے؟

اس پر حضورِ انور نے فرمایا: احمدیوں کا یہی پیغام ہے کہ ہم قانون کی پابندی کرنے والے لوگ ہیں۔ ہم تو ہمیشہ اس بات کو مانتے ہیں جس کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں کہ اپنے وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔ یہی پیغام میں ہمیشہ سے دیتا آیا ہوں۔ ہمارے بچوں کو شروع سے یہی سکھایا جاتا ہے کہ تم نے قانون کی پابندی کرنے والا بننا ہے، تم نے ملک کا وفادار بننا ہے اور تم نے ملک میں رہتے ہوئے معاشرے کا حصّہ بننا ہے۔ بچوں کے علاوہ بڑوں کو بھی یہی سبق دیا جاتا ہے۔ خاص طور پر جو یہاں ہجرت کر کے آتے ہیں۔ لہٰذا یہاں جو احمدی مہاجرین ہیں وہ بھی اچھی طرح معاشرے میں ہم آہنگی اختیار کر چکے ہیں۔ اور جب کوئی معاشرے کا حصّہ بن جائے پھر وہ اپنے آپ کو اجنبی محسوس نہیں کرتا۔ جیسے میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ جب آپ قانون کی پابندی کرنے والے ہوں گے تب آپ کو ملک کے تمام قوانین پر عمل کرنا ہوگا۔

یہ انٹرویو بارہ بج کر 45 منٹ تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں دوبارہ فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 24 خاندانوں کے 112 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔

آٹوا (Ottawa) کی مقامی جماعت کے علاوہ مانٹریال (Montreal) سے بھی بعض فیملیز 200 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔ ان سبھی نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بج کر پندرہ منٹ پر ختم ہوا۔

بعد ازاں مکرم عابد وحید خان صاحب انچارج پریس اینڈ میڈیا آفس نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔

اس کے بعد تصاویر کا پروگرام ہوا۔ لوکل مجالس عاملہ، خدام الاحمدیہ اور انصاراللہ کی مجلس عاملہ اور دیگر کارکنان نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

اس کے بعد سوا دو بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النصیر کے بیرونی احاطہ اور قطعہ زمین کا معائنہ فرمایا اور باقاعدہ مسجد کی تعمیر کی پلاننگ کے لئے جگہ کا جائزہ لیا۔ اس دوران حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لنگر خانہ میں بھی تشریف لے گئے اور کھانے کے انتظام کا معائنہ فرمایا۔

اب پروگرام کے مطابق یہاں ''بیت النصیر'' سے رہائش گاہ جانا تھا اور پھر وہاں سے آگے واپس ٹورانٹو کے لئے روانگی تھی۔

تمام احباب جماعت مَرد و زن، بچے بچیاں، جوان بوڑھے اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے بیرونی احاطہ میں جمع تھے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور یہاں سے رہائشگاہ کے لئے روانگی ہوئی۔ دو بج کر پینتالیس منٹ پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

اب پروگرام کے مطابق یہاں سے ٹورانٹو، پیس ویلیج کے لئے روانگی تھی۔

چار بج کر بیس منٹ پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ مانٹریال سے خدام کی ایک ٹیم سیکیورٹی ڈیوٹی کے لئے آٹوا آئی تھی۔ ان سبھی خدام کو حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شرف مصافحہ بخشا۔

بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور قافلہ ٹورانٹو کے لئے روانہ ہوا۔

آٹوا سے احمدیہ پیس ویلیج کا فاصلہ 495 کلومیٹر ہے۔ پروگرام کے مطابق راستہ میں کنگسٹن شہر میں کچھ دیر کے لئے رک کر نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی اور ریفریشمنٹ کا انتظام کیا گیا تھا۔ مقامی جماعت نے یہ انتظام Travelodge ہوٹل کے ایک ہال میں کیا تھا۔

210 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد سات بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہاں تشریف آوری ہوئی۔ سات بجکر چالیس منٹ پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ بعد ازاں یہاں سے آگے سفر جاری رہا اور مزید 285 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد رات دس بجکر چالیس منٹ پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پیس ویلیج تشریف آوری ہوئی۔ جونہی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی احمدیہ ایونیو سے گزرتے ہوئے بشیر سٹریٹ میں داخل ہوئی تو اپنے پیارے آقا کی آمد کے منتظر ہزاروں افراد نے جن میں مرد و زن، بچے بچیاں شامل تھے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے اور اپنے آقا کا بڑا والہانہ استقبال کیا۔

(باقی صفحہ 47)

جماعت احمدیہ کینیڈا کے 41ویں جلسہ سالانہ 2017ء کی چند جھلکیاں

جماعت احمدیہ نوع انسانی کے لئے عافیت کی ایک حصار ہے، عالمی قیام امن کے لئے حقیقی اور سچی خلافت ناگزیر ہے

کینیڈا کے ہر صوبہ اور ہر بڑے شہر میں مساجد تعمیر کی جائیں گی۔ انشاء اللہ

وزیراعظم کینیڈا، وزیراعلیٰ انٹاریو اور شہروں کے میئرز کے پیغامات تہنیت، وفاقی، صوبائی اور دیگر اہم شخصیات کے خطابات

35 ممالک کے 20 ہزار سے زائد افراد کی شرکت، 3000 سے زائد رضا کاروں کی خدمات، مسلم اور غیر مسلموں کی بھرپور شرکت

ہدایت اللہ ہادیؔ ناظم شعبہ احمدیہ مسلم جماعت میڈیا

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ اس کی رحمتوں اور برکتوں کو سمیٹتے ہوئے اپنی اعلیٰ روایات کے ساتھ جماعت احمدیہ کینیڈا کا اکتالیسواں جلسہ سالانہ مورخہ 7 جولائی 2017ء کو انٹرنیشنل سینٹر، ایئر پورٹ روڈ، مسسساگا میں شروع ہوکر 9 جولائی 2017ء کو انتہائی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

اس جلسہ میں پینتیس (35) ممالک کے نمائندوں نے شرکت کی۔ جن میں امریکہ، الجیریا، آسٹریلیا، بیلجیئم، بیلیز، بنگلہ دیش، سوئٹزرلینڈ، چین، ڈنمارک، ایکواڈور، فرانس، جرمنی، گھانا، ہالینڈ، انڈونیشیا، انڈیا، آئرلینڈ، عراق، کیریباٹی، کویت، ماریشش، میکسیکو، مائکرونیشیا، مارشل آئی لینڈ، نیوزی لینڈ، ناروے، پاکستان، سعودی عرب، سنگاپور، سپین، سویڈن، تھائی لینڈ، متحدہ امارات، یوگنڈا، انگلستان اور بعض دیگر ممالک کے عشاقِ احمدیت شامل تھے خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال 20,260 افراد نے شمولیت کی۔

جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامات کا معائنہ

3 جولائی 2017ء نماز عصر کے بعد ایوان طاہر میں جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامات کے معائنہ کی تقریب ہوئی۔ جس میں افسران، ناظمین، منتظمین اور رضا کاروں نے شرکت کی۔ جن کی تعداد ایک ہزار سے زائد تھی۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے خطاب فرمایا اور جلسہ سالانہ کے بعض امور کے متعلق خلفائے کے ارشاد پڑھ کر سنائے اور خاص طور جلسہ سالانہ کے مہمانوں کے ساتھ حسن سلوک اور مہمان نوازی کی تلقین فرمائی۔

جلسہ گاہ کے انتظامات کا جائزہ

شام ساڑھے سات بجے محترم امیر صاحب نے جلسہ سالانہ کے تمام شعبہ جات کے انتظامات کا جائزہ لیا اور بعض امور کے بارہ میں خصوصی ہدایات دیں۔ اس کے بعد افسران، ناظمین اور رضا کاروں کے ساتھ عشائیہ تناول فرمایا۔

لنگر خانہ کا افتتاح

محترم امیر صاحب ایوان طاہر سے لنگر خانہ تشریف لے گئے اور وہاں کے تمام شعبہ جات کا جائزہ لیا۔ اور بعض امور کے بارہ میں خصوصی ہدایات بھی دیں۔ اور لنگر خانہ کا افتتاح کرتے ہوئے لنگر کے چولہے شروع کرنے کے لئے آگ جلائی۔ اس کے بعد دعا کروائی۔

جلسہ گاہ کا ایک عمومی جائزہ

اس بار جلسہ سالانہ، جلسہ گاہ، شعبہ خدمت خلق میں بعض تبدیلیاں کی گئیں جن سے جملہ انتظامات میں بہت بہتری آئی۔ مہمانوں کے لئے موزوں اور مناسب سہولتیں فراہم کی گئیں۔

جلسہ گاہ میں خلافت احمدیہ کے موضوع پر نہایت دلچسپ، معلومات آفرین اور بہت خوبصورت نمائش تھی۔

باہر بک سٹور بھی کتابوں سے بھرا ہوا تھا۔ نئی کتب کی وجہ سے خریداروں کا تانتا بندھا ہوا تھا۔

رجسٹریشن کا شعبہ بڑی مستعدی سے باتصویر مستقل شناختی کارڈ بنا رہا تھا۔ اس خصوصی ہال میں، طبی امداد، ایمرجنسی، خصوصی خدمات اور بعض دیگر شعبوں کے سٹال تھے۔ جلسہ گاہ میں چھوٹے چھوٹے بچے احباب جماعت کو پانی فراہم کرتے رہے۔

کھانے کے بڑے ہال تھے جن میں طعام گاہیں قائم کی گئی تھیں۔ جلسہ گاہ کے ساتھ ہی بزرگوں کے لئے کھانے کا علیحدہ انتظام تھا جہاں میزوں پر کھانے کی ٹرے، پانی کے جگ، گلاس اور روٹیوں کے پیکٹ رکھ دئے گئے تھے جس کو جتنی ضرورت ہوتی وہ کھانا لے لیتا۔ اور قریب ہی چائے کی سہولت بھی موجود تھی۔

جلسہ گاہ کے باہر کی طرف مختلف سٹال لگے ہوئے تھے۔ افسر بازار ان کی نگرانی کرتے رہے کہ دوران جلسہ تمام سٹال بند ہوں۔ ان میں ہیومینٹی فرسٹ، مجلس انصاراللہ کینیڈا، مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا اور جماعت احمدیہ کینیڈا کے شعبہ مال وغیرہ کے سٹال بھی تھے۔

مردانہ جلسہ گاہ

اس بار جلسہ سالانہ کے بابرکت ایام میں جماعت احمدیہ کے پندرہ (15) جید علماء اور محققین نے قرآن کریم، احادیث نبویہ اور تاریخ کی روشنی میں نماز، سادہ زندگی، اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کے دوران پیش آنے والے ایمان افروز واقعات، جو کچھ انہیں رزق دیتے ہیں اس میں سے خرچ کرتے ہیں، نفاست اور نظافت: روحانی ترقی کی شاہراہ، آنحضرت ﷺ کی مثالی عائلی زندگی کا نمونہ، ہستی باری تعالیٰ: قبولیتِ دعا کی روشنی میں، کینیڈا کے پچاس سال: عالمی انسانی اقدار کا بہترین نمونہ، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ: معاشرہ میں امن اور انصاف کا قیام، منشیات اور شراب نوشی: روحانی، طبعی اور سماجی تنزل، انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا: ہماری ذمہ داریاں، خلافت۔ ہستی باری تعالیٰ کی فعلی شہادت، نومبائعین کے ایمان افروز واقعات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ نوع انسانی کے لئے عافیت کا حصار اور

بعض دیگر موضوعات پر اردو اور انگریزی میں بڑی پر معارف اور ایمان افروز تقاریر کیں۔

جلسہ گاہ میں انتظامات کا معائنہ

6 جولائی 2017ء کو شام ساڑھے سات انٹرنیشنل کنونشن سینٹر، ایئرپورٹ روڈ، مسسساگا میں جلسہ سالانہ، جلسہ گاہ اور شعبہ خدمت خلق کے جملہ انتظامات کا جائزہ لیا گیا۔ محترم امیر صاحب کینیڈا نے جملہ انتظامات کا معائنہ کرتے وقت بہتر انتظامات کے لئے ہدایات دیں۔

نمائندہ مرکز

امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم مولانا محمد اظہر حنیف صاحب، مشنری انچارج و نائب امیر جماعت احمدیہ امریکہ کو مرکز کا نمائندہ مقرر فرمایا۔

ان کے علاوہ جماعت احمدیہ امریکہ کے نائب امیر، صدر مجلس انصاراللہ، نیشنل سیکرٹری تربیت مکرم ڈاکٹر فہیم احمد یونس قریشی صاحب اس جلسہ کے خصوصی مقرر تھے۔

ان کے علاوہ پچیس (25) معزز مہمانوں نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ جن میں لبرل پارٹی آف کینیڈا، ڈیموکریٹک پارٹی کے ممبر آف پارلیمنٹ، شہروں کے میئرز اور بعض دیگر اشخاص قابل ذکر ہیں۔

جلسہ گاہ کا سٹیج

جلسہ سالانہ کے سٹیج پر قرآن کریم کی آیت کریمہ ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء و المنکر

(سورۃ العنکبوت 46:29)

نماز یقیناً برائیوں اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔ جلی حروف میں لکھا ہوا تھا۔

Surely, Prayer restrains one from indecency and manifest evil.

جمعۃ المبارک مورخہ 7 اگست 2017ء

نماز جمعہ

حسب روایت جلسہ سالانہ کا آغاز نماز جمعہ سے ہوا۔ مکرم مولانا محمد اظہر حنیف صاحب، مشنری انچارج امریکہ، نمائندہ مرکز نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے موجودہ دور کی بین الاقوامی صورت حال خاص طور پر دہشت گردی اور قیام امن کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گراں قدر کوششوں کا تذکرہ کیا۔ Islamic State in Iraq and Syria جو خلافت اسلامیہ کا دعویٰ کرتی ہے اس کا اسلامی تعلیمات سے کوئی تعلق نہیں۔ اسلام کا دہشت گردی سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ بلکہ یہ تنظیم اسلامی تعلیمات کے خلاف سرگرمیوں میں ملوث ہونے کی وجہ سے اسلام کو بدنام کرنے کا سبب بن رہی ہے۔ خلافت حقہ اسلامی، خلافت منہاج النبوۃ سے وابستہ ہے اور آج تمام دنیا میں ایک ہی خلیفہ ہے اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا مظہر ہے۔

خطبہ جمعہ کے بعد نماز جمعہ و نماز عصر ادا کی گئیں۔

جماعت احمدیہ کینیڈا کی

پریس کانفرنس اور انٹرویوز

نماز جمعہ کے بعد امیر جماعت احمدیہ کینیڈا مکرم ملک لال خاں صاحب، نمائندہ مرکز مکرم مولانا محمد اظہر حنیف صاحب اور مشنری انچارج کینیڈا مکرم مولانا خلیل احمد مبشر صاحب نے انٹرنیشنل سنٹر کے ایک خوبصورت نمائش ہال میں ایک مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ جس میں ملکی و غیر ملکی پرنٹ، الیکٹرانک میڈیا اور سوشل میڈیا کے نمائندوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔

آپ نے دنیا کو درپیش چیلنجز اور مسائل پر مختصر اظہار خیال کیا اور میڈیا کے سوالات کے جوابات دیئے۔ محترم امیر صاحب نے کہا کہ:

”جماعت احمدیہ قرآنی تعلیمات کی پیروی میں ہر اچھے کام میں پہل کرتی اور مدد اور تعاون فراہم کرتی ہے، ”محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں“ ہمارا ماٹو اور سلوگن ہے، ہماری جماعت کسی بھی کمیونٹی، مسلم یا نان مسلم، سب سے رابطے کر رہی ہے، کینیڈا میں بھی جماعت احمدیہ کے بارہ میں بعض غلط فہمیاں پھیلائی جا رہی ہیں، اور کچھ لوگ ہمیں دشمن بھی سمجھتے ہیں مگر ہم اس نفرت کو محبت سے ختم کرنے پر یقین رکھتے ہیں، ہم برے لوگوں سے نہیں، صرف برے کاموں سے نفرت کرتے ہیں۔“

محترم امیر صاحب کا کہنا تھا کہ کچھ لوگ جماعت کے خلاف پراپیگنڈا میں لگے ہوئے ہیں مگر زیادہ تر مسلم گروپ ہمارے بارہ میں مثبت سوچ رکھتے ہیں، اور ہمارے اجتماعات میں بھی آتے رہتے ہیں۔

ایک سوال پر محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ انتہا پسند تنظیم داعش کے لوگ معصوم اور بے گناہ افراد اور خواتین کو قتل کر رہے ہیں، وہ خود کو مسلمان قرار دیتے ہیں مگر یہ اسلام نہیں بلکہ وہ اپنے مقاصد اور ایجنڈا کی تکمیل کے لئے اسلام کا نام استعمال کر رہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے عالمی دوروں کے کئی مواقع پر اپنے خطابات اور مختلف سیشنز میں داعش کی سرگرمیوں اور کارروائیوں کی شدید مذمت کی ہے۔“

میڈیا کے ایک نمائندے نے سوال کرتے ہوئے کہا کہ کینیڈا میں احمدیہ مسلم جماعت اور دیگر مسلمانوں کے ساتھ بہتر تعلقات اور خوشگوار فضا کیسے قائم ہو سکتی ہے۔

جماعت احمدیہ کی سرکردہ شخصیت سر محمد ظفر اللہ خان مرحوم کی پاکستان کے لئے بڑی خدمات ہیں جنہوں نے قرارداد پاکستان کا متن بھی تیار کیا، موجودہ پاکستان کو بہتر پاکستان بنانے میں جماعت کیا کردار ادا کر سکتی ہے۔

اس پر محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ مسلم دیگر تمام مسلم جماعتوں کے ساتھ مل کر کام کرنے کو تیار ہے اور اس سلسلے میں اپنا سلوگن ”محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں“ پیش کرتی ہے، تاہم باہمی تعاون میں پیش رفت کی لئے دیگر جماعتوں اور گروپوں کی آمادگی بھی ضروری ہے۔“

اس سوال پر کہ احمدیہ جماعت پاکستان میں جمہوریت اور آمریت میں سے کس طرز حکومت کو بہتر سمجھتی ہے۔

نائب امیر و مشنری انچارج امریکہ مکرم مولانا محمد اظہر حنیف صاحب نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ ایسی حکومت چاہتی ہے جو قرآنی تعلیمات کے عین مطابق ہو، جس میں بنیادی انسانی حقوق اور آزادی اظہار رائے ہو، ضمیر پر کوئی جبر نہ ہو، جماعت احمدیہ کسی بھی حکومت کو چیلنج نہیں کرتی اور کبھی کسی حکومت کا تختہ الٹنے جیسی سرگرمیوں میں شامل نہیں ہوتی۔

جہادی تنظیموں کے حوالہ سے سوال پر ان کا کہنا تھا کہ آج کل جس کو جہاد کہا جا رہا ہے وہ انسانیت کے بنیادی مقاصد کے منافی ہے۔ جماعت احمدیہ نے پیس کانفرنسز اور دیگر مواقع پر ہمیشہ باہمی محبت و احترام، انسانی برابری اور یگانگت کو پروان چڑھانے کی بات کی ہے۔

پریس کانفرنس کے بعد میڈیا کے نمائندوں نے محترم ملک لال خاں صاحب ، مکرم مولانا خلیل احمد مبشر صاحب مشنری انچارج کینیڈا اور مکرم مولانا محمد اظہر حنیف صاحب سے خصوصی انٹرویوز بھی لئے۔

تقریب پرچم کشائی

نماز جمعہ کے بعد داخلی گیٹ کے باہر مکرم مولانا محمد اظہر حنیف صاحب، مشنری انچارج امریکہ، نمائندہ مرکز نے لوائے احمدیت اور مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے کینیڈا کا قومی پرچم لہرایا۔

سلسلہ تقاریر

اس جلسہ کے چار اجلاس ہوئے۔ ہر اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوتا اور اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شیریں کلام ترنم سے پیش کیا جاتا رہا۔

مستورات کے جلسہ گاہ میں دوسرے روز سہ پہر پونے تین بجے ایک اجلاس علیحدہ منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں چار تقاریر ہوئیں۔ جلسہ سالانہ کی باقی تمام کاروائی مردانہ جلسہ گاہ سے نشر ہوتی رہی۔

پہلا اجلاس

سہ پہر ساڑھے چار بجے پہلے روز کے پہلے اجلاس کی صدارت مکرم مولانا خلیل احمد مبشر صاحب، مشنری انچارج کینیڈا نے کی۔ اس اجلاس میں چار تقاریر انگریزی میں ہوئیں۔ اور ان کے ساتھ ساتھ اردو، فرنچ اور عربی زبانوں میں ترجمہ پیش کیا جاتا رہا۔

1۔ پہلی تقریر مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔

"Surely, Prayer Restrains One from Indecency and Manifest Evil." 29:45

نماز یقیناً برائیوں اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔

2۔ دوسری تقریر مکرم مولانا اعزاز احمد صاحب مشنری ایم ٹی اے انٹرنیشنل کینیڈا تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔

Living a Simple Life

سادہ زندگی

3۔ ان کے بعد جماعت احمدیہ Belize کے جنرل سیکرٹری عبدالمجید کمال الدین Nunez صاحب کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔

Faith-inspiring Experience of a Convent to Ahmadiyyat

قبولیت احمدیت کا ایمان افروز واقعہ

Parliamentary Friends Association Award

مکرم محمد آصف افضل خاں صاحب سیکرٹری امور خارجیہ نے مذکورہ بالا ایسوسی ایشن کا تعارف کروایا اور بتایا کہ اب تک ساٹھ ممبران پارلیمنٹ اس میں شامل ہو چکے ہیں۔ اس موقع پر درج ذیل تین معزز مہمانوں کا تعارف کروایا۔

1. Deb Shulte, MP - Associate Chair of PFA of AMJ
2. Hon. Judy Sgro, MP - Chair Person of PFA of AMJ
3. Jim Karygiannis , ex. MP and Present City Councillor Toronto

امسال سٹی آف ٹورانٹو کے کونسلر Mr. Jim Karygiannis کو یہ ایوارڈ دیا گیا۔ Former MP

4۔ مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب، سابق مشنری انچارج کینیڈا کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔

Faith-Inspiring Incident s in the : Propagation of Islam Ahmadiyyat

اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کے دوران پیش آنے والے ایمان افروز واقعات

جلسہ کے انتظامات کا عمومی جائزہ

شام کا کھانا کھانے کے بعد جلسہ گاہ میں جلسہ سالانہ کے پہلے روز کے جملہ انتظامات کے بارہ میں مکرم امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کے ساتھ افسران اور ناظمین کا اجلاس منعقد ہوا اور صورتِ حال کا جائزہ لیا گیا اور خاص طور پر کل کے معزز مہمانوں کے خطابات کے لئے انتظامات کے بارہ میں لائحہ عمل تیار کیا گیا۔

ہفتہ مورخہ 8 جولائی 2015ء

دوسرا اجلاس

گیارہ بجے اس اجلاس کی صدارت مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب سابق مشنری انچارج کینیڈا نے کی۔ دوسرے دن پہلے اجلاس میں چار تقاریر ہوئیں جن میں دو اردو میں تھیں اور دو انگریزی میں جو درج ذیل ہیں۔

1۔ پہلی تقریر جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طالب علم مکرم سرمد نوید صاحب کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔

Cleanliness: A path to Enhance Spirituality.

نفاست اور نظافت: روحانی ترقی کی شاہراہ

2۔ دوسری تقریر مکرم نعیم احمد لکھن صاحب، مقامی امیر جماعت احمدیہ وینکوور کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔

اور جو کچھ انہیں رزق دیتے ہیں، اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ (سورۃ البقرۃ 4:2)

3۔ تیسری تقریر مکرم مولانا خلیل احمد مبشر صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔

آنحضرت ﷺ کی مثالی عائلی زندگی

تاریخی ویڈیو

ان کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کینیڈا اکتوبر۔نومبر 2016ء کی جھلکیاں دکھائی گئیں۔

4۔ اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری پیل ریجن کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔

Existance of God in the light of the Acceptance of Prayers

ہستی باری تعالیٰ: قبولیت دعا کے ایمان افروز واقعات

نمازیں

اجلاس کے بعد ظہر و عصر کی نمازیں ادا کی گئیں اور پھر احباب جماعت نے دوپہر کا کھانا کھایا۔

تیسرا اجلاس

سہ پہر پونے چار بجے اس اجلاس کی صدارت مکرم مولانا محمد اظہر حنیف صاحب مشنری انچارج و نائب امیر امریکہ نمائندہ مرکز نے کی۔ دوسرے دن دوسرے اجلاس میں تمام تقاریر انگریزی میں ہوئیں۔ اور بعض معزز مہمانوں نے خطاب کئے۔

1۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولانا امتیاز احمد سرا صاحب

مشنری آٹواہ کی تھی۔آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔

150 years of Canada : A Global Role Model of Humanitarian Values

کینیڈا کے پچاس سال : عالمی انسانی اقدار کا بہترین نمونہ

تقریب علمِ انعامی واسناد

جلسہ سالانہ کے موقع پر حسب روایت جماعت کی ذیلی تنظیموں مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس اطفال الاحمدیہ اور مجلس انصار اللہ کی 2016-2015ء کی حسن کارکردگی کی بنا پر علمِ انعامی اور اسناد کی تقریب منعقد ہوئی۔

علمِ انعامی کی مجلس خدام الاحمدیہ مسس ساگا ایسٹ اور مجلس اطفال الاحمدیہ برمپٹن ایسٹ مستحق قرار پائیں۔ ریجنل سطح پر مجلس خدام الاحمدیہ یارک اول، مقامی ریجن دوم، جی ٹی اے سینٹر سوم اور مجلس اطفال پریری اول، یارک دوم اور جی ٹی اے سینٹر سوم قرار پائے۔

اسی طرح مجلس انصاراللہ کیلگری نارتھ ایسٹ علمِ انعامی کی مستحق قرار پائی۔ جب کہ ریجنل مجالس میں مجلس انصاراللہ پیس ویلج مقامی اول، برٹش کولمبیا دوم اور کیلگری سوم قرار پائیں۔

ذیلی تنظیموں میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی مجالس کو علمِ انعامی اور ریجنل سطح پر اول دوم سوم آنے والوں کو مرکز کے نمائندہ خصوصی مکرم مولانا محمد اظہر حنیف صاحب نے اسناد عطا کیں۔

سالانہ سر ظفر اللہ خاںؓ ایوارڈ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے کینیڈا جماعت نے 2012ء سے سر محمد ظفر اللہ خانؓ ایوارڈ کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس دوران انسان دوستی، امن پسندی اور گراں قدر طویل خدمات کے پیش نظر درج ذیل عمائدین سر ظفر اللہ خانؓ ایوارڈ کا مستحق قرار دئے گئے۔

1. Hon. Greg Sorbara (2012)
2. Hon. Art Eggleton (2013)
3. Her Worship Hazel McMcallion (2014)
4. Hon. Irwin Cotler (2015)
5. Hon. Louise Arbour (2016)

امسال اس ایوارڈ کی تقریب میں سی بی سی کے نامور صحافی Peter Mansbridge کو ان کی گراں قدر طویل خدمات کے پیش نظر سر ظفر اللہ خانؓ ایوارڈ کا مستحق قرار دیا گیا۔ چونکہ وہ گزشتہ ماہ اپنی ملازمت سے سبکدوش ہونے کے بعد تعطیلات منا رہے تھے اس لئے وہ اس تقریب شرکت میں نہیں کر سکے۔ اس لئے انہوں نے اپنے ویڈیو پیغام میں اس گراں قدر ایوارڈ کے لئے اپنے قلبی جذبات کا اظہار کیا اور جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا۔

معزز مہمانوں کے خطابات

جلسہ سالانہ کے موقع پر، وفاقی وصوبائی وزراء، پارلیمنٹ کے اراکین، Members of Legislative Assembly شہروں کے میئرز، کونسلرز، مختلف ممالک کے قونصل جنرل، فائر چیف، پولیس افسران، یہودی کمیونٹی، دیگر ملکوں کے ممبرز آف پارلیمنٹ، سابقہ ممبرز آف پارلیمنٹ، مختلف تنظیموں کے نمائندوں، دانشوروں، میڈیا وغیرہ نے شرکت کی جن کی تعداد 98 تھی۔ جس میں انہوں نے جماعت احمدیہ کی خدمتِ انسانیت کے کاموں، امن وسلامتی، صلح وآشتی، اخوت و محبت، اخلاص وایثار، نظم وضبط، یک جہتی اور باہمی تعاون پر شاندار خراج تحسین پیش کیا اور جلسہ سالانہ کے متعلق اپنے اچھے تاثرات کا اظہار کیا۔

وقت کی کمی کے باعث درج ذیل معزز مہمانوں نے وقفہ وقفہ کے بعد حاضرین سے خطاب فرمایا اور جماعت احمدیہ کے بارہ میں اپنے تاثرات بیان کئے۔ اور ساتھ ساتھ ان خطابات کا اردو زبان میں ترجمہ بھی پیش کیا جاتا رہا۔

1. Arif Virani - MP and Parliamentary Secretary for Minister of Canadian Heritage (Multiculturism)
2. Yasmin Ratansi - MP
3. Iqra Khalid - MP
4. Salma Zahid - MP
5. Jeff Ward - Mi'kmaq Member from Sydney NS
6. Cheif Eva Hill - Six Nations of the Grand River
7. Muhammad Fayyaz - Member of Legislative Assembly
8. Moe Ladha - President of Muslim Canadian Vote
9. Kareem David Musa - MP Carribean Shores - Deputy Leader of Opposition - Belize
10. Deon Leslie - Councillor City of Belize
11. His Worship Dave Barrow - Mayor Richmond Hill
12. His Worship Rob Keffer - Mayor Town of Bradford
13. Hon. Laura Albanese - MPP - Minister of Immigration for Ontario
14. Raj Grewal - Member Parliament & Associate chair of Parliamentary Friends Association of AMJ
15. Ruby Sahota - MP
16. Kamal Khera - MP
17. Sonia Sidhu - Mp
18. Hon. Steven Dal Duca - MPP - Minister of Transportation (On Stage Accommpanied by MPP Amrit Mangat and MPP Harinder Malhi)

2۔ معزز مہمانوں کے بعد جلسہ کی دوسری تقریر مکرم مولانا محمد اسحاق فونسیکا (Isaac Fonseca) صاحب مشنری مانٹریال کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔

Hazrat Umar's Caliphate: Establishment of a Peaceful and Just Society

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ: معاشرہ میں امن اور انصاف کا قیام

3۔ اس اجلاس کی آخری تقریر امریکہ سے آئے ہوئے معزز مہمان، نائب امیر، نیشنل سیکرٹری تربیت اور صدر مجلس انصاراللہ مکرم ڈاکٹر محمد فہیم یونس قریشی صاحب کی تھی۔ آپ کی تقریر کی عنوان تھا۔

Drugs & Alcohol: Physical, Spiritual & Social Deterioration

منشیات اور شراب نوشی: روحانی، طبعی اور سماجی تنزل

تبصرہ کتب

مکرم امیر صاحب کینیڈا نے بعض نئی کتب کا تعارف پیش کیا جن میں حمامۃ البشریٰ، اتمام الحجہ، مواہب الرحمٰن، استفتاء کا عربی ترجمہ، صحیح بخاری چھ جلدوں اور صحیح مسلم کا سیٹ پندرہ جلدوں، تفسیر صغیر، حیات قدسی، احمدیہ پاکٹ بک، تفہیمات ربانیہ،

دیباچہ تفسیر القرآن اور بعض انگریزی کتب شامل ہیں۔اوران کی خریداری کے لئے احباب کوتحریک فرمائی۔

عشائیہ

اس کے بعد اعلانات ہوئے اور مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

جلسہ کے انتظامات کا عمومی جائزہ

حسب معمول شام کا کھانا کھانے ے بعد جلسہ گاہ میں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز کے جملہ انتظامات کے بارہ میں مکرم امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کے ساتھ افسران اور ناظمین کا اجلاس منعقد ہوا اور صورتِ حال کا جائزہ لیا گیا اور خاص طور پر آخری دن کے اختتامی اجلاس کے لئے انتظامات کے بارہ میں لائحہ عمل تیار کیا گیا۔

اعلان نکاح

حسب روایت جلسہ سالانہ کے دوسرے روز 8 جولائی 2017ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کرنے کے بعد مکرم مولانا خلیل احمد مبشر صاحب، مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے تین نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

سوال وجواب کی اک دلچسپ محفل

نکاحوں کے بعد مسجد بیت الاسلام میں سوال وجواب کی ایک دلچسپ اور نہایت علمی محفل منعقد ہوئی۔جس میں مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا، مکرم مولانا محمد اظہر حنیف صاحب نمائندہ مرکز اور مکرم ڈاکٹر فہیم یونس قریشی صاحب مہمان خصوصی امریکہ نے احباب وخواتین کے سوالوں کے بڑے علمی اور ٹھوس جوابات دئے۔

اتوار مورخہ 9 جولائی 2017ء

آخری اور چوتھا اجلاس

صبح گیارہ بجے آخری اور چوتھا اجلاس شروع ہوا جس کی صدارت مکرم ملک لال خاں صاحب، امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے کی۔اس اجلاس میں درج ذیل چار تقاریر ہوئیں جن میں سے ایک اردو زبان میں تھی۔

1۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولانا فرحان اقبال صاحب، مشنری پیس ویلج کی تھی۔آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔

Resposible Use of Internet and Social Media

انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا : ہماری ذمہ داریاں

معزز مہمانوں کے خطاب

اس اجلاس میں مختلف وقفوں کے بعد درج ذیل معزز مہمانوں نے حاضرین سے خطاب کیا۔

1. Her Worship Linda Jeffery - Mayor of Brampton
2. Rabbi Michael Dolgin Center for Israel and Jewish Affairs
3. Stephen Lecce - Representing Patrik Brown - Leader of PC Party Ontario
4. Garnett Genuis - Member Parliament & Co-Chair Person of Parliamentary Friends Association of AMJ

تقریب تعلیمی ایوارڈ واسناد

ان کے بعد حسب روایت تعلیمی ایوارڈز کی تقریب منعقد ہوئی جس میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے 13 طلباء کو مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے تعلیمی ایوارڈز اور اسناد عطا کیں۔

تقریب تقسیم اسناد حفظ القرآن سکول

امسال چھ بچوں نے قرآن کریم ناظرہ مکمل حفظ کیا۔محترم امیر صاحب نے ان بچوں کو اسناد عطا فرمائیں۔

ویڈیو نیشنل مساجد فنڈ

جماعت احمدیہ کینیڈا میں اب تک تعمیر ہونے والی تمام مساجد، یعنی مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو، مسجد بیت النور کیلگری، مسجد بیت الرحمٰن ونیکوور، مسجد بیت الامان Lloydminster، مسجد محمود ریجائنا، مسجد بیت الرحمت سیسکاٹون کی ویڈیو دکھائی گئی۔ جس میں مسجد بیت الاسلام (1992ء)، مسجد بیت النور (2008ء)، مسجد بیت الرحمٰن (2013ء)، مسجد بیت الامان (2016ء) اور مسجد محمود (2016ء) کی افتتاحی تقاریب میں خلفاء کے ارشادات سنائے اور دکھائے گئے۔خاص طور پر مسجد بیت الرحمت جس کا سنگ بنیاد 1989ء میں رکھا گیا تھا جو اب آخری مراحل میں ہے اور مسجد مبارک بریمپٹن جو زیر تعمیر ہیں ان کے مناظر دکھائے گئے۔

اس ویڈیو کے بعد مکرم امیر صاحب نے جملہ مساجد کی تاریخ کا مختصر تذکرہ کیا اور فرمایا کہ ہم انشاءاللہ کینیڈا کے ہر صوبے اور ہر بڑے شہر میں مسجد بنائیں گے۔اور نیشنل مساجد فنڈ کے لئے احباب جماعت کو مالی قربانیوں کی تحریک فرمائی۔

2۔ اس کے بعد اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب، پرنسپل جامعہ احمدیہ کی تھی۔آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔

خلافت: ہستی باری تعالیٰ کی فعلی شہادت

3۔ تیسری تقریر ہمارے ایک عرب شامی دوست الحاج السید محمد عبداللہ صاحب کی تھی۔آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔

Faith-Inspring experience of a Convert to Ahmadiyyat

قبولیت احمدیت کے ایمان افروز واقعات

4۔ اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم مولانا محمد اظہر حنیف صاحب، نائب امیر ومشنری انچارج امریکہ نمائندہ خصوصی مرکز کی تھی۔آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔

The Promised Messiah as : Refuge for Mankind

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔نوع انسانی کے لئے عافیت کا حصار

صدارتی کلمات

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے جلسہ سالانہ کے بارہ میں صدارتی کلمات فرمائے۔اور اختتام سے قبل چند اعلانات کئے۔

دعائے مغفرت

دوران سال جو بہن بھائی وفات پاجاتے ہیں، اس جلسہ میں ان کے لئے دعائے مغفرت کی جاتی ہے۔چنانچہ اس موقع پر دوران سال یکم اکتوبر 2016ء سے 10 جولائی 2017ء تک وفات پا جانے والے 39 احباب کے لئے محترم امیر صاحب نے دعائے مغفرت کی تحریک کی۔

جلسہ کے اعداد وشمار

اس کے بعد آپ نے فرمایا۔اللہ تعالیٰ کے فضل امسال

جلسہ سالانہ کی کل حاضری 20,260 تھی جن میں 10,115 خواتین تھی۔اور 35 ممالک کے لوگوں نے نمائندگی کی۔

ساڑھے تین ہزار کے لگ بھگ رضا کاروں نے اخلاص کے ساتھ خدمات انجام دیں۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

اختتامی دعا

اس کے بعد نمائندہ مرکز مکرم مولانا محمد اظہر حنیف صاحب نے پُرسوز دعا کروائی۔

نمازیں

دعا کے بعد ظہر کی عصر کی نمازیں ادا کی گئیں۔اور مہمانوں کی خدمت میں دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔

جلسہ گاہ مستورات

مستورات کے جلسہ گاہ میں زیادہ تر تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے ہی نشر ہوئیں۔مستورات کی حاضری 10,115 تھی۔

دوسرے دن مورخہ 8 جولائی 2017ء بروز ہفتہ سہ پہر پونے چار بجے دوسرے اجلاس میں چار تقاریر ہوئیں۔

تقاریر کے ساتھ ساتھ رواں ترجمے پیش کئے جارتے رہے۔

اس اجلاس کی صدارت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی بی بی امۃ الجمیل صاحبہ مدظلہا العالی نے کی۔

تقریب تعلیمی ایوارڈ

جماعت احمدیہ کی روایات کے مطابق خواتین کی جلسہ گاہ میں تعلیمی ایوارڈز کی تقریب منعقد ہوئی۔جس میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی 32 طالبات کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی محترمہ امۃ الجمیل صاحبہ مدظلہا العالی نے تعلیمی ایوارڈز اور اسناد عطا کیں۔

سلسلہ تقاریر

مستورات کے جلسہ میں پہلی تقریر محترمہ امۃ الرفیق ظفر صاحبہ، سابقہ صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی تھی ۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔

صحابیات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت رسول

دوسری تقریر محترمہ ڈاکٹر امۃ القدوس فرحت صاحبہ، نیشنل سیکرٹری تربیت لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی تھی۔آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔

Respect your Childern and Cultivate in Them Best of Manners (Ibne Majah)

اپنے بچوں کی عزت کرو اور ان میں بہترین اخلاق پیدا کرو۔(سنن ابن ماجہ)

تیسری تقریر محترمہ ڈاکٹر نورین سہیل صاحبہ، نیشنل سیکرٹری تربیت نومبائعین و نائب صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا

Modesty is a Part of Faith (Bukhari)

حیا ایمان کا حصہ ہے (صحیح بخاری)

اس اجلاس کی آخری اور چوتھی تقریر محترمہ امۃ السلام صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا نے اردو اور انگریزی میں کی۔آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔

توکل علی اللہ Trust in Allah

جلسہ سالانہ کی باقی تمام کاروائی مردانہ جلسہ گاہ سے براہ راست نشر ہوتی رہی۔

تیسرے روز کے آخری اجلاس کی کاروائی کے اختتام اور اعلانات کے بعد مہمانوں کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔

جلسہ کے اختتام پر رضا کاروں کی حوصلہ افزائی

جیسے ہی جلسہ سالانہ ختم ہوتا ہے جلسہ کے تمام سامان کو سمیٹنے کا کام فوراً شروع ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی تمام جلسہ گاہ اور دیگر ہالز کی صفائی کا اہتمام کیا جاتا ہے۔محترم امیر صاحب نے جلسہ گاہ کے تمام شعبہ جات کا خود موقع پر جا کر چیزوں کے سمیٹنے اور صفائی کا معائنہ کیا اور رضا کاروں کی حوصلہ افزائی کی اور ان کی خدمات کو سراہا اور اُن کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔

طعام گاہوں کا جائزہ

جلسہ گاہ سے فراغت کے فوراً بعد محترم امیر صاحب طعام گاہوں میں تشریف لے گئے اور تمام شعبہ جات کے رضا کاروں کی حوصلہ افزائی کی اور ان کی انتھک محنت کو سراہا۔

ایم ٹی اے

جلسہ گاہ میں ایم ٹی اے سٹوڈیو میں معزز مہمانوں، افسران جلسہ سالانہ اور بعض دیگر احباب کے انٹرویوز ریکارڈ کئے گئے۔

جلسہ کی تمام تقاریر کے مختلف زبانوں میں رواں ترجمہ کی سہولت موجود تھی۔

کینیڈین میڈیا

جلسہ سالانہ کی کاروائی کینیڈین میڈیا کے بعض اخبارات نے تصاویر کے ساتھ شائع کی اور کینیڈین ٹیلی ویژن نے بھی جلسے کی چند جھلکیاں دکھائیں ۔ الیکٹرانک اور پرنٹ کے علاوہ سوشل میڈیا پر بھی مختلف لوگوں نے اپنے تاثرات بیان کئے۔

جماعت احمدیہ کینیڈا کا مرکز

جماعت احمدیہ کینیڈا کے مرکز بیت الاسلام ٹورانٹو میں مسجد کی مغربی جانب سرسبز و شاداب لان پر دنیا کے مختلف ممالک کے جھنڈے لہرا رہے تھے۔جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نمازیں التزام کے ساتھ ادا کی گئیں جن میں کثیر تعداد میں احباب و خواتین شرکت کرتے رہے۔مسجد میں تہجد کی نماز باجماعت اور درس باقاعدگی سے جاری رہا۔الغرض ان ایام میں سارا وقت ہی دعاؤں، عبادات اور ذکر الٰہی کے روح پرور ماحول میں گزرا جس کا ہر آنے والے کے دل پر نیک اثر پڑا۔ سامعین نے تنظیم اور دلی جوش کے ساتھ نعرے لگائے اور بڑے انہماک اور یکجہتی سے جلسہ کی تمام کاروائی سنی اور علمائے کرام کے علمی، تحقیقی، تربیتی اور تبلیغی خطابات سے بہرہ ور ہوئے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال جلسہ سالانہ کی حاضری بیس ہزار دو سو ساٹھ (20,260) تھی۔یہ جلسہ ہر لحاظ سے بہت کامیاب رہا اور تمام احباب و خواتین بہت اچھا تاثر لے کر اپنے گھروں کو لوٹے۔الحمد للّٰہ علی ذالک۔اللہ تعالیٰ جلسہ کی جملہ برکات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیش قیمت دعاؤں سے ہم سب کو وافر حصہ عطا کرے۔آمین۔

جلسہ سالانہ کی تصاویر انگریزی حصہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

نوٹ: جلسہ سالانہ کی تقاریر آئندہ اشاعتوں میں پیش کی جائیں گی۔

احمدیہ گزٹ کینیڈا کے بارہ میں ایک رائے

مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری کینیڈا لکھتے ہیں۔

”جب سے آپ احمدیہ گزٹ کینیڈا کے مدیر اعلیٰ کے منصب پر فائز ہوئے اس وقت سے اس نے غیر معمولی ترقی کی ہے اور ہمیشہ وقت پر شائع ہوتا ہے۔ میں آپ کے ادارہ کے تمام اراکین کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔“

جامعہ احمدیہ کینیڈا کے زیر اہتمام

خلافتِ احمدیہ پر خصوصی نمائش کا بابرکت انعقاد

مکرم سہیل احمد ثاقب صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کے طفیل جامعہ احمدیہ کینیڈا کو مورخہ 23 مارچ تا 26 مارچ 2017ء خلافت احمدیہ کے موضوع پر ایک خصوصی نمائش کا بابرکت انعقاد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ علی ذالک۔

جامعہ احمدیہ کینیڈا کے زیر اہتمام منعقد کی جانے والی یہ نمائش اپنے سلسلے کی تیسری کڑی تھی۔ اس سلسلہ کی پہلی نمائش مورخہ 20 مارچ تا 23 مارچ 2015ء حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی حیاتِ مبارکہ پر اور دوسری نمائش مورخہ 23 مارچ تا 28 مارچ 2016ء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی حیاتِ مقدسہ پر منعقد کی گئی تھی۔ بعد میں ان دونوں نمائشوں پر مبنی دیدہ زیب کتابچے بھی تیار کئے گئے۔

ذیل میں اس سلسلہ کی تیسری نمائش جو خلافتِ احمدیہ کے موضوع پر مورخہ 23 مارچ تا 26 مارچ 2017ء منعقد کی گئی۔ اس کی رپورٹ قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

افتتاح نمائش

امسال جامعہ احمدیہ کینیڈا کی طرف سے خلافت احمدیہ کے موضوع پر تیار کی جانے والی بابرکت نمائش کا باقاعدہ افتتاح مورخہ 23 مارچ 2017ء کو صبح ساڑھے دس بجے مکرم امیر صاحب جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا کی نمائندگی میں مکرم عبدالعزیز خلیفہ صاحب، نائب امیر دوئم نے فیتہ کاٹنے کے بعد دعا سے کیا۔ اس کے بعد مہمانِ خصوصی نے مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب اور اساتذہ جامعہ احمدیہ کینیڈا کی معیت میں نمائش ملاحظہ کی۔ اس دوران ہر بینر پر موجود جامعہ کے طلباء اس بینر کا تعارف پیش کرتے رہے۔

اس کے بعد طلباء اور اساتذہ جامعہ احمدیہ ہال میں جمع ہو گئے جہاں یوم مسیح موعود علیہ السلام کی مناسبت سے جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔

صاحبزادی امۃ الجمیل بیگم صاحبہ کی تشریف آوری

مکرم و محترم پرنسپل صاحب کی خصوصی دعوت پر صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ سلمھا اللہ تعالیٰ بنت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی نمائش دیکھنے کے لئے جامعہ احمدیہ تشریف لائیں۔ انہوں نے نمائش کو بے حد پسند فرمایا اور جامعہ احمدیہ کی اس تاریخی اور معلوماتی نمائش تیار کرنے پر حوصلہ افزائی فرمائی۔ محترمہ صاحبزادی صاحبہ نے ازراہِ شفقت تمام طلبہ جامعہ احمدیہ کے لئے جلیبیاں مہیا فرمائیں اور ڈھیروں دعائیں دیں۔

کل چار دن جاری رہنے والی اس نمائش میں مرد و خواتین اور خاندانوں کے لئے الگ الگ اوقات مقرر کئے گئے تھے۔ اس طرح مختلف اوقات میں کل پندرہ صد (1500) سے زائد احباب نے اس نمائش سے فائدہ اٹھایا۔

گذشتہ سالوں کی طرح دورانِ سال بھی جامعہ احمدیہ کی طرف سے یہ نمائش مختلف اہم جماعتی مواقع پر احباب جماعت کو دکھانے کا انتظام رہے گا تا کہ دور دراز رہنے والے احباب جماعت بھی اس نمائش سے بھرپور فائدہ اٹھا سکیں۔ انشاء اللہ

تیاری نمائش

جامعہ احمدیہ کے تعلیمی سال 2016-2017ء کے آغاز پر ہی مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے نمائش کمیٹی کی منظوری دی۔ جس نے تفصیل کے ساتھ منصوبہ بندی کی۔

نمائش کمیٹی کے اسماء بغرضِ دعا درج ذیل ہیں۔

ممبران نمائش کمیٹی

1۔ مکرم عبدالرزاق فراز صاحب
2۔ مکرم آصف خان صاحب
3۔ مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب
4۔ مکرم حافظ عطاء الوھاب صاحب
5۔ مکرم حافظ ھبۃ الرحمان صاحب
6۔ مکرم فرحان حمزہ قریشی صاحب
7۔ مکرم عبدالنور عابد صاحب
8۔ مکرم فرحان نصیر صاحب
9۔ خاکسار سہیل احمد ثاقب، نگران نمائش

اساتذہ و طلبا جامعہ احمدیہ نے اپنے معمول کی تدریسی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ اس نمائش کو کامیاب بنانے کے لئے بڑی محنت سے دن رات کام کیا جو کئی ہفتوں پر محیط ہے اور نمائش کمیٹی نے متعدد میٹنگز کر کے نمائش سے متعلقہ جملہ امور کی نگرانی کی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزا

نمائش کے کام کے مراحل

پہلے مرحلہ میں مواد کو اکٹھا کرنے کے لئے طلباء کو مختلف گروپس میں تقسیم کیا گیا تھا جنہوں نے انتھک محنت کر کے مختلف ذرائع سے مواد اکٹھا کرنے کا بنیادی کام کیا۔

دوسرے مرحلے میں مکرم فرحان حمزہ قریشی صاحب استاد جامعہ احمدیہ کی نگرانی میں ایڈیٹنگ ٹیم نے دن رات محنت کر کے اس اکٹھے کئے گئے جملہ مواد کی جانچ پڑتال اور اصل مآخذ سے مختلف حوالوں کی تصدیق اور الفاظ اور جملوں میں نکھار پیدا کرنے کا فریضہ سرانجام دیا۔

تیسرے مرحلے میں مکرم فرحان نصیر صاحب، لائبریرین جامعہ احمدیہ کی نگرانی میں گرافکس ٹیم نے اس تیار شدہ مواد کو دلکش انداز میں ڈھالنے کی اہم ذمہ داری سرانجام دی۔

اس نمائش کی مناسبت سے ایک جاذبِ نظر لوگو (logo) تیار کرنے کا طلبہ جامعہ احمدیہ کے مابین مقابلہ بھی کروایا گیا جس میں متعدد طلباء نے اپنے ہنر کے جوہر دکھائے اور بالآخر عزیزم مستجاب قاسم متعلم درجہ ثانیہ کا تیار کردہ لوگو (logo) سرِفہرست رہا۔ چنانچہ اسی لوگو (logo) کو نمائش میں استعمال کیا گیا ہے۔

نمائش کے دوران خطوط بخدمت حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ

اس نمائش میں زائرین کا خلافت کے ساتھ محبت اور اطاعت کا جذبہ پروان چڑھانے کے لئے خلیفہ وقت کو دعائیہ خطوط تحریر کرنے کی سہولت میسر تھی جس میں زائرین نے بہت دلچسپی لی اور اس سہولت سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے پیارے حضور کی خدمت میں کثرت سے خطوط تحریر کئے۔

ایک ڈیسک خطاطی کے لئے مخصوص تھا جہاں عزیزم سید لبیب احمد شاہ اور عزیزم مستجاب قاسم سے بچوں اور بڑوں نے

اپنے نام عربی رسم الخط میں لکھوائے۔ اسی طرح اس نمائش میں بچوں کی دلچسپی بڑھانے کے لئے کوئز کا انتظام بھی کیا گیا۔ چنانچہ مختلف عمر کے بچوں کے لئے مختلف سوالات تیار کئے گئے۔ جو بچوں کو نمائش کے آغاز میں ہی دے دئے جاتے اور نمائش کے اختتام پر طلبہ جامعہ کا ایک پینل جوابات دیکھتا اور جوابات درست ہونے پر چاکلیٹ بطور انعام دیا جاتا۔

تعارف بینرز

اس نمائش کے لئے مختلف سائز کے کل 23 بینرز تیار کئے گئے۔ ہر بینر کی چوڑائی 4 فٹ تھی جب کہ لمبائی مختلف تھی۔ زیادہ سے زیادہ ایک بینر 25 فٹ لمبا تھا۔

خلفائے سلسلہ کے ذاتی حالاتِ زندگی

نمائش کا پہلا بینر جو 25 فٹ لمبا تھا، اس کے آغاز میں نمائش خلافتِ احمدیہ کا لوگو (logo)، پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک بڑی تصویر جس کے بعد خلافت احمدیہ کے متعلق چند پیشگوئیاں تھیں۔ اس کے بعد پانچوں خلفاء سلسلہ احمدیہ کی خوبصورت تصاویر کے ساتھ ان کے ذاتی حالاتِ زندگی پیش کئے گئے۔

خلافتِ احمدیہ کے بابرکت دور میں جماعتی ترقیات کی ٹائم لائن

اس کے بعد شروع ہونے والی دیگر بڑے بینرز میں خلافتِ احمدیہ کے بابرکت دور میں ہونے والی اسلام احمدیت کی ترقیات کو ٹائم لائن کی صورت میں دکھایا گیا تھا۔ ہر اہم واقعہ کو واقعاتی ترتیب کے ساتھ نسبتاً تفصیل کے ساتھ پیش کیا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ تاریخی تصاویر کو بھی حتی المقدور تاریخی ترتیب میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی۔ اس طرح 27 مئی 1908ء سے لے کر مارچ 2017ء تک احمدیت کی تاریخ کو دلکش اور آسان صورت میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی۔

متفرق چھوٹے بینرز

ان بڑے بینرز کے علاوہ بعض چھوٹے بینرز میں بعض متفرق اہم معلومات دی گئیں مثلاً خلفائے سلسلہ کے مسندِ خلافت پر متمکن ہونے کے بعد دیئے جانے والے تاریخی خطابات کے اقتباسات، خلفائے احمدیت کے مختلف ممالک کے دورہ جات، شہدائے احمدیت کی قربانیاں، ایم ٹی اے کی برکات، 1984ء کی ہجرت کے بعد ہونے والی جماعتی ترقیات، نصرت جہاں سکیم کی کامیابیاں، دنیا بھر میں پھیلے ہوئے جامعات کا تعارف اور خلفائے سلسلہ کی جوانی اور بچپن کے یادگار لمحات کی تصاویر شاملِ نمائش تھیں۔

شعبہ جات

مکرم عبدالنور عابد صاحب استاد جامعہ احمدیہ کی زیرِ نگرانی طلبہ کی ایک ٹیم نے نمائش کی تشہیر کا فریضہ سرانجام دیا۔ اس ٹیم نے الیکٹرانک میڈیا کو بروئے کار لانے کے ساتھ ساتھ فلائرز کی تقسیم، مساجد اور نمازوں کے مراکز میں اعلانات اور پوسٹرز آویزاں کئے۔

مکرم حافظ عطاء الوھاب صاحب استاد جامعہ احمدیہ و حفظ سکول کی زیرِ نگرانی طلبہ نے نمائش کے دوران مستعدی سے ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔ نمائش دیکھنے کے لئے آنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہنے کے ساتھ ساتھ ڈیوٹی پر موجود طلبہ نے مہمانوں کے سامنے بینر سے متعلقہ معلومات کی تفصیل بیان کی اور پوچھے گئے سوالات کے جوابات دیئے۔

مکرم حافظ ھبۃ الرحمٰن صاحب استاد جامعہ احمدیہ کی زیرِ نگرانی ایک ٹیم نے خلفائے احمدیت کی یادگار اور نادر تصاویر کے حصول میں نمایاں کردار ادا کیا۔ اس ٹیم کے زیرِ نگرانی ایک گھنٹہ دورانیہ کی ایک ویڈیو تیار کی گئی جو خلفائے سلسلہ کے تاریخی خطابات کے مخصوص حصوں، طلبا جامعہ احمدیہ کے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حالیہ دورہ کینیڈا 2016ء کے حوالہ سے تاثرات اور مختلف نظموں پر مشتمل تھی۔

شکریہ احباب

اس نمائش کو کامیاب بنانے کے لئے خلفائے سلسلہ کی تاریخی اور نایاب تصاویر کا حصول ایک اہم مرحلہ تھا۔ اس سلسلہ میں خلافت لائبریری ربوہ، مرکزی نمائش جدید پریس ربوہ، مکرم عمیر علیم صاحب انچارج مخزنِ تصاویر، مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا، مکرم اعجاز خان صاحب اور مکرم عبدالحلیم قریشی صاحب خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں جن کے تعاون سے خلفائے سلسلہ کی تصاویر مہیا ہوئیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزا

درخواست دعا

آخر پر قارئین کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اساتذہ اور طلبہ جامعہ احمدیہ کینیڈا کی صلاحیتوں کو جلا بخشے اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ سے پختہ تعلق قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اسی طرح حضورِ انور کی خواہشات اور توقعات کے مطابق کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

باسعادت ولادتیں

☆ عائزہ ماہ نور احمد

یہ امر باعث مسرت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا کے سیکرٹری مکرم مولانا صادق احمد صاحب مربی سلسلہ اور محترمہ مدیحہ گوہر بار صاحبہ کو مورخہ 26 جون 2017ء کو پہلی بیٹی 'عائزہ ماہ نور احمد' سے نوازا ہے۔

عزیزہ عائزہ سلمہا مکرم چوہدری مقصود احمد ورک صاحب آف ہملٹن کی پوتی اور محترمہ نصرت آغا صاحبہ، کچنر کی نواسی اور مکرم مولانا یوسف خان صاحب، مشنری یوروگوئے Uruguay ساؤتھ امریکہ کی بھانجی ہیں۔

☆ فیضان سعید ملک

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے شعبہ مال جماعت احمدیہ کینیڈا کے مکرم شہزاد سعید ملک صاحب اور محترمہ عظمیٰ ثروت صاحبہ کو مورخہ 20 اپریل 2017ء کو بیٹے 'فیضان سعید ملک' سے نوازا ہے۔

نومولود مکرم سعید احمد ملک صاحب مرحوم سابق سیکرٹری مال وحدت کالونی لاہور و محترمہ نعیمہ راشدہ صاحبہ (بنت مکرم مولانا محمد احمد ثاقبؔ صاحب مرحوم سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ) کے پوتے اور مکرم ملک صفی اللہ صاحب آف ویسٹن ازلنگٹن کے نواسے ہیں۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان بچوں کو صحت و سلامتی والی لمبی عمریں عطا فرمائے، خلافت کی جملہ برکات اور دنیا و آخرت کی حسنات سے نوازے۔

☆ ریان اعظم بیگ

20 جون 2017ء کو مکرم غالب نوید بیگ صاحب اور محترمہ امبرین غالب صاحبہ احمدیہ ابوڈ آف پیس کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام ''ریان اعظم بیگ'' تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم مرزا عبدالرحمٰن بیگ صاحب، احمدیہ ابوڈ آف پیس کا پوتا اور مکرم شیخ مجیب اللہ صاحب مرحوم کراچی کا نواسہ ہے۔

ادارہ ان ولادتوں کے مواقع پر جملہ عزیزان کے تمام اعزہ و اقارب کی خدمت میں دلی مبارک باد پیش کرتا ہے۔

PLEASE DO NOT TOUCH

EXHIBITION

THE BLESSED ERA
of
HAZRAT
KHALIFATUL-MASIH I
(1908-1914)
1908
1909
PLEASE DO NOT TOUCH

PLEASE DO NOT TOUCH

1938
1939
1940
1942
1944
1946
1947
1948
PLEASE DO NOT TOUCH

THE BLESSED ERA
of
HAZRAT
KHALIFATUL-MASIH II
(1914-1965)
1914
1916
1917
1919
1920
1921
1922
1923
1924

THE BLESSED ERA
of
HAZRAT
KHALIFATUL-MASIH III
(1965-1982)
1965
1966
1967
1970
1971
1972

1949
1950
1951
1952
1953
1954
1955
PLEASE DO NOT TOUCH

THE BLESSED ERA
of
HAZRAT
KHALIFATUL-MASIH IV
(1982-2003)
1982
1983
1984
1985
1986
1987
1988

1973
1974
1975
1976
1977
1978
1979
1980
1981
1982

THE BLESSED ERA
of
HAZRAT
KHALIFATUL-MASIH V
(2003 - present)
2003
2004
2005

1990
1991
1992
1993
1994

JUSTICE
FOR AN UNJUST
WORLD
2016
2017

2006
2007
2008

84 new countries
11,367 New Mosques
35,358

1914
1916
1917
1919
1920
1921
1922
1923

جماعت احمدیہ کینیڈا کی تقریبات کی چند جھلکیاں

یوم خلافت کی تقریبات

کینیڈا میں اِس بار ماہ رمضان یوم خلافت سے شروع ہوا، لہٰذا یوم خلافت کی تقریبات ماہ رمضان سے پہلے ہی شروع ہوگئیں اور اکثر جماعتوں نے رمضان المبارک سے پہلے ہی یوم خلافت کے جلسے منعقد کر کے خلافت احمدیت سے اپنی وابستگی کا اظہار کیا۔ چند تقریبات کا احوال ہدیہ قارئین ہے۔

پیس ویلج کا جلسہ یوم خلافت

جماعت احمدیہ پیس ویلج نے یوم خلافت کا جلسہ 23 مئی 2017 کی شام 7 بجے مسجد بیت الاسلام میں منعقد کیا۔ جس کی صدارت محترم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری کینیڈا نے کی۔

جلسہ کا تعارف کرواتے ہوئے پیس ویلج کے مقامی امیر مکرم طارق مسعود شبلی صاحب نے خلافت احمدیت کی حفاظت اور اُس کے استحکام کے لئے جدوجہد کا ذکر کیا۔

مکرم مولانا اسفند سلیمان احمد صاحب مشنری نے "برکاتِ خلافت" کے موضوع پر تقریر کی ۔

آخری تقریر مکرم مولانا فرحان اقبال صاحب مشنری پیس ویلج جماعت کی تھی ۔ آپ نے " خلفاء احمدیت اور سادہ زندگی " کے موضوع پر خطاب کیا ۔

مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری کینیڈا نے مختصر اختتامی خطاب فرمایا۔

(رپورٹ: اسعد سعید)

جماعت احمدیہ وان کا جلسہ خلافت

جماعت احمدیہ وان نے یوم خلافت کا جلسہ محترم ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب نائب امیر کینیڈا کی زیر صدارت 24 مئی 2017ء کی شام مسجد بیت الاسلام میں منعقد کیا۔

مکرم ڈاکٹر صاحب نے جلسہ کی غرض وغایت اور تاریخی پس منظر بیان کیا۔ آپ نے کہا کہ ہم یہ دن کسی عام روایت کے تحت نہیں مناتے بلکہ بطور شکرانہ مناتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے خلافت کے ذریعہ ہماری مسلسل رہنمائی کا انتظام فرما دیا ، دوسرے مسلمان بکھرے ہوئے ہیں جب کہ ہم خلافت کی برکت سے ایک منظّم نظام میں بندھے ہوئے ہیں۔

تعارف کے بعد ترانہ پڑھا گیا۔ اس کے بعد مکرم مولانا محمد خالد داؤد صاحب مشنری وان جماعت نے ’’ خلفاء احمدیت اور سادہ زندگی‘‘ کے موضوع پر تقریر کی اور مؤثر انداز میں تحریک جدید کے اِس اہم مطالبہ پر سیر حاصل گفتگو کی۔

بعد ازاں صد سالہ جوبلی کا تاریخی عہد اُردو اور انگریزی میں پڑھ کر سنایا گیا۔ اس کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی روزمرّہ کی مصروفیات کی ویڈیو دکھائی گئی۔

اختتامی تقریر مکرم ڈاکٹر الطاف قدیر صاحب نے کی آپ نے قران کریم کی آیات کی روشنی میں بتایا کہ ہم خلافت کی برکات سے کس طرح صحیح رنگ میں مستفیض ہو سکتے ہیں۔

آپ کے خطاب کے بعد مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری کینیڈا نے اِس امر کی طرف توجہ دلوائی کہ آج کل ٹیکنالوجی میں ترقی کے پیش نظر ایسا ممکن ہو گیا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات لحہ بہ لحہ ہم تک پہنچتی ہیں، ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ اِن ہدایات پر پوری طرح عمل کریں۔ آپ نے حضور انور کے خطبات جمعہ حضور انور کی اپنی آواز میں سننے کی طرف توجہ دلوائی۔

(رپورٹ: محمد زبیر منگلا، سیکرٹری تربیت۔ امارت وان)

جلسہ یومِ خلافت بیری جماعت

جماعت بیری کا جلسہ یومِ خلافت 27 مئی 2017ء کو یونائیٹڈ چرچ بیری میں منعقد ہوا۔ یوم خلافت کے موقع پر پہلی بار جماعت احمدیہ کینیڈا کو وزیر اعظم کینیڈا نے مبارک باد کا پیغام بھجوایا جو مکرم مسعود احمد ناصر صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم شیخ محمود احمد صاحب نے خلافت کی اہمیت پر تقریر کی۔ بعد ازاں جامعہ احمدیہ کینیڈا کے آخری سال کے طالب علم مکرم عمر نیر صاحب نے خلیفۂ وقت سے ذاتی رابطہ کی تحریک کی۔ بیری جماعت کے بعض دوستوں نے خلافت سے متعلق ایمان افروز واقعات بھی سنائے۔ محترم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں خلیفۂ وقت کی قبولیتِ دعا اور احباب جماعت سے شفقت اور محبت کے سلوک کے چند واقعات کا ذکر کیا۔ نماز مغرب کے بعد افطاری پیش کی گئی۔

(رپورٹ: ظفر اللہ عظیم جنرل سیکرٹری بیری)

محترم تمیم ابودقہ صاحب کے ساتھ ایک شام

جماعت احمدیہ کینیڈا کے لئے یہ امر باعث افتخار ہے کہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں ہمارے عرب بھائی محترم تمیم ابودقہ صاحب کینیڈا کے دورہ پر تشریف لائے۔

محترم ابودقہ صاحب کا تعلق اردن سے ہے۔ آپ تعلیم کی غرض سے دمشق گئے اور وہیں 1986-1987ء کے دوران سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے اور اپنی زندگی احمدیت اور اسلام کی خدمت کے لئے وقف کر دی۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ Aleppo میں آپ کو ایک ایسے شخص کے ساتھ رہنے کا اتفاق ہوا جس کے کمرہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب موجود تھیں اور اُس نے محترم ابودقہ صاحب کو اِن کے پڑھنے سے منع کیا تھا۔ آپ ایک احمدی مسلم محقق اور عربک ڈیسک کے ممبر ہیں، آپ مصنف اور مقرر بھی ہیں اور اکثر MTA کے مذاکروں میں بطور مہمان مقرر کے طور پر دیکھے جاتے ہیں۔ حال ہی میں اُن کی ایک تصنیف "اسلام کی نشاۃ ثانیہ" کے عنوان سے شائع ہوئی ہے۔

(باقی صفحہ 47)

THERE IS NONE WORTHY OF WORSHIP EXCEPT ALLAH
MUHAMMAD IS THE MESSENGER OF ALLAH
BAITUL ISLAM MOSQUE
TORONTO, CANADA

Upcoming Youth
Group Events
BAITUL ISLAM MOSQUE

JALSA KHILAFAT DAY
جلسہ یومِ خلافت
GROUP
Upcoming Youth
Group Events

JALSA KHILAFAT DAY
جلسہ یوم خلافت

کینیڈا کی ایک سو پچاسویں سالگرہ

نمائندہ خصوصی : محمد اکرم یوسف

یوں تو جماعت احمدیہ کینیڈا ہر سال یکم جولائی کو اپنے پیارے وطن کینیڈا کی سالگرہ دھوم دھام سے مناتی ہے لیکن اِس بار 150 سال کا جشن سارے کینیڈا میں زور شور سے منایا جا رہا ہے، لہذا کینیڈا کی تمام جماعتیں بھی اپنے ہموطنوں کے ہمراہ اِس پُر مسرت موقع پر پورے جوش اور ولولہ سے سال گرہ کی خوشیوں میں شامل ہیں۔ کینیڈا کی نو جماعتوں نے سال گرہ کا دن بڑی گرمجوشی سے منایا جب کہ چار جماعتوں نے اپنے شہر کی سرکاری تقریبات میں حصہ لے کر اپنے وطن عزیز سے محبت کا اظہار کیا۔

وہ جماعتیں جہاں کینیڈا کی ایک سو پچاسویں سال گرہ کے پروگرام منعقد کئے درج ذیل ہیں۔

وینکوور، کیلگری، ایڈمنٹن، ونی پیگ، سیسکاٹون، ریجائنا، ہملٹن، پیس ویلیج، جی ٹی اے ٹورانٹو اور آٹواہ

وہ جماتیں جنہوں نے سٹی کی طرف سے منعقد ہونے والے پروگراموں میں شرکت کی درج ہیں۔

ونڈسر، بریڈفورڈ، بیری اور اباٹس فورڈ

کیلگری کی جماعت کا جوش وجذبہ دیدنی تھا۔ وہاں 7,000 مرد وزن نے جمع ہو کر مادر وطن سے اپنی محبت کا اظہار کیا، تقریب میں درجنوں حکومتی نمائندے شامل تھے۔

پیس ویلیج اور وان کی تقریب

دوسری بڑی تقریب پیس ویلیج میں ہوئی جہاں 6,000 احباب وخواتین اپنے بچوں کے ہمراہ شامل ہوئے، وان شہر کے میئر، صوبائی وزراء، ممبران صوبائی اور قومی اسمبلی کے علاوہ یارک یونیورسٹی کے وائس چانسلر اور معزز مہمانوں میں 40 سے زائد حکومتی نمائندوں اور پولیس افسران نے تقریب میں شرکت کی۔

تقریب کی تیاریاں ایک ہفتہ قبل ہی شروع ہوگئی تھیں جب پیس ویلیج اور وان کی جماعتوں کے 200 سے زائد رضا کاروں نے مل کر سارے پیس ویلیج کو کینیڈا کے جھنڈوں اور بینرز سے سجا دیا تھا۔ مسجد بیت الاسلام، ایوان طاہر، جامعہ احمدیہ کینیڈا، عائشہ اکیڈمی اور ذیلی تنظیموں کے دفاتر کینیڈا کے سُرخ وسفید پرچموں اور بینرز سے نمایاں انداز میں سجائے گئے تھے۔ مسجد کی سیڑھیوں پر ایک خوبصورت اسٹیج بنائی گئی تھی اور سامنے کے سبزہ زار پر زنانہ اور مردانہ نشست کا انتظام تھا۔ بچوں، بڑوں اور رضا کاروں سب نے سُرخ ملبوسات زیب تن کر رکھے تھے، ایک جانب کھانے پینے کے سٹال لگے ہوئے، لجنہ اماء اللہ کینیڈا کب پیچھے رہتی ہے اُنہوں نے بھی مینا بازار کا اہتمام کر رکھا تھا۔ الغرض عید کا سا سماں تھا۔

باقاعدہ پروگرام

بازار کی رونق اور بچوں کی کھیلیں تو صبح گیارہ بجے سے ہی شروع ہوگئی تھیں لیکن باقاعدہ پروگرام تین بجے بعد نماز ظہر مہمانوں کی آمد پر شروع ہوا۔

نعروں کی گونج میں وان شہر کے میئر Maurizio Bevilacqua نے کینیڈا کا پرچم اور محترم ملک لال خاں صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے لوائے احمدیت فضا میں بلند کیا اور اجتماعی دُعا کروائی۔ محترم السید یاسین الشریف صاحب نے سورۃ النحل کی آیت نمبر 91 کی تلاوت کی جس کا انگریزی، فرنچ اور اردو ترجمہ پیش کیا گیا۔ سُرخ وسفید لباس میں ملبوس 150 بچے بچیوں نے کینیڈا کا قومی ترانہ گایا۔

دو بچیوں عدیلہ اور جاذبہ نے کینیڈا کے بارے میں معلوماتی فیچر پیش کیا۔ جس کے بعد جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طالب علم سرمد نوید نے اپنی مختصر تقریر میں کینیڈا سے جماعت احمدیہ کی وفاداری کے عہد کو دُہرایا۔ حال ہی میں ملک شام سے آئی ہوئی ایک ننھی بچی Louna Odeh نے مائیک پر آ کر یہ بتایا کہ اُس نے کینیڈا کو اپنا وطن کیوں بنایا ہے؟

اِس موقع پر مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کی جانب سے میکنزی ہیلتھ فاؤنڈیشن کے چیف ایگزیکٹو آفیسر کو وان ہسپتال کی تعمیر کے لئے دو ملین ڈالر کا چیک پیش کیا گیا۔

معزز مہمانوں کے خطاب

معزز مہمانوں میں سے مندرجہ ذیل نے حاضرین سے خطاب کیا۔

☆ وان شہر کے میئر

His Worshi Maurizio Bevilacqua

☆ چیف ایگزیکٹو آفیسر میکنزی ہیلتھ فاؤنڈیشن

Altaf Stationwala

☆ وائس چانسلر یارک یونیورسٹی Greg Sorbara

☆ صوبائی وزیر ٹرانسپورٹ Hon. Steven Delduca

☆ صوبائی ممبر پارلیمنٹ Deb Shulte

☆ صوبائی ممبر پارلیمنٹ Francesco Sorbara

اختتامی خطاب

آخر میں محترم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں کینیڈا کے قیام کے 150 سال مکمل ہونے پر کینیڈا کے عوام اور حکومت کو مبارکباد پیش کی اور اِس موقع کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا وزیر اعظم کینیڈا کے نام مبارکباد کا خصوصی پیغام پڑھ کر سُنایا۔ (جس کے متن کا اردو ترجمہ الگ شائع کیا جا رہا ہے)

کیک کاٹنے کی تقریب

اختتامی خطاب کے بعد محترم امیر صاحب اور وان شہر کے میئر نے مل کر کینیڈا کے قیام کے 150 سال مکمل ہونے پر کیک کاٹا۔

پولیس کا ایک ماہرانہ کرتب

اس کے بعد ایوان طاہر سے ملحقہ میدان عائشہ اکیڈمی کے سامنے پولیس کے ایک چاک وچوبند دستہ نے موٹر سائیکلوں پر اپنے ماہرانہ کرتب دکھائے۔

باربی کیو سے ضیافت

کرتب دیکھنے کے بعد حاضرین کے ایک ہجوم نے باربی کیو کے پنڈال کے گرد قطار بنالی۔ یہ تقریب شام چھ بجے تک جاری رہی۔

بسم الله الرحمن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وعلی عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالناصر

رائٹ آنریبل جسٹن ٹروڈو

آفس آف دی پرائم منسٹر آف کینیڈا

80۔ولینگٹن سٹریٹ

آٹواہ۔اونٹاریو

کینیڈا

میرے عزیز وزیراعظم

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یکم جولائی 2017ء کو کینیڈا ڈے کے موقع پر جو اِس سال کینیڈا کے قیام کی 150ویں سال گرہ بھی ہے، میری طرف سے دِلی مبارک باد قبول کریں۔

میری مخلصانہ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ پر اور کینیڈا کے تمام لوگوں پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے اور آپ ایک ایسی قوم کا پُرشوکت نمونہ پیش کرنے کی مثال برقرار رکھیں جو پُرجوش طریقہ سے آزادی ،ثقافتی اور مذہبی اختلافات کا احترام اور قومی زندگی کے تمام پہلوؤں میں عدل وانصاف کے لئے پختہ عہد جیسی اقدار کو فروغ دیتی ہے۔

مجھے کینیڈا کی اِس شدید خواہش نے ہمیشہ متاثر کیا ہے جو آپ دوسروں کو گلے سے لگانے اور اُن کی خواہشات کا احساس کرنے، محکوموں کو خوش آمدید کہنے، ضرورت مندوں اور محروموں کی مدد کے لئے ہمیشہ اپنے دل میں رکھتے ہیں۔امن کے قیام کے لئے خاص طور پر اِس پُرخطر دور میں آپ کی کوشش اور دنیا کے مختلف حصوں میں امنِ عامّہ کے لئے آپ کا تعاون قابل ستائش ہے۔

درحقیقت مجھ سے پہلے ہماری جماعت کے چوتھے خلیفہ کینیڈین عوام کی مہمان نوازی اور لُطف وکرم سے اتنے متاثر تھے کہ اُنہوں نے یہ مقبول عام تبصرہ کیا۔'میری دُعا ہے کہ کینیڈا تمام دنیا بن جائے اور تمام دنیا کینیڈا بن جائے۔'

جیسا کہ میں نے گذشتہ سال اپنے کینیڈا کے دورہ کے دوران کہا تھا کہ اگر کسی ایک علاقہ یا ملک میں انسانی اقدار اور انسانی حقوق کی پاسداری نہ کی جائے تو اُس کا منفی اثر دنیا کے دوسرے حصوں پر پڑتا ہے اور ایسی بداعمالیاں دور تک پھیل سکتی ہیں، اِس کے برعکس دنیا کے کسی حصے میں نیکی، انسانیت اور فراخدلی کا دور دورہ ہو تو دوسرے لوگوں اور آبادیوں پر اِس کے مثبت اثرات ہوں گے۔لہٰذا کینیڈا کو بہترین انسانی اقدار کو فروغ دینے کی اِس شاندار مثال قائم کرنے پر فخر کرنا چاہئے، جب کہ بدقسمتی سے دنیا میں انسانی حقوق کو نظرانداز کیا جارہا ہے۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں احمدیہ مسلم جماعت دنیا میں امن قائم کرنے کا عزم کئے ہوئے ہے اور دین اسلام کی حسین اور پُرامن فطرت پیش کرتی ہے اور عالمی طاقتوں کو امن، مذہبی آزادی اور دنیا بھر میں انسانی حقوق میں ترقی کے راستے پر آگے بڑھنے کی تلقین کرتی ہے۔لہٰذا میں آپ کو کینیڈا میں رہنے والے احمدیہ مسلم جماعت کے ممبران کے مکمل تعاون کا یقین دلاتا ہوں کہ وہ کینیڈین سوسائٹی کی اعلیٰ اقدار کے حصول کے لئے کام کریں گے اور ہمیشہ اِس ترقی پذیر پُرامن اور ہم آہنگ قوم کی ترویج وترقی میں بھرپور شرکت کریں گے۔

درحقیقت بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا فرمان ہے کہ قومیت یا وطن سے محبت دین اسلام کا حصہ ہے، لہٰذا یہ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اپنے وطن سے محبت کرے، اُس کی بھلائی کے لئے جدوجہد کرے اور خلوص نیت اور انتہائی وفاداری سے اس کی خدمت کرے۔

آخر میں، میں آپ کی تاریخ کے اِس انتہائی اہم موقع پر ایک بار پھر اپنی نیک خواہشات کا اظہار کرتا ہوں اور دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کینیڈا پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے اور آپ کی عظیم قوم کو ہمیشہ کے لئے امن، سلامتی اور ہم آہنگی کا روشن مینار بننے کی توفیق عطا کرے۔

آپ کا مخلص

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

Mackenzie Health Foundation
2 Million Dollars xx
$2,000,000/-
July 1, 2017
LOVE OF COUNTRY
IS PART OF FAITH

LOVE FOR ALL
HATRED FOR NONE
CANADA

HAPPY CANADA DAY
"MY PRAYER IS THAT CANADA BECOMES
ALL THE WORLD
AND All THE WORLD BECOMES
CANADA
JE PRIE QUE LE CANADA DEVIENNE
LE MONDE
حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِيْمَانِ
LOVE OF COUNTRY
IS PART OF FAITH
L'AMOUR

L'AMOUR
DE LA PATRIE
150
Prophet Muhammad (saw)

LOVE OF COUNTRY
IS PART OF FAITH
L'AMOUR
DE LA PATRIE
CANADA 150
Holy Prophet Muhammad (saw)

حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِيْمَانِ
L'AMOUR
CANADA 150

L'AMOUR
DE LA PATRIE
FAIT PARTIE DE LA FOI
- Holy Prophet Muhammad (saw)

L'AMOUR
50

LOVE OF COUN
IS PART OF FA
L'AMOUR
50

OF FAITH

LOVE OF COUNTRY
IS PART OF FAITH
L'AMOUR

LOVE OF COUNTRY
IS PART OF FAITH
150

MOUR

L'AMOU
DE LA PAT
A 150

IS PART OF FAITH
L'AMOUR
LA PATRIE
A 150

HAPPY BIRTHDAY CANADA

POLICE
POLICE
POLICE
POLICE

CANADA 150 1867 - 2017
LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

بقیہ از حج بیت اللہ کا مختصر تعارف

آپ ؓ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں، کئی سال زندہ رہ کر فوت ہوئے اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔

(تاریخ احمدیت صوبہ سرحد، از قاضی محمد یوسف فاروقی۔ صفحہ 59,58)

مقام عرفات پر کی جانے والی دعا۔ از حضرت مسیح موعود علیہ السلام :

1886ء میں جب حضرت صوفی احمد جان صاحب ؓ حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے جانے لگے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ ؓ کو ایک خط میں لکھا کہ:

"اس عاجز ناکارہ کی ایک عاجزانہ التماس یاد رکھیں کہ جب آپ ؓ کو بیت اللہ کی زیارت بفضل اللہ تعالیٰ میسر ہو تو اس مقام محمود مبارک میں اس احقر عباد اللہ کی طرف سے انہیں لفظوں جسے مسکنت وغربت کے ہاتھ بحضور اٹھا کر گزارش کریں کہ:

اے ارحم الراحمین! ایک تیرا بندہ عاجز و ناکارہ پُر خطا اور نالائق غلام احمد جو تیری زمین ملک ہند میں ہے۔ اس کی یہ غرض ہے کہ اے ارحم الراحمین تو مجھ سے راضی ہو اور میرے خطیات اور گناہوں کو بخش کہ تو غفور اور رحیم ہے اور مجھ سے وہ کرا، جس سے تو بہت ہی راضی ہو جائے۔ مجھ میں اور میرے نفس میں مشرق اور مغرب کی دوری ڈال اور زندگی اور میری موت اور میری ہر ایک قوت جو مجھے حاصل ہے اپنی ہی راہ میں کرا اور اپنی ہی محبت میں مجھے زندہ رکھ اور اپنی ہی محبت میں مجھے مار اور اپنے ہی کامل محبین میں اٹھا۔

اے ارحم الراحمین! جس کام کی اشاعت کے لئے تو نے مجھے مامور کیا ہے اور جس خدمت کے لئے تو نے میرے دل میں جوش ڈالا ہے اس کو اپنے ہی فضل سے انجام تک ... اور عاجز کے ہاتھ سے حجت اسلام مخالفین پر اور ان سب پر... جو اسلام کی خوبیوں سے بے خبر ہیں پوری کرا اور اس عاجز... اور مخلصوں اور ہم مشربوں کو مغفرت اور مہربانی کے ... حمایت میں رکھ کر دین اور دنیا میں ان کا مستقل ... اور سب کو اپنے دار الرضا میں پہنچا اور اپنے ... اور اس کے آل واصحاب ؓ پر زیادہ سے زیادہ درود وسلام نازل کر۔ آمین یارب العلمین۔'' (مکتوبات احمدیہ۔ جلد 3، صفحہ 27-28)

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں حج کی حقیقی روح کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے نیز حج بیت اللہ کی جملہ برکات سے مستفید فرمائے۔ آمین۔

بقیہ از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ کینیڈا 2016ء

تین دن کے وقفہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پیس ویلیج میں دوبارہ آمد پر ہر کوئی خوشی ومسرت سے معمور تھا۔ سبھی نے اپنے ہاتھ بلند کئے ہوئے تھے اور ہر طرف سے 'السلام علیکم حضور!' کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور پھر اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پریس ومیڈیا کوریج

Parliament Hill میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وزٹ کی بڑے وسیع پیمانہ پر کوریج ہوئی۔

❁ وزیر اعظم Justin Trudeau نے خود اپنے ٹویٹر اکاؤنٹ پر لکھا:

مجھے آج Ottawa میں احمدیہ جماعت کے خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد سے مل کر خوشی ہوئی۔ Caliph in Canada

اس Tweet کو 2700 لوگوں نے آگے Retweet کیا اور 3689 لوگوں نے اسے پسند کیا۔

❁ کینیڈا کا سب سے بڑا اور سب سے زیادہ دیکھا جانے والا خبروں کا TV چینل CBC The National نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ وزیر اعظم جسٹن ٹروڈو (Justin Trudeau) کی ہونے والی میٹنگ کی خبر دی۔ نیز کینیڈا کے سب سے زیادہ مشہور اور قابل جرنلسٹ Peter Mansbridge نے حضور انور کا جو انٹرویو لیا تھا اس کی جھلکیاں نشر کیں اور ساتھ بتایا کہ یہ انٹرویو اس ہفتہ کے دوران نشر کیا جائے گا۔ TV چینل کی اس خبر کو پانچ ملین افراد نے دیکھا۔

❁ سوشل میڈیا (ٹویٹر، فیس بک) کے ذریعہ 4.5 ملین افراد تک حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے Parliament Hill کے دورے اور وزیر اعظم کی حضور انور کے ساتھ ملاقات اور میٹنگ کی خبر پہنچی۔

❁ ٹویٹر اور سوشل میڈیا کے ذریعہ وزیر اعظم کے علاوہ وفاقی وزراء اور پارلیمنٹ کے ممبران نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات اور حضور انور کے پارلیمنٹ وزٹ کے بارہ میں خبر دی۔

❁ کینیڈا کے سب سے زیادہ پڑھے جانے والے فرانسیسی اخبار "Le Journal Montreal" (جس کے قارئین کی تعداد چھ لاکھ سے زیادہ ہے) نے حضور انور کے پارلیمنٹ وزٹ کی خبر اس بات پر اعتراض کرتے ہوئے دی کہ مسلمانوں نے پارلیمنٹ میں نماز ادا کی اور خواتین ممبران پارلیمنٹ نے اپنے سروں کو کیوں ڈھانپا ہوا تھا۔

گو اس صحافی نے مخالفانہ طرز پر خبر دی لیکن اس مخالفت کے نتیجہ میں کینیڈا کی ایک بڑی فرانسیسی بولنے والی تعداد کو احمدیت کا پیغام پہنچا۔

اس صحافی نے اپنی خبر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ''اسلام کے خلیفہ'' کے خطاب کے حوالہ سے کیا۔ نیز پارلیمنٹ کے ان ممبران کا ذکر کیا جنہوں نے اپنا سر ڈھانپا ہوا تھا اور اس صحافی نے ان ممبران سے اپنی ناراضگی کا اظہار کیا۔

اسی دن پارلیمنٹ کی ممبر جوڈی سگرو (Judy Sgro) کے چیف آف سٹاف نے اس کا جواب دیا جو اس اخبار نے اسی دن شائع بھی کیا۔

چیف آف سٹاف نے اس کے جواب میں لکھا کہ ان ممبران نے اپنی مرضی سے اپنا سر ڈھانپا تھا نہ کسی کے کہنے پر۔ کیونکہ احمدی مرد وخواتین حضرات ہمیشہ باحیا رہتے ہیں اور پردہ کا لحاظ کرتے ہیں اس لئے جوڈی سگرو نے اپنی خوشی سے اپنا سر ڈھانپا۔

اس خبر اور پھر اس کے جواب کے ذریعہ کینیڈا کے سارے فرانسیسی صوبہ میں احمدیت کا پیغام پہنچا۔

(باقی آئندہ)

(الفضل لندن۔ 9، 16، 23 دسمبر 2016ء)

بقیہ از جماعت احمدیہ کینیڈا کی تقریبات کی چند جھلکیاں

آپ ہر ماہ MTA کے پروگراموں میں شامل ہونے اور دیگر جماعتی سرگرمیوں کے لئے لندن یو۔کے تشریف لاتے ہیں۔

پیس ویلیج اور وان کی جماعتوں نے 31 مئی 2017ء کو نماز مغرب کے بعد مسجد بیت الاسلام میں ان کے ساتھ ایک کامیاب تربیتی مذاکرہ کا اہتمام کیا۔

محترم تمیم ابو دقہ صاحب اپنے روایتی عربی لباس میں مذاکرہ کے لئے تشریف لائے۔ مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب نے محترم ابو دقہ صاحب کا تعارف کروایا۔

محترم تمیم ابو دقہ صاحب کا خطاب

آپ نے اپنے خطاب کا آغاز قبول احمدیت کے سفر سے

کیا اور بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات میرے لئے حیران کن تھیں، سورۃ فاتحہ کی تفسیر میرے لئے ایک نئی دریافت تھی، اسلام کی تعلیم کتنی سادہ اور آسان ہے اِس بات کا اندازہ مجھے احمدیت قبول کرنے کے بعد ہوا۔ علم و معرفت کے اعتبار سے احمدی اور غیر احمدی مسلمانوں میں زمین آسمان کا فرق ہے، اُن کے ہاں اسلام کی کوئی سادہ تشریح موجود نہیں ہے، وہ انتشار اور غلط فہمی کا شکار ہیں۔ محترم ابودقہ صاحب نے فرمایا کہ آپ کے بزرگوں نے ایک بڑی نعمت آپ کے سپرد کی ہے اور وہ احمدیت اور خلافت کی نعمت ہے اُس کی قدر کریں اور اِسے اگلی نسلوں تک پہنچائیں۔

آپ نے بتایا کہ کینیڈا روانگی سے قبل میری ملاقات میں حضور انور نے آپ کے لئے دو پیغامات بھجوائے ہیں پہلا خلافت سے وابستگی اور دوسرا نظام جماعت کی اہمیت۔ آپ نے فرمایا کہ خلافت راشدہ کے تیس سال اسلامی ترقی کا سنہری دور تھا۔ جس کے چودہ سو سال بعد اللہ تعالیٰ نے رسالہ الوصیّت کی پیش گوئی کے مطابق قدرت ثانیہ کا مظہر دنیا میں بھیجا، آج قدرت ثانیہ کی مخالفت کرنے والوں کا نشان بھی باقی نہیں اور بارہ ہزار سے زائد عرب نژاد احمدیت قبول کر چکے ہیں، الجیریا میں حالیہ صورت حال کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے دُعا کی درخواست کی اور فرمایا کہ یہ مخالفت انشاء اللہ احمدیت کی ترقی کا پیش خیمہ ہوگی یہ ترقیات ہمیں نظام اور خلافت احمدیت کے ہاتھ مضبوط کرنے سے ہی نصیب ہوسکتی ہے۔

آپ کے اِس ایمان افروز خطاب کے بعد حاضرین سے سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔

10 بجے شب یہ تقریب اجتماعی دُعا کے ساتھ ختم ہوئی۔

(رپورٹ: محمد اکرم یوسف)

تقریبات شادی خانہ آبادی

عزیزم محمد انصر جاوید صاحب و عزیزہ نغمانہ طارق صاحبہ

مکرم محمد سرور جاوید صاحب اور محترمہ سعدیہ بشریٰ صاحبہ، پیس ویلیج سینڑ نے اپنے صاحبزادے مکرم محمد انصر جاوید صاحب کی تقریب ولیمہ کا اہتمام چاندنی بنکوئٹ ہال میں 27 اپریل 2017ء کی شام کیا۔ اِس موقع پر محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دُعا کروائی۔ نماز مغرب و عشاء کے بعد محترم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب نے جانبین کا تعارف اور اسلامی ازدواجی رشتوں کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اِس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

جب کہ رخصتانہ کی تقریب چاندنی کنونشن سینٹر میں 26 اپریل کو منعقد ہوئی۔ مکرم ماسٹر چوہدری احمد علی صاحب نے دعا کروائی اور مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت اپنے دورہ کینیڈا کے دوران 10 اکتوبر 2016ء کو مکرم محمد انصر جاوید صاحب کے نکاح کا اعلان مکرم طارق محمود خاں صاحب اور محترمہ ناصرہ جہاں صاحبہ کی صاحبزادی محترمہ نغمانہ طارق صاحبہ آف سیسکاٹون سے بعد نماز ظہر و عصر مسجد بیت الاسلام میں فرمایا اور دُعا کروائی۔

ہر دو تقریبات میں پاکستان، امریکہ اور کینیڈا کے دور دراز شہروں سے آئے ہوئے مہمانوں کے علاوہ بعض غیر از جماعت دوستوں نے بھی شرکت کی۔

جماعت احمدیہ کینیڈا کے شعبہ تجنید کے انچارج اور AIMS کی تکنیکی ٹیم کے مخلص رکن مکرم محمد سرور جاوید صاحب اور ان کی بیگم محترمہ سعدیہ بشریٰ صاحبہ بطور سیکرٹری تجنید لجنہ اماء اللہ پیس ویلیج سینٹر خدمات انجام دے رہے ہیں۔

ادارہ اس پرمسرت موقع پر مکرم محمد سرور جاوید صاحب اور ان کے تمام اعزہ و اقارب کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس شادی کو باثمر فرمائے، دونوں خاندانوں کے لئے خوشیوں اور برکتوں کا موجب بنائے اور اُن کی نسلوں کو خادم دین بنائے اور خلافت کا سایہ ہمیشہ اُن پر قائم رہے آمین۔

عزیزم حسان شاہد صاحب و عزیزہ عروہ وسیم صاحبہ

مکرم فضل احمد شاہد صاحب اور محترمہ امۃ الواسع ارم صاحبہ، پیس ویلیج ساؤتھ نے اپنے صاحبزادے مکرم حسان شاہد صاحب کی تقریب ولیمہ کا اہتمام Verdi بنکوئٹ ہال مس ساگا میں 13 جولائی 2017ء کو کیا۔ اِس موقع پر مکرم صفوان چوہدری صاحب نے میزبانی کے فرائض انجام دئے۔ اور اپنی ٹیم کے دلہا مکرم حسان شاہد صاحب کی میڈیا کے حوالہ سے گراں قدر خدمات کا ذکر کیا۔

محترم فرحان کھوکھر صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دُعا کروائی۔ اِس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

جب کہ رخصتانہ کی تقریب چاندنی بنکوٹ ہال بریمپٹن میں 12 جولائی کو منعقد ہوئی۔ مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری کینیڈا نے دعا کروائی اور مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

مکرم مولانا صاحب موصوف نے ہی 30 جون 2016ء کو مکرم حسان شاہد صاحب کے نکاح کا اعلان بعوض پندرہ ہزار ڈالر مہر مکرم وسیم احمد صاحب اور محترمہ حفصہ ناہید صاحبہ کی صاحبزادی محترمہ عروہ وسیم صاحبہ، پیس ویلیج ویسٹ سے نماز جمعہ کے بعد مسجد بیت الاسلام میں فرمایا اور دُعا کروائی۔

ہر دو تقریبات میں امریکہ، جرمنی اور کینیڈا کے دور دراز شہروں سے آئے ہوئے مہمانوں نے شرکت کی۔

دلہا اور دلہن جماعت احمدیہ کینیڈا کے مخلص رضا کار ہیں۔ جب کے دلہا کے والد محترم فضل احمد شاہد صاحب سیکرٹری وصایا پیس ویلیج کے سیکرٹری وصایا اور والدہ محترمہ امۃ الواسع ارم صاحبہ نائب صدر لجنہ رہی ہیں۔ اسی طرح دلہن کے دادا مرحوم مکرم کیپٹن ملک عزیز احمد صاحب ایم اے انگریزی چار سال تک بیت الاسلام مشن ہاؤس میں انتہائی اخلاص سے خدمات انجام دیتے رہے۔

ادارہ اس پرمسرت موقع پر مکرم فضل احمد شاہد صاحب اور مکرم وسیم احمد صاحب اور ان کے تمام اعزہ و اقارب کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس شادی کو باثمر فرمائے، دونوں خاندانوں کے لئے خوشیوں اور برکتوں کا موجب بنائے اور اُن کی نسلوں کو خادم دین بنائے اور خلافت کا سایہ ہمیشہ اُن پر قائم رہے آمین۔

اہل قلم حضرات توجہ فرمائیں

ماہنامہ احمدیہ گزٹ جماعت احمدیہ کینیڈا کا ترجمان ہے۔ یہ آپ کا اپنا رسالہ ہے۔

جماعت احمدیہ کینیڈا کے اہل علم اور اہل قلم حضرات سے درخواست ہے کہ اپنے گزٹ کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پُر معارف ارشادات کی روشنی میں علمی، تربیتی، تاریخی، دلچسپ اور معیاری مضامین مع مستند اور مکمل حوالہ جات مختصر مگر جامع لکھ کر احمدیہ گزٹ کو روانہ فرمائیں۔ اسی طرح معیاری منظوم کلام سے بھی نوازیں۔

آپ سے درخواست ہے کہ مضامین اور منظوم کلام اردو ان پیج یا word file کے ذریعہ لکھ کر درج ذیل ای میل پر روانہ فرمائیں۔

editor@ahmadiyyagazette.ca

ادارہ آپ کے تعاون اور قلمی معاونت کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لئے

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات جلد از جلد لکھ کر بھجوایا کریں۔ نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون یا سیل نمبر ضرور لکھیں

دعائے مغفرت

نماز جنازہ حاضر

☆ مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب

23 جون 2017ء کو مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب، مسس ساگا ساؤتھ 63 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

26 جون 2017ء کو مسجد بیت الحمد میں نماز مغرب کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری پیل ریجن نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اگلے روز 27 جون کو بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مرحوم کو پاکستان میں مختلف حیثیتوں سے جماعت کی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ قدسیہ روحی صاحبہ کے علاوہ ایک بیٹا مکرم عزیز احمد صاحب، دو بیٹیاں محترمہ شہناز احمد صاحبہ، محترمہ یمنیٰ احمد صاحبہ، ایک بھائی اور سات بہنیں یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ محترمہ امۃ النصیر رحمٰن حافظ زادہ صاحبہ

30 جون 2017ء کو محترمہ امۃ النصیر رحمٰن حافظ زادہ صاحبہ، برانٹ فورڈ جماعت 68 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

3 جولائی 2017ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز ظہر کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔ اور اگلے روز 4 جولائی بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کروائی۔

مرحومہ برانٹ فورڈ جماعت کے ابتدائی لوگوں میں سے تھیں اور آپ کو ایک طویل عرصہ خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ خاص طور پر جلسہ مذاہب عالم کی تیاری کے مواقع پر خواتین میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ آپ حضرت مولوی محمد حسین صاحب سبز پگڑی والے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی تھیں۔

مرحومہ نے پسماندگان میں شوہر مکرم حبیب الرحمٰن حافظ زادہ کے علاوہ ایک بیٹا مکرم صفی حافظ زادہ صاحب، چار بیٹیاں محترمہ حبیبہ احمد صاحبہ، محترمہ راشدہ حافظ زادہ صاحبہ، محترمہ فریدہ حافظ زادہ صاحبہ، محترمہ مسعودہ حافظ زادہ صاحبہ، چار بھائی اور تین بہنیں یادگار چھوڑے ہیں۔ جن میں سے دو بھائی مکرم ادریس حنیف صاحب اور مکرم محمد ایوب صاحب ٹورانٹو میں مقیم ہیں۔

☆ مکرم محمود احمد ملک صاحب

8 جولائی 2017ء کو مکرم محمود احمد ملک صاحب، ویسٹن جماعت 72 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

9 جولائی 2017ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز مغرب کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد میں دوستوں نے شرکت کی۔ اور اگلے روز 10 جولائی کو بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مرحوم موصی تھے اور ان کو گوجرانوالہ میں مختلف حیثیتوں سے جماعت کی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ عطیہ سلطانہ صاحبہ کے علاوہ دو بیٹے مکرم احمد ملک صاحب، مکرم طاہر ملک صاحب، تین بیٹیاں محترمہ امۃ الحلیم صاحبہ، محترمہ امۃ المومن صاحبہ، محترمہ امۃ السلام صاحبہ، تین بھائی مکرم مبارک احمد ملک صاحب، مکرم حبیب احمد ملک صاحب، مکرم منور احمد جاوید ملک صاحب اور ایک بہن محترمہ راضیہ ملک صاحبہ یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ محترمہ شمیم اختر

15 جولائی 2017ء کو محترمہ محترمہ شمیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب، بریمپٹن کاسل مور جماعت 80 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

21 جولائی 2017ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب، مشنری پیل ریجن نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے فوراً بعد بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم انصر رضا صاحب، مشنری نے دعا کروائی۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ مالی قربانیوں میں پیش پیش تھیں۔ لجنہ اماء اللہ میں مختلف حیثیتوں سے خدمات بجا لانے کی سعادت نصیب ہوئی۔

مرحومہ، حضرت قاضی نذیر حسین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نواسی تھیں۔ آپ نے پسماندگان میں ایک بیٹا مکرم شیراز چوہدری صاحب لاہور، چھ بیٹیاں محترمہ شگفتہ ماجد صاحب اہلیہ مکرم عبدالماجد خاں صاحب بریمپٹن، محترمہ گلشن مستنصر صاحبہ اہلیہ مکرم مستنصر باللہ صاحب بریمپٹن، محترمہ عظمیٰ چوہدری صاحبہ اہلیہ مکرم نسیم احمد خاں صاحب لاہور، محترمہ نوشین نذیر صاحبہ اہلیہ مکرم شہزاد احمد صاحب بریمپٹن اور محترمہ شازیہ نذیر صاحبہ، لاہور اور چار بھائی، مکرم چوہدری ریاض الدین گوندل صاحب مسس ساگا، مکرم چوہدری امتیاز احمد گوندل صاحب بریمپٹن، مکرم چوہدری اقبال احمد گوندل صاحب میپل، رضا کار شعبہ جائیداد کینیڈا اور دو بہنیں محترمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری معراج خالد صاحب بریمپٹن اور محترمہ تنویر اختر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری طاہر احمد باجوہ صاحب چیچہ وطنی یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ، مکرم کرنل (ر) فاروق خالد چوہدری صاحب بریمپٹن کی خالہ تھیں۔

☆ مکرم مظفر احمد صاحب

21 اپریل 2017ء کو مکرم مظفر احمد صاحب، لاہور میں 78 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم مخلص، محنتی، فرض شناس، علم دوست، کم گو، غریب پرور، صلہ رحمی کرنے والے، خلیق، مہمان نواز، نظام جماعت اور خلافت سے گہری وابستگی رکھتے تھے۔

آپ نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ ستارہ مظفر صاحبہ اور ایک بیٹا مکرم مجیب احمد فرخ صاحب اور تین بیٹیاں محترمہ عطیۃ النور صاحبہ، محترمہ ندرت بشارت صاحبہ اہلیہ مکرم نعمان بشارت صاحب، ڈرہم جماعت اور محترمہ فائزہ احمد صاحبہ یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم پروفیسر بشارت احمد صاحب، ڈرہم جماعت کے چھوٹے بھائی، مکرم نوید احمد صاحب فارمسٹ، پیس ویلج کے چچا، مکرم مبشر احمد شاہد صاحب اور مکرم محمود احمد ناصر صاحب پیس ویلج ایسٹ کے ماموں تھے۔

☆ محترمہ ساجدہ سلیم صاحبہ

19 مئی 2017ء کو محترمہ ساجدہ سلیم صاحبہ اہلیہ مکرم سلیم قریشی صاحب، لاہور 54 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ، مکرم محمد احسن قریشی صاحب، پیس ویلج نارتھ کی ہمشیرہ تھیں۔

☆ مکرم اعجاز احمد کھوکھر صاحب

20 مئی 2017ء کو مکرم اعجاز احمد کھوکھر صاحب لاہور میں

70 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ مبارکہ اعجاز صاحبہ، ایک بیٹا اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند اور تہجد گزار تھے۔ گوجرانوالہ کے شہداء کے خاندان سے آپ کا تعلق ہے۔

آپ مکرم اویس اکمل شاد کھوکھر صاحب، ڈرہم اور مکرم منور احمد صاحب مسس ساگا کے چھوٹے بھائی تھے۔

☆ محترمہ امۃ القیوم صاحبہ

24 مئی 2017ء کو محترمہ امۃ القیوم صاحبہ اہلیہ مکرم میجر مقبول احمد صاحب مرحوم، لاہور میں 74 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ نے پسماندگان میں دو بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ، مکرم عبدالمتین خاں صاحب رضا کار بیت الاسلام مشن ہاؤس کی ماموں زاد ہمشیرہ تھیں۔

☆ مکرم لطف الرحمٰن محمود صاحب

27 مئی 2017ء کو مکرم لطف الرحمٰن محمود صاحب، ٹیکساس امریکہ میں 79 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

9 جون 2017ء کو خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مرحوم کی خدمات کا تفصیل سے ذکر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مرحوم، مکرم پروفیسر میاں عطاء الرحمٰن صاحب، وائس پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے۔ آپ مرحوم ایک صاحب طرز ادیب اور اعلیٰ درجے کے مضمون نگار تھے۔ آپ کے علمی اور تحقیقی مضامین جماعت احمدیہ کے رسائل و جرائد میں شائع ہوتے رہے۔

آپ، محترمہ طاہرہ یاسمین صاحبہ اہلیہ شیخ دبیر احمد گوہر صاحب بریمپٹن کے خالہ زاد بھائی تھے اور مکرم محمد زکریا ورک صاحب، وان جماعت کے سمدھی مکرم میاں لطف المنان صاحب ملوا کی اور مکرم شفیق الرحمٰن صاحب کے بڑے بھائی تھے۔

مرحوم کے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ ضیاء خاور صاحبہ، دو بیٹیاں، تین بیٹے، دو بہنیں اور دو بھائی امریکہ میں مقیم ہیں۔

ادارہ اس سانحہ کے موقع پر مرحوم کے تمام اعزہ واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆ محترمہ صالحہ منہاس صاحبہ

29 مئی 2017ء کو محترمہ صالحہ منہاس صاحبہ اہلیہ مکرم نصیر احمد منہاس صاحب، لاس اینجلس، کیلیفورنیا میں 88 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ گزشتہ پچیس سال سے لاس اینجلس میں لجنہ اماء اللہ کی ایک فعال رکن تھیں۔ بہت سے بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت نصیب ہوئی۔

آپ نے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم طاہر احمد منہاس صاحب امریکہ، مکرم عامر احمد منہاس صاحب لیورپول یوکے، تین بیٹیاں محترمہ شاہدہ مرزا صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا منور احمد ٹورانٹو ایسٹ، محترمہ افشاں نعیم صاحبہ اہلیہ مکرم نعیم احمد صاحب بریمپٹن اور محترمہ لبنیٰ مجید صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر محمود مجید صاحب سکاربرو یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ مکرم خواجہ احمد حسین صاحب

31 مئی 2017ء کو مکرم خواجہ احمد حسین صاحب، درویش قادیان 92 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

حضور انور نے 2 جون 2017ء کو نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ آپ مکرم محمد ارشد لقمان صاحب احمدیہ ابوڈ آف پیس کے تایا تھے۔

☆ مکرم محمد اکرم چوہان صاحب

5 جون 2017ء کو مکرم محمد اکرم چوہان صاحب، لاہور میں 77 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ، دو بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ، مکرم سعید فاروق چوہان صاحب وان ایسٹ کے بھائی اور مکرم محمد محسن چوہان صاحب، وان ایسٹ کے تایا زاد بھائی تھے۔

☆ مکرم ڈاکٹر فیض اللہ خاں صاحب

14 جون 2017ء کو مکرم ڈاکٹر فیض اللہ خاں صاحب، ربوہ میں 82 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ مرحوم نے اہلیہ محترمہ کے علاوہ ایک بیٹی، محترمہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم حفیظ اللہ حیدرانی صاحب سیکرٹری رشتہ ناطہ جماعت احمدیہ کینیڈا اور پانچ بیٹے مکرم طارق محمود خاں صاحب اور مکرم ناصر محمود خاں صاحب، سیسکاٹون، مکرم خالد محمود خاں صاحب ربوہ، مکرم شاہد محمود خاں صاحب اور مکرم راشد محمود خاں صاحب آسٹریلیا یادگار چھوڑے ہیں۔

ادارہ اس سانحہ کے موقع پر مرحوم کے تمام اعزہ واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا مرحومین کی مغفرت فرمائے اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے اور ان کے تمام لواحقین کو صبر جمیل دے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

لازمی چندوں کی ادائیگی

جماعت احمدیہ کینیڈا کا مالی سال 30 جون کو ختم ہو چکا ہے۔ تمام وہ افراد (مرد اور خواتین) جن کی کوئی بھی آمد ہے جیسے روزگار، تجارت، پارٹ ٹائم جاب، سوشل ویلفیئر، اولڈ ایج بینیفٹ، ایمپلائمنٹ انشورنس، پنشن، Disablity وغیرہ۔ ان کیلئے لازمی چندہ جات (چندہ عام، چندہ وصیت اور چندہ جلسہ سالانہ) باشرح ادا کرنا ضروری ہے۔

یاد رہے کہ لازمی چندہ جات کی تحریک خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جاری فرمائی ہے۔

بعض دوست جلسہ سالانہ ہر ماہ باقاعدگی سے ادا نہیں کرتے۔ یاد رہے کہ یہ حصہ آمد یا چندہ عام ادا کرنے والوں کے لئے سالانہ آمد کا 1/120 حصہ ہے یا ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ ہوتا ہے۔

ہماری نوجوان نسل کے لئے زیادہ ضروری ہے کہ وہ لازمی چندہ جات کی ادائیگی کی طرف خصوصی توجہ دیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بار بار توجہ دلا چکے ہیں کہ لازمی چندوں کو دوسرے چندوں اور تحریکات پر فوقیت حاصل ہے۔ اس لئے آپ سے درخواست ہے کہ سب سے پہلے لازمی چندوں کو باشرح ادا کریں۔

احباب جماعت اور خواتین سے گذارش ہے کہ اپنے لازمی چندوں کا جائزہ لیں اور اگر کوئی کمی ہے تو اس کمی کو جلد از جلد پورا کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ آپ کے نفوس اور اموال میں برکت ڈالے۔ آمین

خالد محمود نعیم
نیشنل سیکرٹری مال کینیڈا